

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی خیبر پشاور میں بروز سوموار مورخہ 24 فروری 2014ء بمطابق 23 ربیع الثانی 1435 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر چالیس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ أُنْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَصُرَ اللَّهُ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔

(ترجمہ): اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو صرف (خدا کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مرجائیں یا مارے جائیں تو تم اٹھے پاؤں پھر جاؤ؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ؟) اور جو اٹھے پاؤں پھر جائے گا تو خدا کا کچھ نقصان نہ کر سکے گا اور خدا شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔ وَأَخِرُ الدَّعْوَانَا أَنْ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

جناب سپیکر: جزا کم اللہ۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: اس طرح ہے سکندر خان صاحب! آپ کی ریکویسٹ بھی ملی ہے، میری Suggestion یہ ہے کہ پہلے یہ کونسی چیز لیتے ہیں، اس کے بعد فوری آپ کو موقع دیں گے اور پھر اس کی وہ کرتے ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ کچھ چھٹی کیلئے درخواستیں آئی ہوئی ہیں: جناب شکیل احمد صاحب، سپیشل اسٹنٹ، جناب ملک بہرام خان صاحب، جناب یاسین خان خلیل، یہ جناب شکیل صاحب کی ہے 24-02-2014؛ جناب ملک بہرام خان 24-02-2014؛ جناب یاسین خان خلیل صاحب 24-02-2014 تا 27-02-2014؛ محترمہ نادیمہ شیر صاحبہ 24-02-2014؛ جناب ملک ریاض خان صاحب 24-02-2014؛ جناب زاہد خان درانی صاحب 24-02-2014؛ جناب سراج الحق صاحب 24-02-2014؛ جناب سعید گل صاحب 24-02-2014۔ منظوری کیلئے پیش کرتا ہوں۔

(تحریک منظور کی گئی)

نشانزدہ سوالات اور انکے جوابات

جناب سپیکر: اچھا یہ کونسی چیز میں کونسی چیز 229، زرین گل صاحب۔ جناب زرین گل صاحب، کونسی چیز نمبر 229۔

* 229 _ جناب زرین گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 2011 میں تورغر کو ضلع کا درجہ ملنے کے بعد 2011-12 اور 2012-13 میں محکمہ بلدیات میں نئی آسامیوں کی منظوری دی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) محکمہ بلدیات میں نئی آسامیوں پر تقرریوں اور خالی آسامیوں کی تفصیل گریڈ وائر فرام کی جائے؛

(ii) گریڈ ایک سے 16 تک بھرتی شدہ ملازمین کے نام، ولدیت، سکونت، اشتہارات کی نقول، تاریخ پیدائش اور موجودہ پوسٹ پر تبادلہ کے ساتھ مکمل کوائف فراہم کئے جائیں، نیز مذکورہ ملازمین اب کہاں کہاں فرائض انجام دے رہے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، ٹی ایم اے جدباء اور کنڈر کیلئے آسامیوں کی منظوری ہوئی ہے۔

(ب) (i) موجودہ میونسپل کمیٹی جدباء اور ڈسٹرکٹ کونسل تورغر میں منظور شدہ آسامیوں پر کسی قسم کی تقرری نہیں ہوئی، خالی آسامیوں کی تفصیل ذیل ہے:

”A“ میونسپل کمیٹی جدباء ضلع کونسل تورغر۔

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ	تعداد ایم سی جدباء	ضلع کونسل تورغر
1	سینیٹری انسپکٹر Non PUGF	07	01	01
2	ہائی جین پروموٹر Non PUGF	07	01	01
3	پلمبر Non PUGF	07	01	01
4	جوئیز کلرک (ورک) Non PUGF	07	01	01
5	ڈرائیور	04	01	01
6	نائب قاصد	01	02	01
7	چوکیدار	01	01	01
8	سینیٹری ورکر	01	05	05
		کل تعداد	13	13

مذکورہ بالا آسامیوں کے علاوہ صوبائی حکومت نے والومین سکیل ون بذریعہ آرڈر نمبر AO-IV/LCB/1-3/2012 مورخہ 13-06-2012 کو محمد کشور کو بمعہ پوسٹ ٹاؤن تھری پشاور سے ایم سی جدباء تعینات کیا ہے۔

”B“ دفتر اسسٹنٹ ڈائریکٹر بلدیات ضلع تورغر۔

دفتر ADRD ضلع تورغر میں منظور شدہ آسامیوں اور ان کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آسامی	گریڈ	کیفیت
1	پراگریس آفیسر	16	خالی

2	اسٹنٹ	14	عامر ولد محمد الیاس سکنہ المائی بانڈہ تحصیل مارتونگ، ضلع شانگلہ، تاریخ پیدائش 01-01-1980، بھرتی تاریخ 26-10- 2012 ازاں دفتر ڈی جی پشاور
3	کے پی او	12	عرفان اللہ ولد خالق الرحمان سکنہ شانگلہ، تاریخ پیدائش 14-04-1989، بھرتی بذریعہ دفتر ڈی جی مورخہ 26-10- 2012
4	سپر وائزر	09	خالی
5	ڈرائیور	04	خالی
6	نائب قاصد	01	خالی
7	چوکیدار	01	خالی

(ii) میونسپل کمیٹی جدباء ڈسٹرکٹ کونسل تورغریں میں ایک تا 16 تک کسی بھی ملازم کو بھرتی نہیں کیا گیا جبکہ کشور والومین کا تبادلہ مورخہ 2012-06-13 کو ٹاؤن تھری پشاور سے ٹی ایم اے جدباء کیا گیا اور اب وہ ایم سی جدباء میں فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

جناب زرین گل: ڈیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 229 (الف) (ب)۔
جناب سپیکر صاحب، دی سلسلہ کبھی ما تپوس چھی کوم کرے وو، میونسپل
کمیٹی جدباء کبھی دوئی وائی چھی دیارلس پوستونہ، دا دیارلس وارہ چھی دی
خالی دی، پہ دی بھرتی نہ ده شوپی۔ زہ ستاسوپہ وساطت د منسٹر صاحب نہ دا
تپوس کوم چھی د دی بھرتو خہ طریقہ کار د دی د پارہ وضع کرے دے چھی کوم دا
گریڈ سات دی، چار دی، ایک دے، د دی Criteria او د دی طریقہ کار د بھرتی
خہ دے او کلہ بہ ئے کوی؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سر، یہ جو گریڈ سات اور پانچ کی ہیں، یہ
تو اس ڈسٹرکٹ کونسل اور میونسپل کمیٹی کے جو سی ایم اوز اور سی سی اوز ہیں، یہ ان کے پاس ہیں اور وہ اپنے
لیول پہ اس کو ایڈورٹائز کریں گے اور اس کے جو نیئر کلرک کی کوالیفیکیشن ہے، FA or BA، اس طرح
ہے کہ اس پہ وہ ان کو ریکروٹ کریں گے اور جو نائب قاصد اور ڈرائیور ہیں، یہ ویسے اس کے دو طریقے
ہیں، ایک اس کو ایڈورٹائز کیا جاتا ہے اور اسی کے ذریعے سے مطلب ان کی ریکروٹمنٹ ہوتی ہے اور دوسرا

اگر یہ ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے ساتھ رجسٹرڈ ہوں تو پھر بغیر اشتہار کے بھی ہو سکتے ہیں، یہ دواس کے طریقے ہیں تو میرا خیال ہے ہمیں حکومت، مطلب حکومت کو اور لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو اس کے اوپر کوئی اعتراض نہیں ہے کیونکہ Newly created ضلع ہے اور اس کے اندر یہ سیٹیں Fill ہونی چاہئیں اور ان شاء اللہ اگر ممبر صاحب یہی کہتے ہیں تو ہم اس پہ عمل کروائیں گے، اس کو مطلب Fill کروائیں گے۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جناب زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، ڈیرہ مننہ د وزیر صاحب۔ دیکھنی جی دلتہ ما تہ چہ کوم جواب راغلی دے، دا وائی چہ ٲول خالی دی لیکن زما د معلوماتو مطابق دا ڈرائیور چہ دے، دا حمید الرحمان گاؤں دیدل ضلع شانگلہ، دا بھرتی شوے دے نو آیا دا دہی august House تہ دا غلط بیانی چہ دہ نو، او کہ دا داسہی وی او یو ڈرائیور د بلی ضلعہی نہ راخی او (تالیاں) نوزہ ستاسونہ پہ دہی بیارولنگ غوارم چہ دا دہی Violation نہ دے چہ دلتہ لیکہی چہ خالی دی او زما د معلوماتو مطابق چہ دے دا ڈرائیور بھرتی شوے دے د ضلع شانگلہی نہ، آیا دا تور غریو کونہہ بنخہ دہ چہ د شانگلہی نہ بہ راخی (تالیاں) او دغہ بہ کوی، ہلتہ ڈرائیور نشتہ؟ تور غر چہ دے جی، پہ دہی ٲولہ صوبہ کبہی تور غر واحد ضلع دہ چہ ٲول ڈرائیوران دی، پہ کراچی کبہی پہ تیرانسپورٹ د دوئ قبضہ دہ۔ رکشہ دوئ چلوی، ٲیکسی، منی بسز تمام، زہ حیران دا یم چہ د شانگلہی نہ ڈرائیور بہ راخی او ہغہ بہ پہ تور غر کبہی بھرتی کیبری نو آیا پہ دہی تور غر کبہی چہ کوم دے شوک داسہی نشتہ چہ ہغہ نور خو بہ خہ Grade seven بہ نہ ملاؤ ٲیری، 14 بہ نہ وی، 16 بہ نہ وی، سات بہ نہ وی، ہں! نو دا چارہم نشتہ؟ دا گریڈ ایک ہم نشتہ چہ دا بہ د شانگلہی نہ راخی؟ نمبر ایک۔ دو یم چہ کوم دے پہ دفتر ADRD ضلع تور غر کی منظور شدہ آسامیاں سات تھیں، پہ دہی سات کبہی جی تاسو وگورئی "عامر ولد محمد الیاس ساکن المائی بانڈہ، تحصیل مارٹونگ ضلع شانگلہ، بھرتی شوے چہ کوم دے 26-10-2012 دی جی دفتر کبہی، د دہی نہ بھرتی شوے دے۔ دا بل چہ دے KPO گریڈ 12 عرفان اللہ ولد خالق الرحمان سکنہ ضلع

شانگلہ دا چہ دے بھرتی شوے دے بذریعہ دفتر دی جی 26-10-2012۔ آیا جی پہ دہی تہولہ ضلع کبہی چہ کوم دے نو د دہی یعنی قابلیت سرے نشتنہ چہ پہ شانگلہ کبہی دا تہول قابل ہلتہ ناست دی او ہغہ بہ راخی او پہ تورغر کبہی بہ دیوتی کوی؟ ڈرائیور بہ ہم د ہغہ خائپ وی، کلاس فور بہ ہم د ہغہ خائپ وی، نائب قاصد بہ ہم د ہغہ خائپ وی، گریڈ 12 بہ ہم د ہغہ خائپ وی نو کہ داسپ وکرو مونر بہ ترہی کدہی وترو، دا شانگلہ والاد راخی، ہغہ د کبہینی او مونر بہ ترہی خونو۔

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ویسے سر، یہ جو دو پوسٹیں ہیں کے پی او اور اسٹنٹ، یہ ویسے ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹیں نہیں ہیں، یہ ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹیں نہیں ہیں اور یہ صوبے کے لیول پر ہوتی ہیں اور یہ جو ڈرائیور کا ہے، ہم نے خالی Show کیا ہے اور انہوں نے کہا ہے کہ یہ Fill ہوئی ہے، ظاہر ہے میں ان کو چیلنج نہیں کرتا لیکن ان کو بھی میرے خیال میں ان کے الفاظ سے ایسا لگتا ہے کہ یہ کنفرم نہیں ہیں اسلئے We will share with each other the information، اگر ڈیپارٹمنٹ نے غلط انفارمیشن دی ہے تو جس نے غلط انفارمیشن دی ہے، ان کے خلاف انکو آری کریں گے اور یہ چاہتے ہیں کہ ان کو واپس کیا جائے تو اس کو واپس کریں گے، یہ تو میں ان کے ساتھ Commitment کرتا ہوں، ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: اور باقی جو پوسٹیں Fill ہیں، یہ ڈسٹرکٹ کیڈر پوسٹیں نہیں ہیں، یہ پرائونشل کیڈر پوسٹیں ہیں۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! ایک چیز میں، آپ چیک کر لیں اس کو اگر یہ انفارمیشن انہوں نے غلط یہاں دی ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی ہونی چاہیے۔
وزیر بلدیات: ٹھیک ہے۔

(تالیاں)

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی شاہ حسین خان۔

جناب شاہ حسین خان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سپیکر صاحب، د زرین گل باچا مقصد دا دے کہ فرض کرہ دا کوم ڈرائیور چہ بھرتی شوے دے، کہ دا واقعی بھرتی شوے وی نو عنایت صاحب دہ د آرڈر کینسل کولو، د کینسلیشن وینا کوی کہ نہ کوی؟ چہ دا کہ واقعی د زرین گل باچا دا خبرہ تھیک وی چہ دا د کلاس فور، د ڈرائیور دا آرڈر کینسل کیری کہ نہ؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں میں نے اس پر اپنی وہ دیدی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ انہوں نے غلط انفارمیشن اسمبلی کو دی ہے، جس نے بھی دی ہے، اس کے خلاف باقاعدہ تادیبی، Disciplinary action لینا چاہیے اور اس کے بارے میں عنایت صاحب Explain کریں۔

وزیر بلدیات: دیکھیں سر، میں نے کہا ہے کہ میری جو انفارمیشن ہے، میرے سامنے جو انفارمیشن ہے، وہ تو یہی ہے، آپ نے اس انفارمیشن کو چیلنج کیا ہے۔ دیکھیں، میں نے ان سے وعدہ کیا ہے کہ I will check، اگر یہ انفارمیشن ٹھیک ہے تو میرے لئے تو یہ ایوان سب سے زیادہ معزز ہے اور یہ محترم ممبر صاحب میرے لئے معزز ہیں، میری کیا اس میں انٹرسٹ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کی کسی غلط بات کو میں سپورٹ کروں؟ ٹھیک ہے، میں بالکل ان سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس قسم کی کوئی چیز ہوئی ہے تو میں ان کے ساتھ شیئر بھی کروں گا اور ایک دوسرے کے ساتھ اس پر بات بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: ہن جی۔

جناب زرین گل: دا وزیر صاحب، زما سرہ د دوئ مشران ہم پہ اسمبلی کبھی پاتہی شوی دی او دا دیو بنہ کورنی نہ تعلق ساتی او ڊیر بنہ سرے دے خو ورسره اوس دا خبرہ کوم چہ دا گریڈ 14 او دا 12 چہ دی، چہ دا صوبائی پوسٹ دے نو دا صوبہ ټولہ پہ شانگلہ کبھی وہ؟ د ڊی خنگہ میکنزم وو؟ د ڊی خہ طریقہ کار وو چہ دا ئے، آیا پہ دیکبھی Participation د تورغر خلقو کرے وو چہ د تورغر پوسٹونہ وو، دغه کیدل؟

وزیر بلدیات: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: پروسیجر یہ ہے کہ گریڈ 11 سے اوپر جو بھرتیاں ہوتی ہیں، پراونشل لیول پر ہوتی ہیں لوکل گورنمنٹ کے اندر، جو Current system ہے، ہمارا جو 2012 کے اندر لوکل گورنمنٹ ایکٹ پاس ہوا ہے، اس کے مطابق گریڈ 11 سے لیکر Onward جو پوسٹیں ہیں، وہ پراونشل کیڈر پوسٹیں ہیں، شاید ہمارا جو اگلا سسٹم آنے والا ہے، اس میں یہ دوبارہ مطلب ضلعی کیڈر بن جائے، اس وقت یہ سیچویشن ہے، اسلئے یہ By transfer گئے ہونگے، ضروری نہیں ہے کہ شانگلہ سے لوگوں کو بھرتی کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے صوبے کے اندر بھرتی ہوتی ہے تو یہ کسی ایک ضلع کیلئے نہیں ہوتی، وہ پورے صوبے کیلئے ایک اشتہار Float ہوتا ہے اور اس میں پورے صوبے سے جو لوگ Eligible ہوتے ہیں، وہ Apply کرتے ہیں اور پھر یہ By transfer گئے ہونگے ادھر، This is my understanding، انہوں نے صرف شانگلہ کو اور چونکہ شانگلہ نزدیک ہے تو ظاہر ہے شانگلہ کے آدمی کو پیشا اور میں رکھنے کی بجائے یہ وہاں رکھا گیا ہے کہ ذرا زیادہ Facilitate ہو۔

جناب سپیکر: بلکہ میرا بھی کونسیجین یہ ہو گا کہ آپ اور زرین گل صاحب آپس میں بیٹھ بھی جائیں اور ایسے کوئی ایجنوز ہوں تو آپس میں Settle کر لیں، ٹھیک ہے جی؟ Next جو ہے نا، کونسیجین 230، زرین گل صاحب۔

* 230 _ جناب زرین گل: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بلدیات تو رگر کیلئے سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے ترقیاتی اور انتظامی فنڈ مختص کیا گیا تھا؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو:

(i) تو سال 2011-12 اور 2012-13 کیلئے کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا، مختص شدہ فنڈ کن ترقیاتی پراجیکٹس پر خرچ کیا گیا، پراجیکٹ کا نام، لاگت کی تفصیل ایروائر فراہم کی جائے، نیز پراجیکٹ کی موجودہ پوزیشن کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) مذکورہ عرصہ میں انتظامی اخراجات کیلئے مختص شدہ فنڈ کن کن مدوں میں خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے، نیز 2013-14 کے ترقیاتی پراجیکٹس کی ترجیحات کیا ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): جی ہاں۔

(ب) (i) مالی سال 2011-12 کیلئے پی ایف سی ایوارڈ کی مد میں ڈسٹرکٹ ٹورنر کیلئے مبلغ 20.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس فنڈ سے 30 عدد منصوبہ جات منظور کئے گئے جن کی مکمل تفصیل ذیل ہے:
(ii) مذکورہ عرصہ میں انتظامی اخراجات کی تفصیل ذیل ہے:

مالی سال	مد	مختص شدہ رقم	خرچ
2011-12	تنخواہ ملازمین	178.231m	172.08m
	دیگر اخراجات	80.295m	42.139m
2012-13	تنخواہ ملازمین	187.143m	مالی سال کے اختتام پر حساب ہوگا (30 th June 2013)
	دیگر اخراجات	84.832m	مالی سال کے اختتام پر حساب ہوگا (30 th June 2013)

ترجیحات برائے مالی سال 2013-14:- مالی سال 2013-14 کیلئے تمام ڈسٹرکٹ کو نسلز کو فنڈز کی فراہمی بذریعہ لوکل کونسل فنانس کمیشن کی جائے گی جس کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ جب بھی فنڈ مہیا کیا گیا تو تعمیراتی کاموں کی ترجیحات کا تعین بمطابق ہدایت صوبائی حکومت کیا جائے گا۔

جناب زرین گل: ڈیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب۔ سوال نمبر 230، (الف) (ب)۔
محترم سپیکر صاحب، دا Not pressed، نہ Press کو۔

Mr. Speaker: Next, Zareen Gul Sahib.

* 768 _ جناب زرین گل: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) 1985 میں نیو درابن ٹاؤن شپ کے ساتھ تربیلا ڈیم کالا ڈھاکہ ضلع ٹورنر کیلئے رہائشی و کمرشل پلاٹوں کی منظوری دیکر پلاٹس تیار کئے گئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ متاثرین تربیلا ڈیم ضلع ٹورنر کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے باقی ماندہ متاثرین کیلئے حکومت صوبہ خیبر پختونخوا نے تحصیل اوگی کے گاؤں بجنہ میں زمین Acquire کی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) متاثرین تربیلا ڈیم ٹورنر کیلئے ٹاؤن شپ کی تیاری اور پلاٹوں کی الاٹمنٹ کی منظوری کب تک ممکن ہے؛

(ii) متاثرین تربیلا ڈیم ضلع تور غر کو رہائشی کمرشل پلاٹس کیوں الاٹ نہیں کئے گئے، وجہ بتائی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) اس کا تعلق Tarbela Dam Resettlement

Organization (TDRO) WAPDA سے ہے۔

(ب) جی ہاں درست ہے۔ تربیلا ڈیم کے متاثرین کی بحالی اور ان کو معاوضوں کی ادائیگی کیلئے حکومت پاکستان نے Tarbela Dam Resettlement (TDRO) کے نام سے ایک اتھارٹی قائم کی تھی جس کا دفتر غازی میں تھا۔ تربیلا ڈیم میں کالا ڈھاکہ کی 3035 ایکڑ زمین، 26 مساجد، 15 حجرے، 1282 مکانات اور 52 دکانیں زیر آب آئیں۔ تربیلا ڈیم کے متاثرین کو واپڈا کی جانب سے مختلف علاقوں یعنی کھلاٹ ٹاؤن شپ، کانگرہ کالونی تحصیل و ضلع ہری پور، ضلع صوابی کے علاقہ بیہور اور تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ میں واقع نیو درابن ٹاؤن شپ میں بھی پلاٹ دیئے گئے تھے، اسلئے جملہ پلاٹوں کی صحیح تعداد اور دیگر معلومات کی بابت متعلقہ اتھارٹی (TDRO) ہی تفصیلات مہیا کر سکتی ہے اور یہ مناسب ہو گا کہ جملہ مطلوبہ معلومات کیلئے محکمہ مذکورہ سے رابطہ کیا جائے تاہم متاثرین کالا ڈھاکہ کی طرف سے مزید پلاٹ ہائے دینے کے مطالبات کے پیش نظر اسسٹنٹ کمشنر تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ کے ذریعے تحقیقات کرائی گئیں۔ بعد تحقیقات اسسٹنٹ کمشنر تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ نے بروئے مراسم 5-1297/A-5 محرمہ 12-06-2001 مزید 666 پلاٹس دینے کی سفارش کی تھی۔ چونکہ نیو درابن ٹاؤن شپ تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ میں 441 پلاٹس موجود تھے جن کی الاٹمنٹ اس وقت تک نہ ہوئی تھی۔ مزید 225 پلاٹوں کی کمی کو پورا کرنے کیلئے حکومت پاکستان نے بذریعہ محکمہ واپڈا رقبہ تعدادی 112 کنال 6 مرلہ واقع موضع بجنہ تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ میں جملہ کارروائی تحت ایکٹ حصول اراضی 1894 مکمل ہو کر ایوارڈ نمبر 216 مورخہ 01-11-2003 کو ہوا۔ جملہ معاوضہ اراضی مبلغ 22,70,225/14 روپے اصل مالکان اراضی (نوابزادہ صلاح الدین سعید وغیرہ) کو ادا ہو چکا ہے، نیز Acquire شدہ اراضی کو مورخہ 08-01-2004 کو موقع پر حسب ضابطہ بھی محکمہ حصول کنندہ کے حوالے کیا گیا تھا۔ واپڈا کے اہلکاروں نے موقع پر تقریباً 20 دن کام کر کے تقریباً 43 پلاٹ بنائے اور اسی دوران مزارعین نے واپڈا کے اہلکاروں کو کام سے روک کر اراضی حصول شدہ پر قابض ہو گئے۔ محکمہ واپڈا نے Acquire شدہ اراضی کے دوبارہ قبضہ حاصل کرنے کی بابت

تاحال کوئی قابل عمل پیشرفت نہیں کی ہے۔ اس بارے میں استدعا ہے کہ محکمہ واپڈا جو کہ حصول شدہ اراضی کا مالک ہے، سے اس بابت تفصیلات کا حاصل کیا جانا مناسب ہے تاہم اگر محکمہ واپڈا اس معاملے میں سنجیدگی اختیار کرے تو ضلعی انتظامیہ ہر قانونی اقدام کرنے کیلئے محکمہ واپڈا کے ساتھ تعاون کرے گی تاکہ اس معاملہ کو جلد از جلد نمٹایا جاسکے۔

(ب) ج: (i) و (ii) کا تعلق محکمہ واپڈا سے ہے۔

جناب زرین گل: ڈیرہ شکر یہ محترم سپیکر صاحب، سوال نمبر 768، (الف) (ب) (ج)۔ محترم سپیکر صاحب، دا ڈیر اہم کوئسچن دے۔ محترم سپیکر صاحب، سن 1974 کبھی تربیلا ڈیم چھی جو ریڈو، د تورغر د خلقو ڈیری غتھی قربانی وھی۔ زمونبرہ د آبا و اجداد قبرونہ، زمونبرہ کوخھی، زمونبرہ جماتونہ، زمونبرہ حجرے، زمونبرہ ماضی، ہغہ ٲول پہ تربیلا ڈیم کبھی د خاورو د لاندی او د دی دغہ د لاندی ڈوب شو۔ جناب سپیکر صاحب، د سن 74ء نہ واخلی اوس دا 2014 دے، دومرہ وخت وشواو تربیلا ڈیم چھی دے تمام پاکستان تہ توانائی فراہم کوی، دی صوبی تہ رائلٹی ملاویری، نیت پرافٹ ملاویری، پہ ہغی باندی ترقیاتی کارونہ شروع دی۔ نن زما متاثرین تربیلا ڈیم چھی دی، ہغہ د سیند پہ غارہ پہ سپرونو کبھی ناست دی او پہ دی انتظار دی چھی مونبرہ لہ بہ رہائشی کالونی راکوی، مونبرہ لہ بہ پلاٹونہ راکوی۔ جناب سپیکر صاحب، ما لہ دا جواب دی محکمہ، زہ اوس نہ یم خبر چھی دا د دی بلدیاتو سرہ تعلق ساتی، کہ دا د ریونیو سرہ تعلق ساتی، کہ دا د ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ سرہ تعلق ساتی؟ دا مخکبھی د واپڈی سرہ، Tarbela Dam Resettlement Organization سرہ وو، TDRO پہ غازی کبھی چھی کوم دے ہغہ آفس Close شو۔ اوس مونبرہ لہ چھی کومہ زمکہ اخستی شوہی وہ نوخہ خو زمونبرہ کسان چھی کوم دے، ہغہ دوئی تھیک وائی چھی پہ کھلابت کبھی، کانگرہ کبھی، ہغہ خوہلتہ ئے Settled کرل، شپیر سوہ شپیتہ کورونہ، ہغوی لہ پلاٹونہ او رہائش پکار وو۔ خہ چھی کوم دے نیو درابن ٹاؤن شپ کبھی زمکہ واخلستے شوہ، بقیا چھی پاتی وہ، ہغہ شیرگرہ کبھی چھی کوم دے د نوابزادہ صلاح الدین نہ زمکہ واخلستے شوہ 225 پلاٹ، وروستو پہ ہغی باندی د ہغی ہغہ Tenants چھی کوم وو، قابض، ہغوی

ولگیڈل انکار ئے وکرو، نوزہ دا تپوس کوم چہی دوئ مالہ دا جواب را کوی چہی دا د واپدہی کار دے، زہ واپدہی لہ خم، هغوی وائی دا د صوبائی حکومت کار دے نو چہی کلہ ئے زما نہ زمکہ اخستلہ، زما کلے ئے خالی کولو نو پہ هغہی کبہی سیکشن فور وو، پہ هغہی کبہی زہ ئے ویستمہ، زما کورونہ ئے خالی کول، نو اوس چہی زما د پارہ د پلاٹ دغه وشى نو هغه Tenants هلته ناست دی، پیسہی ئے اخستہی دی، مالک اخستہی دی او ادائیگی ورتہ شوہی دہ او اوسہ پورہی چہی کوم دے مالہ نہ هغه پلاٹونہ را کوی او نہ مالہ هغه تاؤن جو روی نو اخر د دہی دا ذمہ واری زہ د چا نہ تپوس وکرم، ما تہ او بناہی چہی زہ چا تہ لا رشم چہی مالہ زما دا حق را کوی؟

جناب سپیکر: عنایت خان صاحب۔

وزیر بلدیات: جواب میں تو بات بالکل کلیئر ہے کہ یہ ہے واپڈا کا مسئلہ، اور یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے ہم اس کا جواب مانگتے ہیں اور یہ جو جواب ہے، یہ ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن سے آیا ہے۔ یہ جو سیکشن فور وغیرہ کی بات کرتے ہیں، کوئی بھی فیڈرل ایجنسی ہمارے ہاں کوئی کام کرنا چاہتی ہے تو Under the law اس کیلئے ہم زمین Acquire کرتے ہیں یا پروسیجر چلاتے ہیں اور چونکہ ہم اس ملک کے شہری ہیں تو فیڈرل گورنمنٹ اگر کوئی Activity اور اس کی کوئی ایجنسی یہاں کوئی کام کرتی ہے تو اس کیلئے ہم Assistance provide کرتے ہیں۔ ایڈمنسٹریشن جو ضلع کی ہوتی ہے، وہ Assistance provide کرتی ہے۔ اس سوال کے اندر بھی لکھا گیا ہے کہ ہماری ایڈمنسٹریشن اب بھی ان کو ہر قسم کی Assistance دینے کیلئے تیار ہے لیکن واپڈا اس کے بعد چلا گیا ہے یعنی جو زمین نو ابزادہ صلاح الدین صاحب سے خریدی گئی تھی، اس زمین کے بعد انہوں نے آ کے ان کو کچھ پلاٹوں کی الاٹمنٹ کا سلسلہ شروع کیا لیکن اس پر وہ Dispute چلا اور Dispute کی وجہ سے واپڈا والے بھاگ گئے۔ اب یہ واپڈا والوں کے ساتھ تو ہمارے اپنے بھی ایشوز ہیں، ان کا جو یہ کہنا ہے کہ یہ خیبر پختونخوا حکومت کو نیٹ ہائیڈرل پرافٹ دے رہے ہیں، یعنی ہمارا سب سے بڑا، اس اسمبلی کی تو سب سے بڑی ڈیمانڈ یہ ہے، سب سے بڑی Complaint یہ ہے، کے پی کے میں سب سے بڑی Resentment یہی ہے کہ نیٹ ہائیڈرل پرافٹ کا جو ہمارا Due share ہے، کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو ہے، کانسٹی ٹیوشن کے اندر جو ہمارا حصہ بنتا ہے، وہ ہمیں نہیں دے رہے ہیں اور اس کو انہوں نے

Cap کر دیا ہے، 1991 سے چھ بلین پر انہوں نے Cap کر دیا ہے تو یہ سیچویشن ہے کہ یہ ہے ویسے واپڈاکا، اب ظاہر ہے واپڈاکے ساتھ ہم Correspondences کر سکتے ہیں، لکھ سکتے ہیں ان کو لیکن واپڈاکو ہم مجبور تو نہیں کر سکتے ہیں اور مناسب یہی رہیگا کہ اس علاقے سے تعلق رکھنے والے ایم این ایز اس کو قومی اسمبلی میں اٹھائیں اور صوبائی حکومت سے وہ جو Assistance چاہتے ہیں، وہ ہم کریں گے، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ان سے تعاون کرے گی۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: محترم سپیکر صاحب، زمکہ اخستی شوہی دہ، پیسہ ور کپڑی شوہی دی صرف دغہ خبرہ دہ چہ ہغہ Tenants چہ دی، ہغوی نہ پاخی نو دا د چا کار دے؟ دا خود صوبائی حکومت کار دے چہ ہغہ خانی خالی کپڑی او ہغہ Plotting شروع کپڑی۔ دا خود پتی کمشنر یا کمشنر تہ دا او وائی چہ بہی! دا پیسہ اخستی شوہی دی، د پیسو پکنہی خہ خبرہ نشتہ دے۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! آپریشن تو واپڈاکرے گا، Owner تو واپڈا ہے اسلئے واپڈا اگراس حوالے سے تعاون کرتا ہے، یہ الگ ہے کہ ایک لیگل اور ٹیکنیکل پوزیشن ہے، وہ یہ ہے جو میں Explain کر رہا ہوں، وہ ایک مسئلے کا Solution ہے، وہ یہ ہے کہ اسمبلی کے اس فلور سے باہر میں اور یہ مل کے واپڈا سے بات کریں کہ بھئی یہ آپ کی Responsibility ہے، اس میں آپ سنجیدگی اختیار کریں۔ صوبائی حکومت واپڈا سے بات کرے کہ آپ اس میں سنجیدگی اختیار کریں اور جو Administrative assistance

ہے، وہ پھر ہماری ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ان کو Provide کرے تو۔ This is the position. جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں کہ واپڈاکے ساتھ یہ کام ہے، واپڈاکا کام تو ختم ہو گیا ہے سر، واپڈاکا سیکشن فور بھی ہو گیا اور پراونشل گورنمنٹ کو Payment بھی انہوں نے کی ہوگی۔ اب جو زمین پر بیٹھے ہیں اور انہوں نے Payment وصول کی ہے، اب تو یہ سیدھا سادہ معاملہ ہے کہ کمشنر کو یا ڈپٹی کمشنر کو مقرر کریں کہ وہ وہاں سے ان لوگوں کو ہٹائیں اور جن کے پلاٹس ہیں یا

جن کو الاٹ ہو چکے ہیں، ان کو دیدیں، یہ تو سیدھی سادی بات ہے، اس میں تو واپڈا کا کوئی Role ہی نہیں ہے سر۔ تھینک یوسر۔

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

جناب محمد شیراز: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی جی، شیراز خان بولیں جی۔

جناب محمد شیراز: اصل میں جو مسئلہ زرین گل صاحب نے اٹھایا ہے، ٹھیک ہے وزیر بلدیات جو اب دے رہے ہیں کہ یہ سنٹرل گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، اصل میں ٹھیک ہے واپڈا جو ہے وہ سنٹرل گورنمنٹ کا ہے لیکن سر، سنٹرل گورنمنٹ ڈائریکٹ کوئی چیز نہیں خریدتی۔ اصل میں منسٹر صاحب اس چیز پر دھیان دیں، کوئی معلومات کریں، جو کام بھی ہوتا ہے، وہ صوبائی گورنمنٹ کے Through ہوتا ہے۔ سنٹرل گورنمنٹ نے پیسے تو ریلیز کئے ہونگے، صوبائی گورنمنٹ کو دیئے ہونگے، آگے جو مسئلہ حل کرنا ہے، وہ صوبائی گورنمنٹ نے حل کرنا ہے۔ ان لوگوں کو پلاٹس دینے ہیں یا ان لوگوں کو جو زمین دینی ہے، وہ ان کا حق بنتا ہے تو ان کو صوبائی گورنمنٹ دیگی، وہ سنٹرل گورنمنٹ نہیں دیگی۔ سنٹرل گورنمنٹ جو ہے، وہ اصل میں جو واجبات یا جو ڈیمانڈز ہوتی ہیں، وہ اپنی بھیج دیتے ہیں تو بقایا جو مسئلہ ہے، وہ صوبائی گورنمنٹ ڈیل کرتی ہے تو اس وجہ سے منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ یہ مسئلہ صوبائی گورنمنٹ کا ہے، اس سے آپ معلومات حاصل کریں کہ جس محکمے سے بھی جو کچھ ہے، ان کو پلاٹس دینے ہیں یا جو کرنا ہے، یہ صوبائی گورنمنٹ کا مسئلہ ہے، سنٹرل گورنمنٹ کا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: ایک تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس کو پارٹی ایشو بنانے کی بجائے لوگوں کا ایک عوامی مسئلہ سمجھ کے Address کیا جائے، سنٹرل گورنمنٹ کے چکر میں پڑنے کی بجائے اگر سوال کو ہم پڑھیں، میں صرف Relevant حصے کو پڑھنا چاہتا ہوں، "Acquire شدہ اراضی کو مورخہ 01-01-2004 کو موقع پر حسب ضابطہ محکمہ حصول کنندہ کے حوالے کیا گیا تھا"، محکمہ حصول کنندہ، واپڈا، ٹھیک ہے، واپڈا کے اہلکاروں نے، یعنی اگر یہ واپڈا کا نہیں تھا، اس جملے کو آپ دیکھ لیں، "واپڈا کے اہلکاروں نے موقع پر تقریباً

20 دن کام کر کے 43 پلاٹس بنائے اور اسی دوران مزارعین نے واپڈا کے اہلکاروں کو کام سے روک کر اراضی حصول شدہ پر قابض ہو گئے، It means کہ حکومت نے زمین Acquire کی، واپڈا کے حوالے کی، واپڈا کا Domain تھا اسلئے انہوں نے آکر اس پر 20 دن کام کیا اور محکمہ واپڈا نے Acquire شدہ اراضی کا دوبارہ قبضہ حاصل کرنے کی بابت تاحال کوئی قابل عمل پیشرفت نہیں کی ہے۔ اس بارے میں استدعا ہے کہ محکمہ واپڈا جو کہ حصول شدہ اراضی کا مالک ہے، WAPDA is the owner of that، land, which is going to allotted to the affectees یہ واپڈا Owner ہے اسلئے وہ اگر Initiative لے تو پراونشل گورنمنٹ، آگے جملے میں ہے کہ پراونشل گورنمنٹ ان کو Assist کرے گی، ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن ان کو تمام وہ Facility اور اس کی Execution کیلئے، لیکن ہے یہ Ownership واپڈا کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! میں ایک Simple اس کی، ایک تو یہ ہے کہ زرین گل صاحب تو آپ کے ساتھ بیٹھ بھی جائیں گے۔ دوسرا یہ ہے کہ آپ ایڈمنسٹریشن کو انسٹرکشنز جاری کریں کہ جو ضروری اقدامات ہیں، وہ اٹھالے۔

وزیر بلدیات: سر! میں آپ کی وساطت سے انسٹرکشنز ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو اس فلور آف دی ہاؤس پہ ایشو کرتا ہوں کہ وہ اس کو Take up کرے، واپڈا کے ساتھ Take up کرے، زرین گل صاحب بھی Follow up کریں، ہم بھی Follow up کرتے ہیں اور اس میں ہم Movers بنتے ہیں، یعنی ہم Owners نہیں ہیں لیکن ہم Movers بنتے ہیں لوگوں کی انٹرسٹ کیلئے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اوکے۔ کونسن نمبر، زرین گل صاحب، بس تاسویبی نو۔ (تعمیہ)

* 769 _ جناب زرین گل: کیا وزیر آبنوشی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع تورغر کے گاؤں کاروڈمدانخیل کیلئے واٹر سپلائی سکیم کی منظوری دی گئی تھی جس پر کام جاری ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) اس سکیم کا کل تخمینہ لاگت، مقررہ وقت برائے تکمیل کے بارے میں معلومات فراہم کی جائیں؛

(ii) اب تک مکمل شدہ سکیم پر خرچ شدہ لاگت کی اور اس سکیم پر مزید کتنی رقم کی ادائیگی باقی ہے، کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(iii) مذکورہ سکیم میں استعمال ہونے والے پائپس گورنمنٹ کے مقرر کردہ معیار کے مطابق ہیں، اگر نہیں تو وجوہات بتائی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات) (جواب وزیر بلدیات نے پڑھا): (الف) مذکورہ سکیم پر تعمیراتی کام کا زیادہ حصہ جون 2013 کو مکمل کر دیا گیا ہے ماسوائے سٹوریج ٹینک اور کچھ حصہ پائپ جس پر کام جاری ہے اور جلد مکمل کیا جائے گا۔ اس تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی کا حکم دیدیا گیا ہے۔

(ب) (i) 29.040 ملین۔30 جون 2013۔

(ii) اس سکیم پر 25.978 ملین خرچ ہو چکے ہیں جس میں سے 3.2 ملین ٹیسٹنگ میں ڈیپارٹمنٹ کے پاس پڑے ہیں۔

(iii) جی ہاں، تمام پائپس معیار کے مطابق اور Pre qualified کمپنی کے لگائے گئے ہیں۔

جناب زرین گل: (تہقہم) ڈیرہ مننہ محترم سپیکر صاحب، سوال نمبر 769، (الف) (ب)۔ محترم سپیکر صاحب، زما دا سوال چہی دے پہ دہی بانڈی، دا زما یو آبنوشی سکیم وواو د دہی Completion period چہی وو ہغہ 30 جون وو، د ہغہی نہ پہ را ایستہ اتہ میاشتہی وشوہی، دا مکمل ہم نہ شو، دا چہی د کوم خائپ د پارہ وو، دلته دا سب تحصیل دے، دلته تہانرہ دہ۔ د تہانرہی بلڈنگ پہ دہی نہ جو ربرہی چہی ہلتہ او بہ نشتہ۔ د سب تحصیل بلڈنگ پہ دہی نہ جو ربرہی چہی ہلتہ او بہ نشتہ او ہغہ د کلی د پارہ او د دغہ تہانرہی او تحصیل د پارہ خہ کم د درہی کروہ روپو منظوری شوہی وہ، دوہ نیم کروہ روپہی اووتہی او سکیم پہ خائپ پروت دے، پائپونہ پہ خائپ پراتہ دی۔ 'سورس'، وچ 'سورس' تہ ئے چہی کوم دے پائپ نیولے دے۔ زہ د دہی تپوس دا کول غوارم چہی دا خو Criminal negligence دے۔ ہلتہ نہ او بہ شتہ، نہ چہی کوم دے او سہ پورہی پیسہی اووتہی، سکیم تباہ حالہ پروت دے۔ نو زہ د دہی ستاسو پہ وساطت د وزیر صاحب نہ تپوس

کوم چپی آیا د دې متعلق د وئ خه انکوائری کړې ده، انکوائری رپورټ خه دے، دا به کله مکمل کیږی؟ په دې خه پیشرفت شوی دے نه دے شوی، د چا خلاف خه کارروائی شوې ده که نه ده؟ دا پیسې ولې وتې دی او دا کار ولې نه دے مکمل شوی؟ بنه ساکتې هم ویلډنگ کوی، یونینې په خائې ویلډنگ کوی، پیسې د یونینو اخلی او تباہ و برباد شو هغه ټول سستم، ولې چپی هغه په غرونو کبني چپی ته هلته ویلډنگ و کړې سبا چپی هغه دغه شی نو دا خو یونین د دې د پارہ وی چپی هغه یونین کهلاؤ کړې نو هغه به ترې دغه وشي، نو مهربانی وکړئ، ما له خو که خه جواب، نو دا یا خو کمیټی ته حواله کړئ چپی په دې، یا یو کمیشن جوړ کړئ چپی لارشی او د هغه Site معائنہ وکړی او د دې صحیح رپورټ راؤړی۔

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

وزیر بلدیات: پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کا سوال ہے، شاہ فرمان صاحب اس کے انچارج منسٹر ہیں، یہ ابھی تک اسمبلی میں نہیں آئے ہیں اور اسلئے میں ان کے Behalf پر Respond کر رہا ہوں۔ اس میں انکوائری کا تو آرڈر دیدیا گیا ہے، اب انکوائری کس سٹیج میں ہے، میرے ساتھ اس کی انفارمیشن، فریش انفارمیشن نہیں ہیں، میں وہ انفارمیشن وقفے میں ان کو Provide کر سکتا ہوں، ڈیپارٹمنٹ سے چیک کر کے انکوائری کی جو پیشرفت ہے، وہ ان کو Provide کر سکتا ہوں اور انکوائری کی Findings، ڈیپارٹمنٹ سے فریش انفارمیشن لے کے ان کے ساتھ شیئر کرنے کے بعد اگر یہ مطمئن نہ ہوں تو پھر ان کے اطمینان کے مطابق آگے جائیں گے۔ ویسے ان کی بات بالکل مناسب ہے، درست ہے کہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اگر اس کو کمیٹی میں بھیج دیں، مطلب یہ ہے کہ اگر اس قسم کے۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: میرے خیال میں کمیٹی میں بھیجنے کی بجائے، کمیٹی میں بھیجنے کی بجائے اگر ایم پی اے صاحب، دیکھیں سیکرٹری پی ایچ ای یہاں موجود ہیں، چیف انجینئر پی ایچ ای موجود ہیں اور وقفے میں ان کے ساتھ بیٹھ کے یہ ساری انفارمیشن، اگر کمیٹی کے بغیر کام ہو سکتا ہے تو میں سمجھتا ہوں کمیٹی میں بھیجنے کا کوئی فائدہ پھر نہیں ہے۔

جناب زرین گل: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: جی زرین گل صاحب۔

جناب زرین گل: یرہ جی کہ داسی وکرو دا ستینڈنگ کمیٹی جو رپ دی او دغہ چپی کوم رپورٹ راغے، ستینڈنگ کمیٹی تہ ئے ریفر کری، ہلتہ د ہغہ رپورٹ راشی، تہول بہ کنینو او۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، کمیٹی، یہ کونسچن کمیٹی کو، (مداخلت) ہس؟ (مداخلت) جی جی، نہیں یہ کمیٹی، یہ کونسچن کیونکہ مطلب یہ جو پرفارمنس ہے اور اس قسم کی اگر کوئی سیچویشن، تو Definitely اس کی ڈیٹیل، پوری انفارمیشن آنی چاہیے اور میں ہاؤس کے سامنے رکھتا ہوں کہ کمیٹی میں بھیج دیں اس کو؟ سردار اور گلزیب لوٹھا: ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔

وزیر بلدیات: میں نے ان کو آفر کی ہے کہ آپ کمیٹی، یہ انہوں نے Commitment کی ہے کہ ہم، یہ انکو آفری ہم کر رہے ہیں، تاخیر کے ذمہ داران کے خلاف قانونی کارروائی۔۔۔۔

جناب سپیکر: عنایت صاحب! داسی چل دے، ایک منٹ چھوڑو میں بات کرتا ہوں۔

وزیر بلدیات: دیکھیں، دیکھیں سر!

جناب سپیکر: ایک منٹ، میری بات سنیں۔۔۔۔

وزیر بلدیات: دیکھیں اگر۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میری بات سنیں نا، دیکھیں اس میں کیا ہے، کمیٹی میں جائے گا تو کسی کو پھانسی، تو حقیقت پھر سامنے آجائے گی نا؟

(تالیاں)

وزیر بلدیات: آپ رولنگ دیدیں، آپ کی رولنگ ہے تو اس کو تو ہم Honour کرتے ہیں، آپ کی رولنگ ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے جی، یہ کمیٹی کو چلا گیا۔

(تالیاں)

وزیر بلدیات: آپ کی رولنگ ہے تو اس کو تو ہم Honour کرتے ہیں لیکن ویسے میں اس کے حق میں نہیں تھا۔

جناب سپیکر: اچھا ٹائم، کوئسچنز کافی پڑے ہیں، میں سمجھتا ہوں کہ ایجنڈے کو بھی Sort کرنا ہے جی۔ ارباب اکبر حیات صاحب جی۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر صاحب! دہی سرہ Related question زما ہم دے۔

جناب سپیکر: اس طرح ہے کہ اگر آپ کا کوئی ہے تو ہمارا یہاں سیکرٹری، ابھی یہ تو کمیٹی میں چلا گیا ہے، آپ پھر کمیٹی میں جو ہے اس کے مطابق کر لیں۔

جناب محمد عصمت اللہ: سپیکر صاحب! یرہ چہی زما دا کوئسچن د پکنہی ہم شامل شی او کمیٹی تہ د لا ر شی۔

جناب سپیکر: آپ کو بلا لیں گے کمیٹی میں۔

جناب محمد عصمت اللہ: جناب سپیکر! دا یو یرہ لویہ مسئلہ دہ جی او دا ہم دہی سرہ Related دہ او کہ دا دہی سرہ شامل شی نو۔۔۔۔۔

وزیر بلدیات: دوئ د فریش اسمبلی کوئسچن راؤری جی۔

جناب سپیکر: اچھا دیدو جی، کوئسچن دیدیں پھر اس کی، اچھا Next Arbab Akbar Hayat. Not present. Arbab Akbar Hayat, not present, lapsed یہ کوئسچن Lapse ہو گیا۔ مفتی سید جانان۔

* 1067 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ حکومت نے پینے کے صاف پانی کیلئے (واٹر فلٹریشن) سکیمز شروع کی تھیں اور مذکورہ منصوبے کیلئے قومی خزانے سے کثیر رقم مختص کی گئی تھی؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ منصوبے کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی اور کون کونسے اضلاع اور یونین کونسلوں میں شروع کرنے کا منصوبہ تھا، کب تک مکمل ہونا تھا اور کونسا علاقہ باقی ہے؛

(ii) مذکورہ منصوبے کے ٹھیکیدار کو کتنی رقم دی گئی، آیا مذکورہ ٹھیکیدار کو زیادہ رقم نہیں دی گئی اور کام بھی کم ہوا ہے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) (i) وفاقی حکومت نے 2006-07 میں Clean Drinking Water for All یعنی "صاف پانی سب کیلئے کے نام سے" ایک پراجیکٹ پورے ملک، بشمول آزاد کشمیر، گلگت بلتستان اور قبائلی علاقہ جات میں شروع کیا تھا جس کا مقصد ہر یونین کونسل میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانا تھا۔ اس پراجیکٹ میں صوبہ خیبر پختونخوا کی تمام 986 یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے تھے جس کیلئے 2196.6 ملین روپے وفاقی حکومت نے پی ایس ڈی پی سے مہیا کرنے تھے اور پراجیکٹ کو محکمہ بلدیات صوبہ خیبر پختونخوا کے ذریعے جون 2010 میں مکمل ہونا تھا لیکن اٹھارہویں ترمیم کے تحت یہ وزارت صوبوں کو منتقل ہوئی، اس وقت تک وفاقی حکومت نے صرف 881.241 ملین روپے صوبائی حکومت کو مہیا کئے تھے۔ پہلی پراجیکٹ سٹیرنگ کمیٹی میننگ جس کے سربراہ ایڈیشنل چیف سیکرٹری پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ ہیں، نے یہ فیصلہ کیا کہ پراجیکٹ کو وفاق سے موصول ہوئی رقم کے اندر پایہ تکمیل تک پہنچایا جائے۔ اب تک اس پراجیکٹ میں صرف 230 واٹر فلٹریشن پلانٹس لگائے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل ضلع وار واٹر فلٹریشن پلانٹس

"صاف پانی سب کیلئے" پراجیکٹ خیبر پختونخوا پشاور

ضلع	نصب کئے گئے پلانٹس کی تعداد
پشاور	19
مردان	51
چار سدہ	22
نوشہرہ	13
صوابی	10
ایبٹ آباد	20
ہری پور	12

08	مانسہرہ
15	ملاکنڈ
12	سوات
08	دیر لوئر
02	شانگلہ
26	بنوں
12	ڈی آئی خان
230	ٹوٹل

(ii) ٹھیکیدار کو معاہدے کی شق کے مطابق 30% موبلائزیشن ایڈوانس یعنی 632.38 ملین روپے (بشمول انکم ٹیکس) ادا کئے گئے تھے۔ Slow progress کی بناء پر دوسری پراجیکٹ سٹیرنگ کمیٹی میٹنگ میں ٹھیکہ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا اور ٹھیکیدار سے باقی ماندہ زیادہ رقم وصول کرنے کا حکم دیا۔ اس سلسلے میں محکمہ بلدیات خیبر پختونخوا نے قانون کے مطابق کارروائی شروع کر دی ہے۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، زہ د سوال دیر تفصیل کنبی نہ خم خو اخر کنبی یو ی خبری طرف تہ ستا سو توجہ را اړول غواړم۔ جناب سپیکر صاحب، ما لیکلی دی "مذکورہ منصوبے کے ٹھیکیدار کو کتنی رقم دی گئی، آیا مذکورہ ٹھیکیدار کو زیادہ رقم نہیں دی گئی اور کام بھی کم ہوا ہے؟" جناب سپیکر صاحب، جواب کنبی دوئی وائی "ٹھیکیدار کو معاہدے کی شق کے مطابق 30% موبلائزیشن ایڈوانس یعنی 632.38 ملین روپے (بشمول انکم ٹیکس) ادا کئے گئے تھے۔ Slow progress کی بناء پر دوسری پراجیکٹ سٹیرنگ کمیٹی میٹنگ میں ٹھیکہ منسوخ کرنے کا فیصلہ کیا اور ٹھیکیدار سے باقی ماندہ زیادہ رقم وصول کرنے کا حکم دیا۔ اس سلسلے میں محکمہ بلدیات خیبر پختونخوا نے قانون کے مطابق کارروائی شروع کر دی ہے"۔ جناب سپیکر صاحب، دا تیر حکومت بنہ نیک نیتی سرہ بہ دا سکیم شروع کرے وی خو دیکنبی جناب سپیکر صاحب، دا یو اخبار ما سرہ دے د 16 دسمبر سن 2013، دا

لیکی "خیبر پختونخوا واٹر فلٹریشن پلانٹ فراہم کرنے والا فرم کروڑوں روپے لیکر غائب" بیا بقایا کبھی ئے جی لیکلی دی، دا تقریباً دس نمبر بقایا دہ۔ دس نمبر بقایا کبھی 874 ملین روپی، دا 874 ملین روپی دغہ تھیکیدار وری دی مطلب دا دے تر اوسہ پوری بیا نہ دے راغلے او دیکبھی تقریباً درې خلور بینکونہ ملوٹ دی نو زما بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی د دغی صوبی د مفاد و پہ خاطر باندی چھی دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لارشی چھی دا خومرہ، خنگہ خلق و و چھی کار نہ دے شوے او مطلب دا دے بیا ہم 874 ملین روپی مطلب دا دے دغو خلقو زیاتھی وری دی؟ نو زما بہ منسٹر صاحب تہ گزارش وی چھی دا د ستینڈنگ کمیٹی تہ لارشی چھی ہلتہ کبھی د دی د ذمہ دار و تعین وشی۔

جناب سپیکر: کہ زہ یو ریکویسٹ و کرم چھی منسٹر صاحب Concerned نہ دے راغلے او کہ دا مونرہ پینڈنگ کرو، دا مونرہ ہلی ورخ تہ پینڈنگ کرو نو۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا خو جی د بلدیاتو دغہ دے جی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اوہو، سوری جی۔

مفتی سید جانان: د بلدیاتو سوال دے جی، د بلدیاتو منسٹر متعلق۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! یہ ویسے بڑا High profile اور Important case ہے، It's a very high profile and important case، اس میں فیڈرل گورنمنٹ کے اندر بھی میٹنگز ہوتی ہیں، وہاں کی سٹینڈنگ کمیٹیز میں بھی یہ گیا ہے اور انہوں نے کے پی کے گورنمنٹ کے حق میں فیصلے کئے ہیں، وہ فیصلے بھی Implement نہیں ہوئے ہیں۔ یہ پورا فراڈ جو ہے، اس میں بینک آف پنجاب Involve ہے، اس میں دو تین اور بینکس بھی Involve ہیں۔ اس پورے کیس کو خیبر پختونخوا حکومت نے بڑا Seriously take up کیا ہے اور جب ہماری حکومت آئی ہے تو ہم نے بڑا Seriously اس کو Take up کیا ہے، اسلئے کہ اتنی لمبی چوڑی مطلب ایسی بڑی موٹی فائل ہے اور اس پر ہم کام کر رہے ہیں اور اس میں کچھ حد تک سٹیٹ بینک بھی Involve ہے، سچی بات یہ ہے، تو یہ میرے خیال میں ہم اس پر بہت آگے جا چکے ہیں اور میں اس پر مطلب منسٹر صاحب اگر ان کے ساتھ دوسرے لوگ Interested ہوں تو اس پر میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے Briefing arrange کرنے کیلئے بھی تیار ہوں کیونکہ

میرے خیال میں اس پر ہم کام کر رہے ہیں، کمیٹی میں جانے کی ضرورت نہیں ہے، صرف میں ان کو Update کرونگا اس میں کہ کیا ہماری پراگریس ہے؟ سیکرٹری لوکل گورنمنٹ اس کیس کے اوپر ان کو وہ دیں گے، بریفنگ دیں گے اور اس میں ہم بڑے سیریس ہیں، یعنی اس سے ہم زیادہ سیریس ہیں اور اس کیس کی وجہ سے ہمیں بڑی وہ ہے، یہ کے پی گورنمنٹ کو بہت بڑا دھوکہ دیا گیا ہے اور اس پوری Findings کو جب ہم ان کے سامنے لائیں گے تو یہ خود مطمئن ہونگے کہ ہم کس حد تک جا چکے ہیں اور کہاں کہاں ہم نے پراگریس کی ہے اس میں؟

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب! پیسپی جی د صوبائی حکومت نہ ویستلپی شوپی دی کہ دا د مرکز نہ؟ کہ د صوبائی حکومت پہ Through باندپی دا پیسپی ویستلپی وی نو مطلب دا دے ستینڈنگ کمیٹی تہ د لارشی، دا د دغی صوبی حق دے او کہ مرکزی حکومت نہ نہ وی راغلی، ہغو خلقو ویستلپی وی بیا د مطلب دا دے ستینڈنگ کمیٹی تہ نہ غی خو دا خو جناب سپیکر صاحب، معلومہ خبرہ دہ صوبائی حکومت تہ راغلی دی او د صوبائی حکومت پہ Through باندپی دا پیسپی ویستلپی شوپی دی۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ پیسپی موبلائزیشن ایڈوانس کے طور پر دیئے گئے ہیں، جو باقی پیسے دیئے گئے ہیں، وہ False guaranties کے اوپر انہوں نے In cash کئے ہوئے ہیں اور یہ پراونشل گورنمنٹ نے نہیں کئے ہیں۔ یہ بینک آف پنجاب، اس میں کسی حد تک سٹیٹ بینک، کسی حد تک الائیڈ بینک، دوسرا بینک، یہ سارے بینکس جو ہیں اس میں Involve ہیں اور میری خواہش ہے کہ اس پر آپ کی بریفنگ ہو۔ یہ اگر چاہتے ہیں تو اسمیں میں Formal ان کی بریفنگ کرونگا، یہ High profile case ہے، ان کے ساتھ میں Agree کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: اس میں میری Suggestion یہ ہے، مفتی صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ اس پر اس طرح کریں کہ اس کو پینڈنگ کر کے بریک میں آپ لوگ آپس میں مل بھی لیں اور کوئی اس کی نکالیں تو یہ زیادہ Suitable ہوگا۔

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! ہم اس پر بڑے سیریس ہیں یعنی ہمارا سب سے زیادہ، اس کیس میں ہم نے بہت زیادہ دلچسپی لی ہے اور اس میں Recently developments بھی ہوئی ہیں۔ انہوں نے۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب سپیکر: جی، جی، اس کے بعد آپ کو دیں گے۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر بلدیات: ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بات کر لیں۔ سردار صاحب! اس کے بعد بات کر لیں گے۔

وزیر بلدیات: دیکھیں، میں پھر ایک دوسری، آپ کمیٹی کو اس کو ریفر کریں، مجھے اس پر بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: ہلتہ بہ بریفنگ و شی، کمیٹی تہ د لا ر شی ہلتہ بہ و شی۔

وزیر بلدیات: کمیٹی کے سامنے ہمارا ڈیپارٹمنٹ Presentation دیگا اس کیس کے حوالے سے، میں اس سے بھی اختلاف نہیں کرتا کیونکہ وہ تو مجھے Strengthen کرے گی، وہ کمیٹی مجھے Strengthen کرے گی۔

مفتی سید جانان: تھیک شولہ جی، تھیک شوہ جی، تھیک شو۔

جناب سپیکر: ہاں سردار! اس ایشو پر بات کرنی ہے؟

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہیں سر، وہ پوائنٹ آف آرڈر ہے سر۔

جناب سپیکر: یہ پھر بات کریں۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ سر، ایک لیگل پوائنٹ میں آپ کو بتا رہا ہوں سر۔ یہ سر، جو آپ آرڈر کر دیتے ہیں کہ کمیٹی کے حوالے کرو، پروسیجر تو یہ ہے کہ پہلے یہ Put کریں گے آپ اسمبلی کو۔۔۔۔۔

ایک رکن: تو ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ہاؤس کو، تو وہ ہاؤس پھر 'Yes' یا 'No' کا وہ کرے گا۔

جناب سپیکر: میں نے کیا ہے جی، میں نے اسمبلی سے، آپ نے نہیں سنا؟ میں نے کہا، ساری اسمبلی کو میں نے بتایا، ہاتھ اٹھایا، تو انہوں نے کہا کہ 'Yes' اس کے بعد میں نے کمیٹی کے حوالے کر دیا۔۔۔۔۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: آپ نے کہا لیکن وہ Wording آئی چاہیے سر کہ آپ یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور دوسری بات یہ ہے کہ Concerned Minister نے خود کہا ہے کہ کمیٹی کے حوالے کیا جائے تو اس کا پروسیجر پورا ہو گیا۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: نہیں سر، کمیٹی کے علاوہ آپ اسے ہاؤس کو Put کریں گے سر جی۔

جناب سپیکر: وہ کر دیا جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: ابھی ڈائریکٹ اگر آپ سر، آرڈر کریں گے تو یہ جو بزنس رولز ہیں، اس کی Violation ہوگی سر، بس میں صرف یہ پوائنٹ آپ کو یاد دلانا چاہتا تھا۔

جناب سردار حسین: شکریہ، شکریہ سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ سارے دیکھ رہے ہیں، میں نے کیا ہے کہ نہیں کیا؟

اراکین: کیا ہے، کیا ہے۔

(تالیاں)

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ میں اس پر زیادہ بات نہیں کرونگا، یہ ریکویسٹ کرنا چاہوں گا سپیکر صاحب کہ یہ جتنا بھی بزنس آرہا ہے، میرے خیال میں منسٹر صاحب خود بھی سمجھتے ہیں کہ یہ نئی حکومت کی سکیمیں نہیں ہیں، یہ پچھلی حکومت کی سکیمیں ہیں اور میں تو یہی مشورہ دوں گا کہ اگر یہاں سے مؤور خود یہ ریکویسٹ کرتا ہے کہ کمیٹی کی طرف چلا جائے تو پھر ادھر سے میرے خیال میں اتنا Resistant نہیں آنا چاہیے۔ اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ جب اپوزیشن خود سے، اپوزیشن خود سے ان چیزوں کو Scrutinized کرنا چاہتی ہے، جاننا چاہتی ہے تو میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کیلئے بھی ایک طرح سے ان کے ساتھ مدد کرنی ہے تو اسی لئے ریکویسٹ ہوگی کہ کمیٹیوں میں جو بزنس جاتا ہے، ٹھیک ٹھاک طرح سے پتہ چل جائے گا کہ مطلب کیا ہوا ہے اور کیا نہیں ہوا ہے؟

Mr. Speaker: Next Mufti Said Janan Sahib.

* 1068 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹی ایم اوز اور دیگر افراد بھرتی کئے گئے ہیں؛
 (ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان بھرتی شدہ افراد میں کئی افراد قانونی تقاضے پورے کئے بغیر بھرتی کئے گئے ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی کئے گئے ٹی ایم اوز اور دیگر افراد کے نام، پتہ و عہدہ، اخباری اشتہار کی کاپی اور ٹیسٹ انٹرویوز کی لسٹ الگ الگ ایروائز فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) کسی بھی فرد کو قانونی تقاضے پورے کئے بغیر بھرتی نہیں کیا گیا ہے۔ LCs-PUGF کی مختلف خالی آسامیوں پر بھرتی لوکل کونسلز پی یو جی ایف سروس رولز 1980 کے مطابق اخبارات میں مشتہر ہونے کے بعد کی گئی ہے۔

(ج) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بھرتی شدہ ٹی ایم اوز اور دیگر کے نام بمعہ پتہ و عہدہ، اخباری اشتہارات اور ٹیسٹ و انٹرویوز کی تفصیلات (ایوان کو فراہم کی گئیں)۔

مفتی سید جانان: دا جی ما تہ ئے یو جواب راکہرے دے، نور بہ خدائے عالم وی د حقیقت نہ او حقیقت خو وی داسپہ نہ خو بھر حال دہ سوال باندہی ڍیر محنت شوے دے، د دہی وجہی نہ زہ مطمئن یم سوال نہ۔

جناب سپیکر: مہربانی۔ Next question، مفتی سید جانان صاحب۔

* 1069 مفتی سید جانان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ سال 2008 سے 2013 تک ٹی ایم اے ٹل کو سالانہ فنڈ برائے تعمیر، ترقی و بحالی کیلئے فنڈ دیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران ٹی ایم اے ٹل کو موصول شدہ رقم کی تفصیل اور موصول شدہ رقم جن جن کاموں پر خرچ کی گئی، اس کی تفصیل ایروائز فراہم کی جائے، نیز مذکورہ کام کس کی سفارش پر ہوئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) ہاں۔

(ب) مطلوبہ تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	رقم	کیفیت
01	2008-09	34,15,000	ناظم تحصیل کونسل کی سفارش پر ترقیاتی کاموں پر
02	2009-10	27,86,000	تنخواہ، رینٹ اور ترقیاتی کاموں پر ایڈمنسٹریٹر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹل کی اجازت سے خرچ کی گئی
03	2010-11	42,82,000	تنخواہ سٹاف اور رینٹ میں دیئے گئے بحکم ایڈمنسٹریٹر تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن ٹل خرچ ہوئی
04	2011-12	21,16,000	تفصیل ندارد
05	2012-13	46,56,000	مذکورہ رقوم سال 2011-12 اور 2012-13 ایم اینڈ آر واٹر سپلائی / سینٹی ٹیشن پر بحکم ایڈمنسٹریٹر صوبائی حکومت کی منظوری کے تحت لگائے

مفتی سید جانان: دیکھنی جی پہ یوہ خبری بانڈی زما اخر کنہی دا پانچ نمبر کنہی دوئی لیکلی دی چہ "46,56,000=2012-13، مذکورہ رقوم سال 2011-12 اور 2012-13 13 ایم اینڈ آر واٹر سپلائی / سینٹی ٹیشن پر بحکم ایڈمنسٹریٹر صوبائی حکومت کی منظوری کے تحت لگائے"۔ دا جناب سپیکر صاحب، دغہ خلقو نہ ما دوہ درہی خلی معلومات کری دی، زہ دوئی تہ ورغلے یم نو دا پیسہ نہ دی لکیدی، لکہ دا صرف نہ دی شوہی۔ زما بہ منسٹر صاحب تہ دا گزارش وی او دا مہربانی دوشی یا د محکمانہ انکوائری وشی او یا د سٹینڈنگ کمیٹی تہ لارشی او کہ خفہ کیبری نہ ہلہ؟

جناب سپیکر: جناب عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! مفتی جانان صاحب خور سرے دے دلته چہ شہیدان شی خلق نو دوئی ورلہ دعا ہم کوی، د زہ د اخلاصہ دعا ہم کوی (قہمہ) نو دہی وجہی نہ چہ دہہ خنگہ خوبنہ وی، ہغہ شان ما تہ منظورہ دہ۔ دے داووائی کمیٹی تہ لے لیرل غواہی، کہ نہ بل شان کول غواہی؟

مفتی سید جانان: منسٹر صاحب وائی نو Withdraw ایم جی بس ورنہ، تھیک شولہ
جی۔

Mr. Speaker: Withdrawn, thank you. Mufti Said Janan Sahib.

* 1070 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی سرکاری قیمتی مشینری چترال کے دور دراز علاقوں میں برائے تعمیر
شاہرات پر کئی سالوں سے پڑی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مشینری چترال اور دیگر جن جن اضلاع میں پڑی ہے، اس
کی قیمت کی تفصیل الگ الگ فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف)
اکتوبر 2010 میں صوبائی حکومت کی طرف سے چائنا کی امداد سے چائنا کے بنے ہوئے دو عدد بلڈوزر اور ایک
عدد ایکسیویٹر سی اینڈ ڈبلیو ڈویژن چترال کو بذریعہ PDMA/PaRRSA صوبہ خیبر پختونخوا کی طرف سے
دیئے گئے تھے جن میں ایک عدد بلڈوزر جو جولائی 2013 کے تباہ کن سیلاب کے دوران ریشن گول کے
مقام پر کام کے دوران خراب ہوا تھا جس کی بڑی مرمت (Major repair) کی ضرورت ہے اور اس پر
کام جاری ہے۔ باقی ایک عدد بلڈوزر اور ایکسیویٹر بالکل تسلی بخش حالت میں مختلف جگہوں پر کام کر رہے
ہیں۔

(ب) محکمہ مواصلات و تعمیرات کی مشینری جو کہ چترال اور دیگر اضلاع میں موجود ہے، کی تفصیل (ایوان
کو فراہم کی گئی)۔

مفتی سید جانان: دا جی زرین گل صاحب ہم خبرہ و کپڑہ او یو کہ ژوندی وو یو بل
سوال ہم راعی۔ دا جی دغی سوال کبھی چھی مونبر تہ کوم جواب ملاؤ دے، دغہ
جواب کبھی غلط بیانی شوہی دہ۔ غلط بیانی جی دا دہ، دا اصل کبھی سوال ما
بنیادی طور باندھی د دوئی نہ راوڑے دے چھی سن 2008-09 اے پی کبھی
زما کلی کبھی یو روڈ جوڑ شوے دے او دھغہ روڈ د پارہ یو Roller ہنگوسی
اینڈ ڈبلیو نہ یا کوہات نہ بوتلے شوے دے۔ جناب سپیکر صاحب، دھغی نہ
خلقو تول خیزونہ پت کپی دی او دغہ بیان کبھی ہغوی دا لیکھی چھی دا کوہات

کبھی ولا پر دے ، تین نمبر باندھی لیکھی چھی دا کوهاٹ کبھی ولا پر دے او دا ستور کبھی ولا پر دے ، دا جی غلط بیانی دہ۔ دا جدید باندھ ورتہ وائی چھی زما کوم یونین کونسل دے ، دا Roller اوس ہم هلته کبھی ولا پر دے او ددغی نہ خلقو سامانونہ وری دی ، پول سامانونہ ئے ورنہ وری دی۔ زہ هنگوسی ایندہ د بلیو ته راغلم ما ورتہ او وئیل چھی دا خود ددغی صوبی او ددغی ستاسود محکمہ شے دے دا راؤرئ۔ جناب سپیکر صاحب ، پہ ددغی باندھی ددغی پورہ ایوان استحقاق مجروح شوے دے ، ددغی استحقاق مجروح کیدو پہ بنیاد باندھی زہ دا وایم چھی اول د استحقاق کمیٹی دا لارشی چھی دا غلط بیانی دا محکمہ ددغہ حکومت ته ولپی کوی ؟

جناب سپیکر: جناب عارف یوسف صاحب، پارلیمانی سیکرٹری۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): شکر یہ جناب سپیکر۔ اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ

الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ اصل میں یہ جو سوال کیا گیا ہے، اس میں صرف یہ پوچھا گیا ہے کہ "آیا یہ درست کہ محکمہ کی سرکاری قیمتی مشینری چترال اور دوردراز علاقوں میں کئی سالوں سے پڑی ہے"۔ اس کا سر، جو جواب دیا ہے، وہ ڈیٹیل میں اس کا جواب ہے کہ تین مشینریاں تھیں اور اس میں سے ایک Major repair کیلئے کھڑی ہے اور باقی ہے، اور دوسرا جو سوال ہے، ان کے ساتھ جو ہے اس میں یہ ہے کہ مذکورہ مشینری چترال اور دیگر جن جن اضلاع میں پڑی ہے، اس کی قیمت اور تفصیل الگ الگ بتائیں۔ انہوں نے صرف اس میں اس کی قیمت مانگی ہے جی، تو قیمت جو ہے، وہ ہم نے اس میں اس کی لوکیشن اور اس کی تمام قیمت دی ہوئی ہے، اصل میں ایسا تھا کہ شروع میں یہ ابا سین کنسٹرکشن کمپنی کوئی تھی 2001 میں، جب یہ ختم ہوئی تو تمام جتنی ان کی مشینری تھی، وہ ہر ایک ڈسٹرکٹ کو ہم لوگوں نے واپس کر دی تھی تو اس وقت جو جو مشینری ہے، اپنی جگہ پر کھڑی ہے۔ جس طرح یہ سوال کہہ رہے ہیں، جس طرح مفتی جانان صاحب نے کہا ہے تو وہ ایک دوسرا سوال بنتا ہے، انہوں نے جو سوال ہم سے پوچھا ہے، اس کا باقاعدہ تفصیل میں جواب اس میں دیدیا گیا ہے جی۔ شکر یہ۔

مفتی سید جانان: سپیکر صاحب!

جناب سپیکر: مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: داسی خبرہ دہ جی کنہ، د ایڈوائزر صاحب خودیرہ تجربہ دہ، زہ ہغی نہ نہ وایم خوان شاء اللہ دلته چہی شوک سوال راؤری، ہغہ بہ داسی نہ وی "اگر (الف) و (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مشینری چترال اور دیگر جن جن اضلاع میں پڑی ہے، اس کی قیمت کی تفصیل الگ الگ بتائی جائے"۔ زہ جی اسانہ خبرہ کوم، دا خہ مشکلہ خبرہ نہ دہ۔ تین نمبر باندہی جی دوئی ما تہ یو جواب راکرے دے چہی یو Roller دے، دا ہغی کنبہی پروت دے د کوہاٹ دفتر کنبہی، گودام کنبہی پروت دے، زہ وایم چہی دا غلط بیانی دہ، دا گودام کنبہی نہ دے پروت، دا جدید باندہ ورتہ وائی سن 2008-09 اے دی پی کنبہی یو روڈ جوڑ شوے دے یو کلومیٹر، دا ہم ہغہ روڈ باندہی اوس پروت دے۔ د سن 2008-09 اے دی پی سکیم دے، ہغہ روڈ سپری ورسرہ جوڑ کرے دے تھیکیدار، دا ہلتہ پروت دے، بیٹری، مشینری تول خیزونہ ورنہ خلقو وری دی، دہانچہ ئے پرتہ دہ او بیا دوئی ما تہ وائی چہی کوہاٹ کنبہی پروت دے۔ زہ ایڈوائزر صاحب نہ دا تیوس کوم چہی تہ نہ پوہی پری او کہ زہ نہ پوہی پرم او کہ خان سرہ نہ پوہہ کوؤ؟

(تہقے اور تالیاں)

جناب سپیکر: جناب عارف، ایک تو مفتی صاحب بہت اس سے بات کرتے ہیں، بہت مطلب اس نے شاید خود دیکھا ہو سب کچھ تو جو بھی بات ہو، Concrete ہو اور اس ہاؤس میں مطلب کوشش کریں کہ صحیح Data provide کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: جی جی، بالکل۔ سر، اگر ان سے اس وقت۔۔۔۔۔

جناب سلیم خان: جناب سپیکر! میں بھی اس حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ چترال میں کوئی مشینری نہیں ہے۔

جناب سپیکر: سلیم خان صاحب۔ چلو سلیم خان صاحب بات کر لیں پھر اس کے بعد۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: جی۔

جناب سلیم خان: تھینک یو، سر۔ اس میں جو مشینری کی بات کی گئی ہے کہ چترال اور دوسرے علاقوں میں پڑی ہے تو چترال میں سر، سیچویشن اس وقت یہی ہے کہ وہاں پر اگر کوئی روڈیہ گلشٹر آتا ہے تو اس کیلئے ایک

بلڈوزر بھی ہمارے پاس نہیں ہے، نہ کوئی ایکسکیویٹر ہے، تو اس میں جو ڈیٹیلز دی گئی ہیں سی اینڈ ڈیلیوڈ ویرین چترال کے حوالے سے کہ تین بلڈوزر اور ایک ایکسکیویٹر، وہ پاک آرمی سوات کے پاس ہیں اس وقت، چترال کے پاس نہیں ہیں اور خواہ مخواہ چترال کو بدنام کیا جا رہا ہے۔
(تہقہہ)

مفتی سید جانان: بل جی پہ 2013 کنہی سیلاب راغلیے دے؟

ایک رکن: نہ۔ (تہقہہ)

مفتی سید جانان: سیلاب جی کلہ راغلیے دے او دوئی لیکھی، خو مونوہ خود و مرہ دغہ نہ کوؤ "جن میں ایک عدد بلڈوزر جولائی 2013 کے تباہ کن سیلاب کے دوران ریشن گول کے مقام پر کام کے دوران خراب ہوا تھا"۔۔۔۔۔

ایک رکن: کمیٹی تہ ئے حوالہ کری جی۔

جناب سپیکر: نہیں سب سے پہلے، عارف صاحب! مجھے بتائیں کہ اس کی انفارمیشن کتنی Valid ہے؟۔۔۔۔۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: اذان ہو رہی ہے، یہ اچھا ہوا اذان ہوئی۔ نماز اور اس کیلئے بریک کرینگے اور اس کے بعد یہ آپ کو Detailed جواب دینگے، بریک کے بعد۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز عصر کیلئے ملتوی ہو گئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر، امتیاز شاہد مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان صاحب سے میں گزارش کرتا ہوں کہ کل کوہاٹ میں ایک واقعہ ہوا ہے، بم بلاسٹ، جس میں معصوم بچے اور عورتیں شہید ہوئی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سکندر حیات خان: جناب سپیکر! میری بھی ایک درخواست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی حوالے سے؟

جناب سکندر حیات خان: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سکندر شیر پاؤ صاحب، پلیز۔ سکندر شیر پاؤ صاحب کا مائیک آن کریں۔

جناب سکندر حیات خان: ڊیره مہربانی جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا پرون پہ کوهات کبني هم واقعه شوې وه، مردان کبني هم واقعات شوی دی او دغه شان د هفتې په ورځ په بونیر کبني زمونږ د قومی وطن پارټي ډسټرکټ آرگنائزر وو، عدالت خان ایډوکیټ صاحب، په هغوی باندې آئی ای ډی بلاست شوه دے او هغې کبني هغوی شهید شوی دی نویو خوبه زه دا ریکویسټ کوم چې د هغوی د پاره دعا هم وشي او زه به یو منت دوه په دې واقعي باندې لږ خبرې کول غواړم۔ عدالت خان نه صرف د بار صدر پاتې شوه وو، نه صرف تحصیل ناظم پاتې شوه وو بلکه د ټول ضلع بونیر یو بڼه سماجی او سوشل ورکر وو او هلته کبني ئے سیاسی طور باندې یو خپل حیثیت وو۔ هغه جناب سپیکر، د دې نه مخکبني هم په 2009 کبني هم د هغه کور چې دے الوزولے شوه وو او تباہ کړے شوه وو۔ اوس هغه سره چې دا کوم واقعات وشو نو زما خیال دے چې خومره مونږ مذمت وکړو نو هغه کم دے۔ زه به د خپلې پارټي د اړخه د صوبائی حکومت نه غوښتنه هم کوم چې دې واقعات کبني چې څوک ملوث دی چې هغوی ته قرار واقعی سزا د هم ورکړے شي او ورسره ورسره زه آن دی فلور آف دی هاؤس دا وئیل غواړم چې جناب سپیکر، د پښتنو ډیره وینه توئې شوه، اوس وخت دا دے چې اوس پکار ده چې حکومت د امن قائم کولو د پاره فیصلې د هم وکړي او اقدامات د اوچت کړي۔ هغه بله ورځ هم مونږ په امن و امان باندې خبرې کړې وې، په هغې کبني هم مونږ دا خبره اوچته کړې وه، نن مونږ بیا، زه دا خبره Reiterate کوم چې پکار ده چې اوس فیصلې وشي۔ ورسره ورسره دا هم زه وئیل غواړم چې که د چا دا خیال وی چې داسې قسمه واقعات به کوی او د سیاسی کارکنانو داسې قسمه ټارگټ کلنگ به کبني او په دې سره به سیاسی پارټي چې دی، د هغوی آواز به دباؤ کړے شي نوزه ورته دا وایم چې کم از کم قومی وطن پارټي چې ده، د هغې آواز څوک نشي دباؤولے۔ (تالیان) مونږ به خپل آواز اوچتوؤ او د دې پښتون قوم د پاره، د دې ستونخو د حل کولو د پاره خپل کردار به ادا کوؤ۔ نن زمونږ ټولو ممبرانو دلته کبني تورې پټې په دې حوالې سره تړلی دی ځکه چې زمونږ پارټي درې ورځې سوگ هم اناؤنس کړے وو او په دغې

حوالہ سرہ مونبر دا تاسو ته خواست کوڑ چہی دا کوم واقعات شوی دی چہی پہ
دیکھنی د تولو د پارہ دعا و کرے شی جی۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر صاحب! زہ ہم۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سید محمد علی شاہ: جی زمونبر سابقہ صوبائی وزیر د ظاہر شاہ صاحب ہم والدہ صاحبہ
وفات شوہی دہ جی نو د هغوی د پارہ دہم دعا و کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی سید جانان صاحب سے گزارش ہے کہ تمام شہداء اور مرحوم ظاہر شاہ صاحب کی بیوہ
کے حق میں۔۔۔۔

ایک رکن: والدہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: والدہ، 'سوری' دعا کریں۔

(اس مرحلہ پر تمام شہداء اور مرحومین کیلئے دعائے مغفرت کی گئی)

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! میری ایک ضروری بات ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 'کونچز آور' میرے خیال میں ختم۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر! بس ایک منٹ، اس کے متعلق نہیں ہے، میں اپنے بارے میں ایک
بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، فرمائیں۔

محترمہ نگہت اور کزئی: جناب سپیکر صاحب! باقی تو تمام باتیں جب اے ڈی پی پر ہم لوگ بات کریں گے تو
اس میں میرے پاس باقاعدہ طور پر آرٹیکلز اور ہر چیز موجود ہے جس پہ کہ میں بات کرونگی کہ آئین میں ہمیں
تو یکساں طور پہ ہمیں وہ دیا جاتا ہے، نمائندگی دی جاتی ہے اور آئین ہمارا کسی قسم کی یعنی وہ
Discrimination نہیں کرتا ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ایک
سینیئر پارلیمنٹریں ہونے کی حیثیت سے مجھے ان کمیٹیوں میں نہیں ڈالا گیا کہ جس میں کہ اپنی کوئی کارکردگی
دکھا سکوں تو میں یہاں پہ احتجاجاً ان تمام کمیٹیوں سے جناب سپیکر صاحب، آپ کو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ
میں احتجاجاً ان تمام کمیٹیوں سے Resign کرتی ہوں کیونکہ جب ایک کمیٹی میں کوئی بندہ کام نہ کر سکے تو

ویسے ہی ٹی اے / ڈی اے لینے کیلئے میرا خیال ہے کہ اس سے قوم کا بھی نقصان ہے، صوبے کا بھی نقصان ہے اور ٹائم کا بھی ضیاع ہے۔ تو میں ان تمام کمیٹیوں سے Resign کرتی ہوں۔ تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں یہ ایجنڈا رہ جائے گا جی۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: یہ نگہت بی بی نے جو بات کی، اس سلسلے میں ایک بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی منور خان صاحب۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو جی۔ جیسے میڈم نے بات کی ہے سر! کمیٹیوں کے بارے میں، میں تو اتنا ڈیٹیل میں جانا نہیں چاہتا لیکن میں بھی، جن جن کمیٹیوں میں میری نامزدگی ہوئی ہے، میں بھی احتجاجاً ان کمیٹیوں سے استعفیٰ دیتا ہوں سر۔ تھینک یو، سر۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، خنگہ چھی سکندر خان صاحب خبرہ و کرہ، بونیر کبھی، کوہاٹ کبھی او د دہی صوبی پہ نورو خایونو کبھی چھی کوم د دہشتگردی واقعات شوی دی، مونر د عوامی نیشنل پارٹی د طرف نہ پہ سختو الفاظو کبھی د ہغی غندنہ کوؤ او بیا دا خبرہ ہم کوؤ چھی دلتنہ د حکمرانانو د طرف نہ دا خبرہ شوپی وہ چھی مذاکرات او دہشتگردی چھی دہ، دا یو خائی نشی تلپی، یہ ساتھ ساتھ نہیں چل سکتے لیکن بد قسمتی سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ مذاکرات اور یہ جو دہشتگردی ہے، یہ ساتھ ساتھ جارہے ہیں اور ابھی دیکھنا یہ ہے کہ دہشتگردی جو ہے وہ جیتی ہے یا مذاکرات جیتتے ہیں لیکن پھر بھی جس طرح سکندر خان صاحب نے کہا، ہم یہ سمجھتے ہیں اور حکومت کو یہ مشورہ بھی دینا چاہیں گے کہ اب وقت آگیا ہے کہ سنجیدہ اور عملی قدم اٹھانے کا وقت آگیا ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں کہ سارے صوبے میں دہشتگردی روزانہ کی بنیاد پہ جس طرح پھیل رہی ہے، اس کیلئے مؤثر انداز میں اقدامات کے بغیر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ تھینک یو، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔ مفتی سید جانان صاحب! کونسن آپ Repeat کرتے ہیں دوبارہ

یا۔۔۔۔۔

مفتی سید جانان: دا ما جی وقفی نہ مخکبني دا گزارش کرے وو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مفتی سید جانان: چچی دادہ دا خو وختونہ مونز گورو چچی دا محکمې صحیح اطلاع نہ ورکوی۔ زما دا گزارش دے چچی دا دستیندنک کمیٹی تہ لارشی، هغلته کبني به ددغې خبرې خه پته ولگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عارف یوسف صاحب، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلا ت و تعمیرات): میں مفتی جانان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ اصل میں اگر آفیشل کوئی غلط بیانی کرتا ہے تو ہم لوگ اس کو Defend نہیں کرتے ہیں جی، یہ پہلی بات ہے، اگر اس نے غلطی کی ہے لیکن اس میں آپ سے گزارش ہے کہ صرف یہ کوہاٹ میں ایک جو بلڈوزر ہے یا اس کے اوپر آپ کہہ رہے ہیں کہ وہ کسی اور کے استعمال میں ہے یا استعمال میں نہیں ہے یا خراب کیا گیا ہے تو اس میں میں آپ سے بڑے دل سے گزارش کرتا ہوں کہ اس میں اگر ہم ڈیپارٹمنٹل انکوائری کر دیتے ہیں اور ہم آپ کو اپنے ساتھ Include کرتے ہیں اور اس میں یہ ہوگا کہ ہمیں بھی جو صحیح سیچویشن، ہم اس کو بالکل Defend نہیں کرتے ہیں۔ میں نے ابھی سیکرٹری صاحب سے بھی بات کی ہے، اگر اس میں کوئی غلطی ہے تو باقاعدہ اسے سزا ملنی چاہیے اور میں گزارش کرتا ہوں کہ ڈیپارٹمنٹل انکوائری کرتے ہیں اور میں ساری رپورٹ، اس میں وقتاً فوقتاً آپ کو ساتھ رکھونگا اور آپ کو میں اس میں بتاؤنگا جی۔ بہت مہربانی جی۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مفتی جانان صاحب، مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: زہ جی چچی کومہ خبرہ کوم، دیکبني زما خه ذاتی دلچسپی نشته او نہ خه زما دا نا مسئلہ دہ چچی زہ اوس وایم چچی خامخا د لارشی۔ تاسو جی یقین وکړئ زہ سی اینڈ د بلیو تہ ورغله یم، داسې مې ورته وئیلی وو چچی ستا Roller

فلانی ڄاڻي ڪبني ولاڙ دے، دا Roller راوله، د هغي باوجود ئے هم دا Roller نه دے راورستے۔ جناب سپيڪر صاحب، ڪه داسي مونڙ دا خلقو ته مطلب دا دے دا خبري هغه شان ورپيردو، زما خوشه دغه نشته خوزه وايم چي دي نه به نوره هم مطلب دا دے دا صوبه هسي هم تباہ ده، ڪه دا محڪمي دغه شان خبري مونڙ سره ڪوي، دا به نوره تباہي طرف ته ڄي۔ زما هيڃ ڄه دلچسپي نشته ورڪبني، نه زما ذاتي تاوان شومے دے خود دغي قوم پيسي خوتاوان شوي دي ڪنه۔ ڪميٽي ته د لاڙ شي چي دا ڪميٽي ته لاڙ شي، آئنده د پارہ به ڄوڪ بيا دا جرات نه ڪوي چي مونڙ ته غلط بياني وڪري۔ هم دا به ئے وئيلي وو چي دا هنگو ڪبني ولاڙ دے او۔

(تالیاں)

Mr. Deputy Speaker: Is it the desire of the House that the Question No. 1070, asked by the honourable Member, may be referred to the concerned Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Question is referred to the concerned Committee. Question No. 1072, Mr. Saleh Muhammda Khan. Question No. 1073, Malik Riaz Khan. Question No. 1074, Bakht Baidar Khan, please.

(سوال نمبر 1074 کا محکمانہ جواب موصول نہیں ہوا، سوال ضمیمہ پر ملاحظہ ہو)

جناب بخت بيدار: جناب سپيڪر صاحب، ستاسو شڪريه ادا ڪوم۔ سوال نمبر 1074۔ چونڪه محڪمي ليڪلي دي چي Reply نشته نوزه خو وزير صاحب ته، د لوڪل گورنمنٽ وزير صاحب ته يو درخواست زما دے چي هر ڊيپارٽمنٽ په خپل ٿايم باندي جواب راليري او ستا ڊيپارٽمنٽ وٺي په ٿايم جواب نه راليري؟ زما د دي خبري مقصد دا دے چي ما تپوس ڪرے دے چي چڪدره ڪبني ترانسپورٽ اڊه ده، هغه تير ڪال په ڄومره تههيكه تلپ ده، ٽيندر باندي تلپ ده او مزيد دي ڪال ڪبني ڄه پوزيشن دے د هغي؟ هغه ڊيپارٽمنٽيل روانه ده او خرد برد پڪبني شروع دے ديرزيات او دا په جون ڪبني ٽيندر ڪيري، دا اوومه اتمه مياشت ده نو ما ته د او بنائي چي يره ڪم از ڪم مطلب دا دے چي دے به دا جواب ڪله راڪري ڄڪه چي

دا خرد برد بہ نور جاری وی خکہ چہی دا تحریک انصاف وئیلی دی چہی یرہ مونبرہ
کرپشن ختموؤ نو دہی بارہ کبہی د لبرہ خبرہ و کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت خان۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی کولسین؟

جناب سردار حسین: یس سر، اس سوال کے بارے میں۔۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): سر! میں، میں، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو آپ۔۔۔۔۔

Minister Local Governmnet: Let me respond then, then the rosin answer, then thank you very much.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

وزیر بلدیات: سر! ایک تو آپ سے ویسے Informally بھی میں نے ریکویسٹ کی تھی، یہ کوئی بارہ سوالات ہیں میرے ڈیپارٹمنٹ سے Related اور اس میں آٹھ کے جوابات ہم نے Furnish کئے ہوئے تھے، کوئی چار سوالات ایسے تھے کہ جس پہ میں نے سیکرٹری صاحب سے بھی ریکویسٹ کی اور آپ سے بھی کی اور جو ہمارے اسد قیصر صاحب ہیں، ان سے بھی ریکویسٹ کی تھی کہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے اس کے جوابات Furnish نہیں کئے تھے اور اسلئے ہم نے یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ کو ریکویسٹ کی تھی کہ ان کو ایجنڈے پہ نہ رکھیں لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ نے اس ریکویسٹ کے آنے سے پہلے پہلے وہ ایجنڈا Circulate کیا تھا اسلئے یہ ایک Communication gap رہا ہمارے اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے درمیان، پھر میں نے ان سے کہا کہ میں فلور آف دی ہاؤس پہ آپ سے ریکویسٹ کرونگا کہ اس کو یا اسی سیشن کے اندر کسی اور دن لے آئیں یا اگلے میں لے آئیں۔ جہاں تک بخت بیدار خان کا، اس کا Formal جواب تو نہیں آیا ہے لیکن میں ان کو ایشورنس دیتا ہوں کہ ان شاء اللہ اس کو ہم آکشن کریں گے، ڈیپارٹمنٹل لیول پہ بالکل نہیں چلائیں گے۔ اس طرح سوات کے اندر بھی چل رہا تھا اور اس کو ہم نے ڈیپارٹمنٹل لیول سے لیکر باقاعدہ آکشن کر دیا، Open competition پہ دیدیا۔ اس کو بالکل Open competition پہ دینگے، بالکل میں ان کو یہ ایشورنس دیتا ہوں اور جو باقی انفارمیشن انہوں نے مانگی ہیں، میں ریکویسٹ کرتا

ہوں کہ جو باقی میرے ڈیپارٹمنٹ کے چار سوالات ہیں، ان کو آپ یا اگلے سیشن میں یا اسی سیشن کے دوران جو بھی آپ فیصلہ کریں، اس میں پوری انفارمیشن کے ساتھ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، اس کی Proper reply آپ Submit کریں۔۔۔۔۔
وزیر بلدیات: ٹھیک ہے، ان شاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور اسی سیشن میں ہم جو ہیں تو اس کو ان شاء اللہ Decide کریں گے۔ تھیک دہ بخت بیدار صاحب؟

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، بالکل تھیک دہ خوزہ و ایم نن سبا خود فیکس او د الیکٹرانک زمانہ دہ او د ای میل زمانہ دہ، دا خود و مرہ خبرہ نہ دہ، سبا بلہ ورخ چہ د اسمبلی سیشن ختمیبری، دے جواب را کولے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان شاء اللہ، ان شاء اللہ، تھیک شوہ۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی سردار حسین بابک، پلیز۔

جناب سردار حسین: شکریہ سپیکر صاحب۔ منسٹر صاحب جواب ہم ورکرو او مؤور ہم د ہغی نہ مطمئن شو خو چونکہ زما پہ ضمنی، سپیکر صاحب! مونر کہ دے سوالونو تہ و گورو نو پہ دیکبئی خو ہیخ Complication نشته خکہ چہ پہ (الف) کبئی دوئی غوبنتی دی چہ تیر کال دا تھیکہ چہ دہ، دا ورکری شوہ و، دیکبئی بیا دوئی وئیلی دی چہ د دہ کال تھیکہ چہ دہ، دا ہم ورکری شوہ دہ او مونر کہ و گورو نو جی نوٹس پہ 01-27 باندہ تله دے، بیا Admit شوہ پہ 01-28 باندہ دے او دیپارٹمنٹ تہ پہ 01-28 باندہ دا سوال چہ دے دا لیبرلے شوہ دے او نن غالباً 24 تاریخ، دے 27 ورخہ و شوہ۔ اوس کہ مونرہ و گورو دا ریکارڈ خو پہ دیپارٹمنٹ کبئی پروت و و خنگہ چہ بخت بیدار خان ہم خبرہ و کرلہ، زما غرض صرف دا دے چہ یو طرف تہ حکومت خبرہ کوی چہ ایف آئی آر چہ دے ہغہ بہ آن لائن درج کبری یا د و مرہ Expedite e-government طرف تہ دوئی روان دی چہ پہ پینخویشٹ ورخو کبئی یا پہ اوویسشت ورخو کبئی د دیپارٹمنٹ نہ دا سوال نشی راتلے، اوس چہ پہ تیر کال کبئی کومہ تھیکہ شوہ

دہ، ہفغہ خوشوہی دہ کنہ، د ہغہی تہیکیدار ہم معلوم دے، دا بیا د ہغہی تہیکیدار ہم معلوم دے او ہغہ اماؤنت ئے ہم معلوم دے چہ ہغہی تہیکیدار پہ خومرہ بانڈی اخستی دہ، نو بھر حال منسٹر صاحب خبرہ وکرہ، عذر مونر۔ تہ منظور دے خو زما دا خیال دے چہ منسٹر صاحب بہ ہم دا خبرہ مونر۔ سرہ منی چہ پہ اوویشٹ ورخو کنبہی یوہ 'پیرا'، یوہ 'پیرا' جواب چہ دے، داسہی خہ صفحہی ہم نہ دی، یوہ 'پیرا' جواب دے چہ پہ اوویشٹ ورخو کنبہی یوہ 'پیرا' جواب نشی راتلے نو مونر۔ د پپارٹمنٹ دہ کارکردگی تہ پہ خہ نظر وگورو؟

وزیر بلدیات: جناب سپیکر! یہ مسئلہ میں نے ڈسکس بھی کیا اسمبلی کے ساتھ لیکن میں نے ساتھ یہ ڈائرکشنز ایشو کئے ہیں کہ جن سی ایم اوز سے یہ انفارمیشن مانگی گئی ہیں اور تین چار مرتبہ ڈیپارٹمنٹ نے ان کو Reminder issue کیا ہے اور اس کے باوجود انہوں نے نہیں دی ہیں، ان کو شوکاز نوٹس ایشو کریں، یہ میں نے ڈیپارٹمنٹ کو ڈائرکشنز دیئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔ کونسلین نمبر 1075، مسٹر بخت بیدار خان، پلیز۔

* 1075 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت دیر لوئر میں روڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ روڈز کہاں کہاں بنائے جائیں گے، ان کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات نے پڑھا): (الف)

جی ہاں۔

(ب) تفصیل درج ذیل ہے:

"A" جاری منصوبے		نمبر شمار
تعمینہ لاگت (ملین)	کام کی تفصیل	
114.980	ADP No. 313/100053 تعمیر سڑک از اوڈیگرم تالعل قلعہ 8 کلومیٹر PK-96	01
30.000	ADP No. 323/120754 صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی دوبارہ تعمیر و بہتری، 9.400 کلومیٹر ضلع دیر لوئر	02
78.685	ADP No. 350/100037 صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی مرمت، دوبارہ بحالی و	03

	تعمیر 8 کلومیٹر ضلع دیر لور	
59.814	ADP No. 353/110224 صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی مضبوطی اور درجہ بڑھانا 12.338 کلومیٹر ضلع دیر لور	04
	”B“ نئے منصوبے	
PC-I of scheme is under process	ADP No. 345/130669 معیار اسٹاروڈ کی بہتری و بلیک ٹاپنگ	01
PC-I of scheme is under process	ADP No. 346/130670 ضلع دیر لور میں سڑکوں کی بہتری اور توسیع	02
PC-I of scheme is under process	ADP No. 356/130574 صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی بحالی، بہتری اور درجہ بڑھانا	03

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ ما چہی د کوم سوال تپوس کرے دے 1075، د هغی جواب کہ تاسو پخپله و گورئ، زه خه غوارم ما له جواب خنگه راکرے شوے دے؟ ما دا تپوس کرے دے چہی په لوئر دیر کبني محکمه تعميرات روډونه جوړوی؟ دوئ وائی چہی او جوړوی۔ کوم کوم خائي کبني جوړوی؟ د هغی خه ذکر نشته، ډیټیل ذکر نشته چہی په کومه حلقه کبني جوړیږی، خومره خومره جوړیږی؟ او بیا ده ورکړی دی چہی د Repair پیسه ئے ورکړی دی نو دا ئے هم نه دی بنودلې چہی د Repair پیسه کوم خائي کبني لگی۔ زما درخواست دا دے جی چہی دیر لوئر کبني څلور پی ایف حلقې دی، درې پکبني د حکومتی پارټی کسان دی، هغوی ته خوبا قاعده د آمبریلاندي او دا ئے ډی پی د لاندې سکیمونه منظور دی نو تهیک ده بخت بیدار خو گناهار دے، دا ده چہی زه د اپوزیشن په سیتونو ناست یم خو زما حلقه خونه ده گناهاره، زما د حلقې د عوامو سره زیاتے ولې کیږی؟ زه د تحریک انصاف د دې حکومت نه د انصاف تپوس کوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

جناب عارف یوسف (پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات): سر، اس میں جیسا کہ بخت بیدار صاحب نے پوچھا ہے، وہاں پہ ٹوٹل اس وقت سات سکیمیں ہیں، یہ لوئر دیر مظفر سید صاحب کا حلقہ ہے، سراج الحق صاحب کا ہے، سعید گل صاحب کا اور بخت بیدار صاحب کا ہے۔ اس میں جو Ongoing schemes ہیں، اس میں ڈیٹیل سے بتایا گیا ہے کہ اس میں سڑک اور اس کے اوپر تمام Cost اور تخمینہ

لاگت اس کے اوپر بتایا گیا ہے جو Ongoing schemes ہیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے نیچے ایک دو تین جو New schemes ہیں، اس کے اوپر ابھی پی سی ون بن رہا ہے اور اس کے اوپر کام ان شاء اللہ جلدی شروع کیا جائے گا۔ چونکہ یہ نئی سکیمیں ہیں اور ہماری جو ریفرمز کی پالیسی ہے، وہ کنسلٹیشن کے بعد وہ کریں گے اور اس کے بعد کام شروع کیا جائے گا۔ یہ بخت بیدار صاحب نے بالکل ٹھیک کہا کہ ان کے حلقے میں کوئی سکیم ایسی نہیں ہے، یہ میں Admit کرتا ہوں۔ اس میں ان سے گزارش کرونگا کہ جب ہماری گورنمنٹ آئی تھی تو اس وقت بڑا کم ٹائم تھا جس میں یہ 14-2013 بجٹ دیا گیا تھا تو یہ میں ان سے کہتا ہوں کہ اگر یہ Propose کریں، جہاں پہ بھی کوئی سکیم ہے جیسی ہے، کریں ہم فنڈ کے مطابق، جو ہمارے پاس Available fund ہوگا، ہم اس پراجیکٹ کو ان شاء اللہ اس میں شامل کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔ مسٹر بخت بیدار خان جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب، ڀرہ زیاتہ مہربانی او زہ د پارلیمانی سپیکر تری صاحب مشکور یم خودا درخواست کوم چہ سراج الحق صاحب تہ پہ اے ڀی کبھی خومرہ کلومیترہ ایبنودلے شوے دے، ہغہ ہومرہ سکیم بہ مالہ دا کال را کپی 14-2013 او کہ نہ؟ بس دغہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ جی۔ کونسن نمبر۔۔۔۔۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب، آپ Reply دیتے ہیں یوسف۔

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے مواصلات و تعمیرات: یہ سر، بالکل ان شاء اللہ اس میں Next ADP میں یا جس طرح Propose کرتے ہیں، اس میں ہم ڈال دیتے ہیں جی، بالکل جس طرح ہو۔

جناب بخت بیدار: نہ نہ اس سال، اس سال، اس سال جی۔ اوس چہ سراج الحق صاحب تہ کوم پہ اے ڀی کبھی، ایم پی اے ہغہ دے ایم پی اے زہ یم او دا تاسود تحریک انصاف حکومت داسپی یی، انصاف بہ کوئی، آیا زہ او زما حلقہ او د ہغہ حلقہ عوام برابر دی او کہ نہ، پہ دیکبھی وړاندې وروستو خہ شے دے؟ حالانکہ چکدرہ Gateway دے، پکار دہ چہ ہغہ زیاتہ بنائستہ وی خودہ درخواست کوم

چچی ما تہ د دا Sure شی چچی پہ 2013-14 کبھی ما لہ بہ دومرہ روڈ را کیری چچی
خومرہ ئے سراج الحق لہ ور کر مے دے ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: یہ جو سکیمیں ہیں، یہ Need basis پہ ڈالی گئی تھیں، وہاں
پہ ضرورت زیادہ تھی۔ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس میں ہم اپنے فنڈز جو ہیں ہمارے، اس کو دیکھ کر
اس میں ضرور آپ کی یہ شامل کریں گے، جو سکیمیں ہیں، جو فنڈز ہمارے پاس Available ہیں، ان فنڈز
زکے مطابق ہم اس کو اس میں ڈال لیتے ہیں۔ جی شکر یہ۔

جناب بخت بیدار: سپیکر صاحب!

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بخت بیدار خان، پلیز۔

جناب بخت بیدار: زما سپیکر صاحب، دا عرض دے، ستاسو نہ زما د انصاف توقع
دہ چچی ما لہ پہ دیکبھی، تہ پخپلہ سوچ و کچرہ او رولنگ ور کچرہ چچی بھئی خومرہ د
سراج صاحب روڈ جو ربریری پہ دے ای پی کبھی 2013-14 کبھی، ہغہ شان
زہ ایم پی ای ایم، ہغہ شان زما علاقہ پسماندہ دہ، ہغہ شان زما علاقہ طالبانو
ہم وھلپی دہ، ہغہ شان سیلاب ہم وھلپی دہ، حالانکہ ہغہ سیلاب نہ دہ وھلپی، د
ہغہ علاقہ طالب نہ دہ وھلپی۔ زما علاقہ ہر حال تو کبھی تباہ کن دہ۔ لبرہ زہ
مہربانی کوم، ستاسو نہ دا توقع کوم سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عارف یوسف صاحب۔

جناب بخت بیدار: د حکومت نہ مہی توقع نشتہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عارف یوسف صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر! یہ سکیمیں جو ڈالی گئی تھیں، اس وقت بھی ہمارے
بیدار بخت صاحب بڑے ہیں، یہ اس وقت بھی منسٹر تھے اور ابھی بھی ہم، میں ان سے عرض کرتا ہوں کہ یہ
جو سکیم ہے، بالکل فنڈ کے مطابق ہم اس کو ان شاء اللہ ڈالیں گے بلکہ میں ایسا ہی کروں گا کہ اپنے ڈیپارٹمنٹ
سے مشورہ کر کے ان شاء اللہ جلدی اس کو ہم ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی محمد علی شاہ باچا، پلیز۔

سید محمد علی شاہ: سپیکر صاحب، دیکھنے بخت بیدار خان خبرہ و کرہ جی، ہغوی خو دا کوئسچن کوی چہ یرہ خومرہ فنڈز سراج صاحب تہ ملاؤ شوے دے پہ روڈز کبھی جی چہ آیا دومرہ بہ مونر لہ راکوی کہ نہ؟ خو دیکھنے Already directives تلی دی جناب سپیکر صاحب، اوس بہ پہ اے دی پی دغہ باندھی، دی دغہ باندھی بہ بحث ہم کیبری، مونر تہ پہ روڈ ہیڈ کبھی صرف ایک ایک کروڑ روپی ملاؤ شوے دی نو صرف زہ د سیکر تری صاحب، (مداخلت) نہ نہ یو منت، زہ د سیکر تری صاحب دا سوال۔۔۔۔

جناب شاہ حسین خان: دا د ہغی نہ علاوہ دی۔

سید محمد علی شاہ: یو منت زہ، زہ یو منت، سیکر تری صاحب نہ زما ہم دا سوال دے جی چہ یو کروڑ مونر تہ ملاویری چہ ہغوی تہ بہ ہم یو کروڑ ملاویری او کہ د دی نہ بہ زیاتہ ہغوی تہ ملاویری؟ دغہ زما ہم یو کوئسچن دے۔

محترمہ نگہت اور کزنی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی، نگہت اور کزنی صاحبہ۔ دا تہول۔۔۔۔

محترمہ نگہت اور کزنی: انصاف کی بہت باتیں یہاں پر ہوئی ہیں اور ظاہر ہے کہ حضرت عمرؓ کا بہت زیادہ ذکر ہوتا رہا ہے یہاں پر اور وہی شخص جو کہ انصاف اور حضرت عمرؓ کے بارے میں جس قسم کی وہ باتیں کرتے ہیں اور ترازو پھر ان کا نشان ہے اور اپنے ہی ترازو میں وہ اتنا زیادہ بوجھ ڈال دیتے ہیں، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے کہ کیا صرف ایک ہی علاقہ ہے جو کہ وہ پسماندہ ہے؟ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کیا جب یہ روڈ یادو سرے ڈیولپمنٹ کے جو کام کر رہے تھے، اس میں کیا یہاں پر بیٹھی ہوئی وہاں کی جو خواتین ہیں یا یہاں پہ جو خواتین ہیں جو پشاور سے تعلق رکھتی ہیں، جو کوہاٹ سے تعلق رکھتی ہیں، جو دوسرے علاقوں سے، ایٹ آباد سے تعلق رکھتی ہیں، کیا وہاں پہ بھی کوئی ڈیولپمنٹ کے کاموں کیلئے کسی کو بلا کے ان سے یہ پوچھا گیا ہے کہ آپ کے اس شہر میں، کیونکہ ہم جس جس شہر سے

Belong کرتے ہیں، آیا ان کا کوئی ارادہ ہے کہ پشاور میں جو ڈیولپمنٹ کے کام ہو رہے ہیں یا ہمارے جو فنڈز ہیں جو کہ ایک ایک کروڑ روپے ہمیں دیکر سال میں ٹر خا دیا جاتا ہے خواتین کو اور وہ بھی ایک سپیشل آرڈر کے ذریعے ایک مد میں چلا جاتا ہے کہ جی یہ فلاں اس پہ، اس پہ ایک قدر غن لگ جاتی ہے کہ آپ نے صرف اسی ڈیپارٹمنٹ کو فنڈ دینا ہے۔ جناب سپیکر صاحب، وہ پھر میں بعد میں جو رولز ہیں اور جو آرٹیکلز ہیں، وہ میں Quote کروں گی جس میں کہ Equality of citizens ہے۔ سر، اس میں یہ ہمارا اوٹ اگر ایک ہے اور مرد کے برابر ہے تو جناب سپیکر صاحب، پھر یہاں پہ ہم لوگوں کو Ignore کرنا، ہمارے ان علاقوں کو جو کہ جہاں پہ ہم رہتے ہیں، ان کو Ignore کرنا جناب سپیکر صاحب، یہ کہاں کا انصاف ہے، یہ کہاں کا ترازو ہے جناب سپیکر صاحب؟ (تالیاں) تو یہ اگر آپ پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے یہ پتہ کروادیں کہ یہ پشاور کو انہوں نے کیا حصہ دیا ہے؟

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زما بہ دا اپیل وی تاسو تہ چپی ما لہ او زما حلقی لہ بہ خومرہ فنڈز را کوئی، دا انصاف بہ و کپری، ولپی چپی تاسو د انصاف پہ کرسئی باندپی ناست یی او دا د تحریک انصاف حکومت دے نو ما سرہ انصاف پکار دے، د دپی تولو سرہ انصاف و کپرہ۔

جناب سردار حسین: زما سپیکر صاحب!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک۔

جناب سردار حسین: زما پہ دیکنبی ضمنی سوال دا دے چپی کہ مونبر د دپی سوال جز

(ب) تہ و گورو، پہ دیکنبی بخت بیدار صاحب دا سوال کپرے دے چپی "اگر

(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ روڈز کہاں کہاں پر بنائے جائیں گے، ان کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے،

مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں"۔ سپیکر صاحب، یو خو بہ زما منسٹر صاحب تہ او

پہ پیار تمننت تہ دا خواست وی چپی کلہ مونبر ممبران دا تیوس کوؤ چپی 'کہاں کہاں؟'

نو د دپی خو واضح مقصد دا وی چپی د حلقی نوم چپی دے پکار دا دہ چپی ہغہ یا

نمبر چپی دے ہغہ پہ جواب کنبی موجود وی او دا پہ جواب کنبی موجود نہ دے۔

سپیکر صاحب، بیا تاسو د دپی کام تفصیل تہ و گوری چپی پہ دے "اے" کنبی دوی

لیکلی دی چہ "جاری منصوبے، تعمیر سڑک از اوڈیگرام تالعل قلعہ 8 کلومیٹر PK-96"، دا خو واضحہ دے، بیا کہ مونبر دہی دو نمبر تہ وگورو، دا اے دی پی نمبر ئے ور کرے دے "صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی دوبارہ تعمیر و بہتری، 9.400 کلومیٹر ضلع دیر لور"۔ دریم نمبر تہ کہ مونبرہ وگورو، بیا ئے لیکلی دی، اے دی پی نمبر ئے ہم لیکلے دے چہ "صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی مرمت، دوبارہ بحالی و تعمیر 8 کلومیٹر ضلع دیر لور"۔ بیا ئے لیکلی دی "صوبہ خیبر پختونخوا میں سڑکوں کی مضبوطی اور درجہ بڑھانا، 12.338 کلومیٹر ضلع دیر لور"۔ سپیکر صاحب، زما اعتراض پہ دہی خبرہ دے چہ دلتنہ دپیار تمننت کوشش کرے دے خکہ چہ دیر ضلع چہ دہ، دا دیرہ لویہ دہ۔ اوس چہ پہ یو خائے کنبہی دولس کلومیٹرہ جو ریزی روڈ، اتہ کلومیٹرہ روڈ جو ریزی، نہہ کلومیٹرہ روڈ جو ریزی، دا دیرہ زیاتہ د خوشحالی خبرہ دہ خوزہ دہی تہ بالکل غلط بیانی پہ دہی شکل وایم بلکہ ہغہ فکری چہ دی چہ د ممبرانو توجہ چہ دہ، ہغہ بل طرف تہ ورواوی۔ پکار دا وہ چہ دا سوال دیر اسان او سہل شوے وے، لیکل خودا پکار وو چہ اوس پہ تولہ ضلع کنبہی خودا روڈ نہ بہ جو روی کنہ، دا خوبہ دیو کلی نہ بل کلی تہ جو روی کنہ، دا پکنبہی دوئ ارادتاً نہ دی لیکلی خکہ چہ دا دومرہ لوئے فنڈ چہ تولو ممبرانو پہ دہی بانڈی گیلہ ہم وکرہ۔ یو ممبر دہی دومرہ صوبہ، دا دومرہ لوئے فنڈ چہ دے او پہ بسم اللہ کنبہی، مونبر دا ہم نہ وایو چہ د حکومت آخری کال دے، مونبر دا ہم نہ وایو چہ د حکومت خلورم کال دے، بالکل پہ بسم اللہ کنبہی چہ یو ممبر چہ ہغہ سرہ دہی خیز واک دے، دا تول فنڈ ئے ہلتنہ ورے دے او بیا چہ دے ہاؤس لہ جواب ورکوی نو ہغہ ورنہ پہ کوم شکل کنبہی ورکوی؟ سپیکر صاحب، دا خو دیرہ زیاتہ د افسوس خبرہ دہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر عارف یوسف، پلیز۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات: سر! یہ سوال خود انہوں نے کیا اور جواب بھی خود انہوں نے دیدیا ہے جی، بات اس طرح ہے کہ جب یہ بجٹ بنایا جا رہا تھا تو اس وقت باقاعدہ بخت بیدار صاحب کو Consult کیا گیا تھا جی، اور ان کے کہنے کے مطابق یہ تمام یہ جوڈسٹرکٹ دیر وغیرہ ہیں، اس میں جتنے تین مقامات رکھے گئے ہیں، وہ ان کی کنسلٹیشن سے ہوا تھا جی، اور اس میں جس طرح انہوں نے کہا ہے، اگر یہ

ڈٹیل میں جانا چاہتے ہیں تو پھر میں بھی ڈٹیل میں جاتا ہوں۔ اس میں یہ ہے کہ سوال آپ غور سے دیکھیں، اس میں لکھا ہوا ہے۔ آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت لوڈیر میں روڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے فیوچر میں؟ ٹھیک ہے جی! اس کا جواب لکھا ہوا ہے "جی ہاں"۔ دوسرا، "اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو یہ روڈز کہاں کہاں بنائے جائیں گے، ان کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟" اس کے نیچے Ongoing projects ہیں اور جو اس میں New projects ہیں، ان کی ڈٹیل، ان کی جگہ، سب کچھ لکھا گیا ہے۔ جتنا تخمینہ لاگت آئے گا، وہ بھی لکھا ہوا ہے اور جو جگہ ہے، وہ بھی بیچ میں بتائی گئی ہے۔ تو یہ جواب بالکل مکمل ڈٹیل میں ہے اور جیسا کہ بخت بیدار صاحب فرما رہے ہیں کہ ان کا حلقہ، میں بالکل ٹھیک کہہ رہا ہوں، اگر اس میں ہمارے پاس Fund available ہو تو ہم بالکل اس میں ارادہ رکھتے ہیں کہ آپ کا کام ہو جائے۔ اس وقت یہ خود منسٹر تھے جی، اور ان کی کنسلٹیشن سے یہ سارا ہوا تھا جی۔ یہ اس وقت بھی ہماری میٹنگ تھی، اس میں موجود تھے جی۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! میں ایک گزارش کرتا ہوں۔ دیکھیں یہ ایجنڈے پہ آپ آئٹم نمبر 5 میں آجائیں، اس میں آج یہی ہے: صوبے میں ترقیاتی اور لوکل گورنمنٹ فنڈ کی تقسیم پر Detailed بحث۔

جناب بخت بیدار: جناب سپیکر صاحب! زہ د دوئ د جواب نہ مطمئن نہ یم، دا جواب تسلی بخش نہ دے۔ زہ ستاسو نہ یقین دہانی غوارم، دا ما سرہ او زما د حلقہ عوامو سرہ زیاتے دے۔ تاسو پہ دہی رولنگ ورکری، دا ستاسو خود انصاف حکومت دے، زہ غوارم چہی ما سرہ د انصاف وشہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بخت بیدار صاحب! بخت بیدار صاحب، میں آپ کو مکمل طور پر یہ یقین دہانی کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ آپ کے ساتھ نا انصافی نہیں ہوگی۔

(تالیاں)

جناب بخت بیدار: اس میں، اس میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بالکل، اس میں ان شاء اللہ۔ کونسلین نمبر 1093، بخت بیدار خان صاحب، کونسلین نمبر 1093۔

* 1093 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر آبنوشی ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) لوئر ڈیر میں کئی واٹر سپلائی سکیمیں موجود ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکیموں میں سے کئی سکیمیں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں؛ (ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو PK-97 ڈیر لوئر میں مذکورہ سکیموں کی تعداد کتنی ہے اور کتنی سکیمیں کب سے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں، نیز مذکورہ سکیموں کی مرمت کیلئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور کہاں کہاں پر خرچ کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات) (جواب پارلیمانی سیکرٹری برائے پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے پڑھا): (الف) ضلع لوئر ڈیر میں کل 204 آبنوشی سکیمیں موجود ہیں۔

(ب) ہاں یہ درست ہے، ان سکیموں میں 45 عدد سکیمیں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔ (ج) PK-97 ضلع لوئر ڈیر میں کل 65 آبنوشی سکیمیں ہیں، 10 عدد سکیمیں فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑی ہیں۔ مذکورہ 204 سکیموں کی مرمت کیلئے 1695000+452000 یعنی کل -/21,47,000 روپے برائے سال 2013-14 مختص / ریلیز کئے گئے تھے جس کے خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:

• سب ڈویژن ثمر باغ: اس سب ڈویژن میں کل 47 آبنوشی سکیمیں ہیں جن کی مرمت کیلئے (ایکٹر یکل / میکینیکل) 16 لاکھ 95 ہزار -/1695000 روپے برائے سال 2013-14 منظور ہو کے ریلیز ہوئے ہیں جس کے خرچ کی تفصیل ذیل ہے:

نمبر 1	آبنوشی سکیم کامبٹ	-/125324 روپے
نمبر 2	آبنوشی سکیم معیار	-/89483 روپے
نمبر 3	آبنوشی سکیم کوٹکے سالو بند	-/84632 روپے
نمبر 4	آبنوشی سکیم کس کوٹوزون (1)	-/31573 روپے
نمبر 5	آبنوشی سکیم گودر قلعہ	-/23474 روپے

80025/- روپے	آبنوشی سکیم میاں کلے کس	نمبر 6
98164/- روپے	آبنوشی سکیم ڈوڈوشاہ	نمبر 7
26675/- روپے	آبنوشی سکیم منڈا	نمبر 8
185949/- روپے	آبنوشی سکیم غنم شاہ	نمبر 9
96030/- روپے	آبنوشی سکیم ملالہ	نمبر 10
99425/- روپے	آبنوشی سکیم میاں کلے کس	نمبر 11
3395/- روپے	آبنوشی سکیم عارف کلے	نمبر 12
89720/- روپے	آبنوشی سکیم گودرتاجک آباد	نمبر 13
24250/- روپے	آبنوشی سکیم ثمر باغ	نمبر 14
9215/- روپے	آبنوشی سکیم مانوگے	نمبر 15
77600/- روپے	آبنوشی سکیم انگوڈے	نمبر 16
80510/- روپے	آبنوشی سکیم جونے کلے	نمبر 17
52865/- روپے	آبنوشی سکیم کوٹکے شاہی خیل	نمبر 18
69452/- روپے	آبنوشی سکیم طور (بازارک)	نمبر 19
1347761/- روپے	کل خرچ شدہ رقم	کل سکیمیں 19 عدد

• سب ڈویژن تیمرگرہ: اس سب ڈویژن میں کل 157 عدد سکیمیں ہیں جن کی (الیکٹریکل / میکینیکل) کی مرمت کیلئے -/452000 روپے برائے سال 2013-14 منظور ہو کے ریلیز ہوئے ہیں جس کی خرچ کی تفصیل درج ذیل ہے:

42680/- روپے	آبنوشی سکیم خرکنئی ورسک	نمبر 1
45590/- روپے	آبنوشی سکیم شراب کوہے	نمبر 2
48500/- روپے	آبنوشی سکیم شوہ	نمبر 3
9700/- روپے	آبنوشی سکیم کوٹکے لعل قلعہ	نمبر 4

نمبر 5	آبوشی سکیم چٹ پٹ شاملی	39188/- روپے
نمبر 6	آبوشی سکیم اسکی	42874/- روپے
نمبر 7	آبوشی سکیم باروڈی	45202/- روپے
نمبر 8	آبوشی سکیم احمد گلی	26190/- روپے
نمبر 9	آبوشی سکیم رباط فیئر 111	64650/- روپے
نمبر 10	آبوشی سکیم شمش خان نمبر 2	27160/- روپے
نمبر 11	آبوشی سکیم میاں رنگولہ	76048/- روپے
نمبر 12	آبوشی سکیم کلپانی تالاش	20855/- روپے
کل سکیمیں	12 عدد کل خرچ شدہ رقم	452000/- روپے

جناب بخت بیدار: دا خو هغه زما چي خور ملگرے منسٽر صاحب سپيکر صاحب! هغه خو بيا نشته۔

محترمہ عائشہ نعیم (پارليمانی سيکرٽري برائے پبلڪ هيلٿ انجنيئرنگ): شته دے ، د هغوی په Behalf به زه جواب در کوم۔

جناب بخت بیدار: شته، خدائے د شته لری۔

جناب ڈپٹی سپيکر: پارليمانی سيکرٽري موجود ہیں جی۔

جناب بخت بیدار: بنه جی۔ زما حلقه کبني دوئ جواب ور کرے دے ، سوال نمبر دے 1093 ، چي هغه د سکيمونو تعداد ئے هم ور کرے دے خو زما په حلقه کبني شل تيوب ويلې د خټنکلو د اوبو، هغه د ايم اينډ آر فنڊ د نه کيدو په وجه بندي ولاړې دی او خلقتو ته د خټنکلو اوبه نه ملاویری جی۔ زه پخپله دلته کبني زمونږ د پبلڪ هيلٿ سپيکرٽري صاحب ناست دے ، خلور شپږ ځله هغه له تله یم ، خلور شپږ ځله خپله چيف انجنيئر له تله یم ، دغه شاه فرمان له تله یم او د هغې نه پس چي مایوسه شوم نو دې اسمبلئ ته مې دا سوال راوړے دے۔ اوس ته ما ته دا اووايه چي د انصاف په دې حکومت کبني خلقتو ته د خټنکلو اوبه نه ملاویری نو ما ته دا

اووايه چي د هغې ته څنگه، څه وئيلې شې نو، هغه پله تبديلي به څه ته وائي څه خبريم؟

جناب ډيپټي سپيکر: محترمه عائشه نعيم صاحبہ۔

پارليماني سيکرټري برائے پبلک هيلټھ انجینئرنگ: تهينک يو سپيکر۔ دا تهپيک خبره ده چي دا سکيمونه، دا فنډ نه وو د هغې د وجې نه بند دی۔ د دې پي سي ون جوړ دے او چي څنگه مونږ ته فنډ ريليز شي نو سکيمونه به د هغې پورې کھلاؤ شي جي تاسو ته۔

جناب بخت بيدار: جناب سپيکر صاحب! بي بي زما خور ده، د دوي 'نيو ايئر' ټائم دے، نوے وخت دے، بالکل زه منم خواووه مياشتې وشوې، اته چي۔۔۔۔۔

اراکين: نهه، نهه۔

جناب بخت بيدار: نه نه چي کله بخت پاس شوے دے د هغې اوومه مياشت ده۔ اوس ته ما ته دا اووايه جي چي سپيکر صاحب! په اووه مياشتو کيښي فنډ ريليز نه شو، نه ته ما ته دا اووايه چي دا فنډ چرته لاړو، هغه خلق به څه کوي؟ اخري به د لاء اينډ آرډر مسئله جوړيږي۔ مونږ به اوس د څښکلو د اوبو په مسئله کيښي رااوځو چي دا د تحريک انصاف هغه د انصاف خبره وه، تبديلي وه، راشه وگوري او اوس د خپلې خور نه دا تپوس کوم چي په څومره ټائم کيښي به دا پيسې مونږ ته ريليز کړي؟ ديکيښي د محکمې گناه نشته جي، ديکيښي د فنانس ډيپارټمنټ مسئله ده او د فنانس ډيپارټمنټ، زه پبلک هيلټھ په ديکيښي نه گناهگاروم، ديکيښي فنانس ډيپارټمنټ چي تاسو ورته غټه تاله وهلې ده، دا د هغې خبره ده۔

پارليماني سيکرټري برائے پبلک هيلټھ انجینئرنگ: نه جي، فنډز به جي زر ريليز شي او يو مياشت کيښي به ان شاء الله په دې کار ستاړت شي جي، دا تاسو سره مونږ دلته وعده کوؤ، دلته کيښي تاسو سره۔ (تقیه اور تالیاں) انصاف به تاسو سره ضرور کيږي چي تاسو سره وعده کوؤ دلته کيښي۔

(تالیاں)

جناب عنایت اللہ (وزیر بلديات): سپيکر صاحب! زه ستاسو توجه دي۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر عنایت خان، مسٹر عنایت، پلیز۔

وزیر بلدیات: ستاسو توجہ رول نمبر 31 تہ راگر عوم، پہ ہغی کبھی دا لیکلی دی
چھی:

“Except as otherwise provided in these rules, the first hour of every sitting, after the recitation from the Holy Quran and the swearing in of Member, if any, shall be available for asking and answering of questions”. So, one hour is over.

Mr. Deputy Speaker: Okay, ‘Questions’ Hour’ is over.

جناب مظفر سید: جناب سپیکر صاحب! پہ دیکبھی زما یو ڊیر Important Question
پاتھی کبھی او کہ تاسو مہربانی وکری او زما دا کوئسچن مو واخستو نو۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: ‘Questions’ Hour’ is over, next time inshallah
Muzafar Said! Please.

(Pandemonium)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب مظفر سید: جناب سپیکر!

Mr. Deputy Speaker: Sorry ji ‘Questions’ Hour’ is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

1065 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر قانون ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبے میں صوبائی محتسب کا قیام عمل میں لایا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو صوبائی محتسب کے قیام سے تاحال محتسب کو کتنی شکایات

موصول ہوئی ہیں، کتنی شکایات پر عملدرآمد کیا گیا ہے اور کتنی شکایات پر تاحال کارروائی درکار ہے، تفصیل

فراہم کی جائے؟

جناب پرویز خٹک (وزیر اعلیٰ): (الف) درست ہے۔ صوبائی محتسب خیبر پختونخوا کے ادارے کا قیام خیبر

پختونخوا صوبائی محتسب ایکٹ 2010 کے تحت 5 جنوری 2011 کو عمل میں لایا گیا ہے۔

(ب) صوبائی محتسب کے ادارے کو سال 2011 میں کل 532 شکایات موصول ہوئیں جن میں 31 دسمبر 2011 تک 462 شکایات پر کارروائی ہوئی جبکہ 70 شکایات سال 2012 کو برائے ضروری کارروائی منتقل ہوئیں۔ اسی طرح سال 2012 میں بشمول 2011 کے زیر تفتیش شکایات کل 905 شکایات پر کارروائی ہوئی جن میں 688 شکایات پر کارروائی مکمل کی گئی جبکہ 217 شکایات برائے مزید تفتیش سال 2013 کو منتقل کی گئیں۔ اسی طرح سال 2013 میں کل شکایات کی تعداد 981 بنتی ہے جن میں سے 31 دسمبر 2013 تک 878 شکایات فیصلہ ہو چکی ہیں جبکہ 103 زیر تفتیش ہیں۔

1066 _ ارباب اکبر حیات: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ لوکل گورنمنٹ کمیشن تشکیل دیا جا چکا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران کتنی بار کمیشن کی تشکیل میں ردوبدل کیا گیا ہے، نیز کمیشن کے موجودہ ممبران کی تعداد، نام، تعلیمی قابلیت، تجربہ، ڈومیسائل وغیرہ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛
(ii) آیا حکومت لوکل گورنمنٹ کمیشن کی تشکیل میں ردوبدل کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟
جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی نہیں۔ فی الحال لوکل گورنمنٹ کمیشن تشکیل نہیں دیا گیا ہے۔

(ب) (i) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صرف ایک بار لوکل گورنمنٹ کمیشن تشکیل دیا گیا تھا جس میں پانچ افراد کی تقرری کی گئی تھی۔ (کوائف ایوان کو فراہم کئے گئے)۔ چونکہ کمیشن کے ممبران کا دورانیہ چار سال تھا اور میعاد پوری ہونے پر ممبر شپ ختم ہو گئی۔ (اس سلسلے میں محکمہ بلدیات و دیہی ترقی کانوٹیفیکیشن No.AO/LG/LCB/5-55/02 dated Peshawar the 28th March 2007 ملاحظہ

کیا گیا)

(ii) حکومت مقامی حکومتوں کے ایکٹ مجریہ 2013 کی دفعہ 54 کے مطابق لوکل گورنمنٹ کمیشن تشکیل دے گی۔

1072 _ جناب صالح محمد: کیا وزیر آبپاشی ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع مانسہرہ میں کئی ٹیوب ویلز عرصہ دراز سے خراب پڑے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) حکومت ان خراب ٹیوب ویلوں کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے؛

(ii) مذکورہ ٹیوب ویلوں کو کارآمد بنانے کیلئے کتنا عرصہ درکار ہوگا، نیز ہر ٹیوب ویل پر آنے والی مرمتی

لاگت کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب شاہ فرمان (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ و اطلاعات): (الف) جی ہاں، صرف واٹر سپلائی سکیم گلی باغ

ہے۔

(ب) (i) جی ہاں۔

(ii) مذکورہ سکیم کے کارآمد ہونے کا دار و مدار پیسکو حکام کی طرف سے ٹرانسفارمر کی منتقلی پر منحصر ہے جس

کیلئے ایس ڈی او پیسکو خاکی ضلع مانسہرہ سے بذریعہ چٹھی نمبر W-54/315 مورخہ 19-12-2013، چٹھی

نمبر W-54/16 مورخہ 08-01-2014 اور چٹھی نمبر W-29/315 مورخہ 23-01-2014 کو رابطہ

کیا گیا ہے لیکن پیسکو کی طرف سے اب تک کوئی کارروائی دیکھنے میں نہیں آئی، لہذا عرصہ کا تعین کرنا مشکل

ہے۔ ٹرانسفارمر کی تنصیب پر خرچہ کا تخمینہ تقریباً تین لاکھ روپے ہے۔

1073 _ ملک ریاض خان: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع بنوں ٹاؤن ٹو میں بھرتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو گزشتہ پانچ سالوں کے دوران بنوں ٹاؤن ٹو میں کتنے افراد بھرتی

کئے گئے ہیں، اخباری اشتہار کی کاپی اور بھرتی کے طریقہ کار کی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب عنایت اللہ (وزیر بلدیات): (الف) جی ہاں۔

(ب) گزشتہ پانچ سالوں میں مندرج ذیل افراد بھرتی کئے گئے ہیں:

(01) عدنان ڈیوٹرینگ پمپ آپریٹر B-2 (02) زاہد اللہ خان ویلڈر B-2

(03) عابد اللہ خان چوکیدار B-1 (04) حیات خان ورک منشی B-7

(05) آصف خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (06) سعید کمال شاہ نائب قاصد B-1

- (07) سمیع اللہ خان نائب قاصد B-2 (08) فہیم علی خان ٹیکس انسپکٹر B-7
- (09) فاروق خان ٹیوب ویل چوکیدار B-1 (10) آمین اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (11) رحمت اللہ مالی B-1 (12) ارشاد خان ٹیوب ویل LPD B-1
- (13) وحید اللہ خان ٹیوب ویل چوکیدار B-2 (14) مہربان شاہ بیلدار B-1
- (15) دلاباز خان LPD B-2 (16) عمر حیات شاہ بلڈنگ انسپکٹر B-9
- (17) نذیر اللہ خان نائب قاصد B-2 (18) عبدالقیوم خان B-2
- (19) محمد سلیم مالی B-1 (20) محمد عمران خان ٹیوب ویل چوکیدار B-2
- (21) عارف خان مالی B-1 (22) مدثر چوکیدار B-1
- (23) ناصر خان نائب قاصد B-1 (24) احمد ضمیر خان اسسٹنٹ بلڈنگ انسپکٹر B-4
- (25) رضاء اللہ خان ٹیوب ویل آپریٹر B-1 (26) محمد بلال چوکیدار B-1
- (27) محبوب خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (28) محمد عبداللہ خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (29) جہان باز خان ٹیوب ویل آپریٹر B-1 (30) قادر نواز چوکیدار B-1
- (31) عمر خطاب شاہ سینئر کلرک B-9 (32) فیروز خان ٹیوب ویل چوکیدار B-1
- (33) امان اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (34) صفت اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-1
- (35) نور ولی جان بیلدار B-2 (36) ارشاد مالی B-1
- (36) حکمت اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (37) حکمت اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-2
- (38) ہمایون خان ٹیوب ویل آپریٹر B-2 (39) اسد خان پیش امام B-4
- (40) محمد بنور خان ٹیوب ویل آپریٹر B-2 (41) احسان اللہ خان ڈرائیور B-2
- (42) عمران عباس اسسٹنٹ بلڈنگ انسپکٹر B-4 (43) شاہد ایاز ٹیوب ویل چوکیدار B-1
- (44) محمد سجاد بل ڈسٹری بیوٹر B-4 (45) سیف الرحمان اسسٹنٹ ٹیکس انسپکٹر B-4
- (46) خالد خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (47) رفیع الحق ایجنڈا کلرک B-7
- (48) صفت اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-1 (49) محمد اقبال بیلدار B-2

- (50) حبیب الرحمان ٹیوب ویل آپریٹر B-2 (51) طارق خان پے اینڈ پنشن کلرک B-1
- (52) ذین اللہ نائب قاصد B-1 (53) جمشید خان مالی B-1
- (54) عالمزیب خان سینئر کلرک B-9 (55) محمد سرور ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (56) ابرار خان چوکیدار B-1 (57) لطیف خان پائپ فٹر B-4
- (58) میر باز خان چوکیدار B-1 (59) ضیاء جان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (60) فید اللہ خان نائب قاصد B-2 (61) رازق احمد خان ٹیوب ویل آپریٹر B-2
- (62) شبیر احمد خان مالی B-2 (63) اول باز خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (64) ظہیر علی شاہ نائب قاصد B-1 (66) شاہ محمود ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (67) رسول زمان چوکیدار B-1 (68) ماجد علی شاہ وال مین B-2
- (69) رحمان علی بیلدار B-1 (70) رؤف خان مالی B-7
- (71) انور سعادت خان اسسٹنٹ لائبریرین B-7 (72) صفت اللہ خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (73) فرید اللہ خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (74) کامران ٹیوب ویل آپریٹر B-4
- (75) ودین شاہ چوکیدار B-1 (76) گل رائیپ خان مالی B-1
- (77) طاہر خان مالی B-1 (78) طلعت محمود نائب قاصد B-1
- (79) ممتاز خان نائب قاصد B-1 (80) حبیب اللہ پے کلرک B-2
- (81) حافظ عبدالغنی روڈ بیلدار B-2 (82) عمران اللہ بل ڈسٹری بیوٹر B-4
- (83) صبغت اللہ ٹیوب ویل چوکیدار B-1 (84) سعید اکرام شاہ چوکیدار B-1
- (85) سلیم خان ٹرمینل انسپکٹر B-11 (86) شعیب خان لائن مین B-1
- (87) رحمت نور نائب قاصد B-1 (88) حافظ رفید اللہ نائب قاصد B-1
- (89) جہانزیب خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4 (90) وسیم رشید بیلدار B-1
- (91) وحید اللہ خان چوکیدار B-1 (92) سہیل خان بیلدار B-1
- (93) لقمان اسسٹنٹ ورک منشی B-4 (94) حافظ عمر فیاض پیش امام B-4

- (95) نیاز علی شاہ اسسٹنٹ ورک منشی B-4
(96) کاشف خان نائب قاصد B-2
(97) محمد جنید خان سینئر کلرک B-9
(98) عامر خان نائب قاصد B-2
(99) غضنفر علی نائب قاصد B-2
(100) احسان علی ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(101) فطرت اللہ پائپ فٹر B-1
(102) حامد خان ٹیوب ویل چوکیدار B-1
(103) غفار سبزی منڈی چوکیدار B-1
(104) فہیم خان نائب قاصد B-1
(105) ارسلان خان نائب قاصد B-1
(106) نصر اللہ پائپ فٹر B-1
(107) شاہد خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(108) تاج محمد ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(109) فہیم اللہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(110) انعام اللہ سیکورٹی گارڈ B-2
(111) اقبال شاہ سیکورٹی گارڈ B-2
(112) افتخار احمد ٹیکس کلیکٹر B-4
(113) یوسف خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(114) مسیح اللہ خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(115) فرمان اللہ سٹینو B-12
(116) میر زراف خان واٹر پائپ فٹر B-4
(117) سرفراز الیکٹریشن B-2
(118) محمد لائق شاہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(119) صبغت اللہ چوکیدار B-1
(120) حنیف اللہ شاہ اسسٹنٹ لائبریری کلرک B-4
(121) عمران چوکیدار B-1
(122) جمشید خان بلڈنگ انسپکٹر B-9
(123) عبداللہ شاہ ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(124) شریف اللہ چوکیدار B-1
(125) محمد بنوار خان ٹیوب ویل آپریٹر B-4
(126) جاوید علی ٹیکس کلیکٹر B-4
(127) فرحت اللہ چوکیدار B-1
(128) جہانگیر خان نائب قاصد B-1
(129) شہباز خان نائب قاصد B-2
(130) محمود علی شاہ نائب قاصد B-1
(131) محمد بلال بلیڈر B-1

جملہ بھرتیاں مروجہ قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی ہیں۔ ضروری اشتہارات کی فوٹوکاپیاں (ایوان کو فراہم کی گئی) جبکہ کلاس فور اہلکاران ایمپلائمنٹ ایجنسی کے ساتھ باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں اور سلیکشن سب کمیٹیوں کے ذریعے کی گئی ہے۔

رسمی کارروائی

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ انیسہ زیب صاحبہ۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیلی: جناب سپیکر! ابھی ابھی اطلاعات کے ذریعے یہ پتہ لگا ہے، بہت ہی افسوسناک کہ پشاور میں ایرانی قونصل خانہ کے قریب بلاسٹ ہوا ہے اور اس میں ساتھ ہی وہاں پہ فائرنگ ہو رہی ہے جو کہ انتہائی قابل مذمت اور انتہائی تشویشناک ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ اس وقت اور بھی ایسی سیچویشن ہے کہ ہم سب کیلئے اس کو دیکھنا اور اس کو مزید سمجھنا انتہائی ضروری ہے، افسوسناک اور قابل مذمت ہے اسلئے میں نے آپ سے ریکوریٹ کی کہ اس کو ہم یہاں پہ آن دی فلور آف دی ہاؤس بھی Condemn کرتے ہیں۔ فی الحال یہ پتہ نہیں کہ اس میں Casualties ہیں کہ نہیں، اس کی اطلاع آرہی ہے لیکن وہ جس نوعیت کا دھماکہ تھا تو یہ اس طرح کا اندیشہ ہے کہ Casualties بھی ضرور ہونگی لیکن یہ بہت اندوہناک صورتحال ہے جناب سپیکر اور میں چاہو گی کہ یہ ہمارے ممبران جو ہیں، اور بھی اس پر غور کریں اور جو ہم نے کل ہی بحث سمیٹی تھی لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے، اس کی روشنی میں ان تمام چیزوں کا تدارک کریں۔ افسوس یہ ہے کہ اس طرح وہ پہلے سے Sensitive جگہ ہے جس کے اوپر کافی ایسے اندیشے تھے اور خطرات تھے اور پھر کیا وجہ ہے کہ وہاں پر سیکورٹی کا اس طرح کا بندوبست نہیں ہو سکا، بہر حال یہ تمام چیزیں آئیں گی اور ابھی کل ہی ہماری جس طرح اس سے پہلے بات ہوئی عدالت خان ایڈوکیٹ کے حوالے سے اور دیگر جو ہمارے یہاں پر، کوہاٹ میں جو کل بڑا گھناؤنا واقعہ ہوا تو اس کے پیش نظر ہم سب کیلئے یہ انتہائی ایک افسوسناک اور قابل افسوس و تشویش کی صورتحال ہے، اس کا ہم سب کو بڑا Seriously notice لینا ہے اور خاص طور پر حکومت کو اس میں نوٹس لینا ہو گا اور خاص طور پر ہماری جتنی بھی فارن یہاں پر ایجنسیز ہیں، جو سفارتخانے ہیں یا جو آکابرین ہیں، ویسے تو یہاں پر زیادہ تر کو تو Security advisory مل چکی ہے لیکن جو چند ایک یہاں پر ہیں، ان کو ہمیں بہت ہی Foolproof security دینے کی ضرورت ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: میڈم نگہت اور کزنئی صاحبہ۔

محترمہ نگہت اور کزنئی: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، انتہائی افسوسناک واقعہ آپ کے توسط سے میں، یہاں پر ہیلتھ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں، تھوڑی سی توجہ اگر دیدیں تو مہربانی ہوگی۔ جناب سپیکر صاحب، ہیلتھ منسٹر صاحب یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں، میرا خیال ہے ان کو فوری طور پر رابطہ کرنا چاہیے کیونکہ اگر فائرنگ اور اگر یہ بلاسٹ ہوا ہے تو یہاں پر ظاہر ہے Casualties اور وہاں زیادہ دوائیوں کی، اور چونکہ یہ Foreigners ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جو ہمارے تعلقات ہمسایوں کے ساتھ خراب کرنا چاہتے ہیں تو اس قسم کے جو واقعات ہو رہے ہیں جناب سپیکر صاحب، اس پہ ہم نے کل پرسوں ہی بحث سمیٹی تھی اور اس بحث کے جواب میں جذباتی باتیں ادھر سے آئی تھیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ ہمیں کوئی Suggestion نہیں دی گئی ہے۔ جناب سپیکر صاحب، اب جیسا کہ قومی وطن پارٹی کے ایک عہدیدار کے ساتھ جو واقعہ ہوا، کوہاٹ میں کل جو واقعہ ہوا، آج مردان میں جو واقعہ ہوا اور ابھی ایک ایسی Sensitive جگہ پر جو کہ Red zone area میں آتی ہے، وہاں پر اگر یہ بلاسٹ ہوتا ہے اور وہاں پر فائرنگ ہو رہی ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ فرقہ واریت اور دوسرے ہمسایہ ممالک کے ساتھ ہمارے جو تعلقات ہیں، ان کو خراب کرنے کیلئے اور جو ہم مذاکرات جناب سپیکر صاحب، اب جو ہے تو اب ہم نے حکومت نے اور اپوزیشن نے جو بات کی ہے، اب ہم نے ایک ہی Page پر آنا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب وہ وقت آ گیا کہ ہمیں وہ فیصلہ کر لینا چاہیے کہ جس کی وجہ سے یہ تمام واقعات ہو رہے ہیں اور میرا خیال ہے کہ ہیلتھ منسٹر یہاں بیٹھنے کی بجائے فوراً ٹیلی فون پر ان سے رابطہ کریں تاکہ اگر کہیں خون کی ضرورت ہو، کہیں دوائیوں کی ضرورت ہو اور کہیں ایمر جنسی کی ضرورت ہو تو ان کو فوری طور پر جو ہے تو ہاسپٹلز میں، کیونکہ اس میں ہائی اسپیشلز بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ ایرانی تو نصیٹ جو ہے تو وہ مطلب ایسی جگہ ہے جہاں پر بہت رش بھی ہوتا ہے اور یہ جناب سپیکر، پہلے بھی ہم بتا چکے ہیں اس بات پہ کہ ایسی جگہوں پر جو چیزیں ہو رہی ہیں تو یہ بہت زیادہ نقصان دہ چیزیں ہیں جس کی پاکستان پیپلز پارٹی اس چیز کی بھرپور مذمت کرتی ہے اور جناب سپیکر، ساتھ ایک اور بات کہ آج کے 'مشرق' میں اس کے حوالے سے بھی حکومت کی جو ہے تو اس میں ایک

خبر آئی ہے، وہ یہاں پر میں Quote نہیں کرنا چاہتی لیکن اگر 'مشرق' اخبار کو دیکھ لیں تو ایک ایسی پارٹی کو بھی Threats ملی ہیں کہ جو، اور اس میں ایک کے علاوہ پاکستان پیپلز پارٹی کو، ایم کیو ایم کو اور اتحاد بین المسلمین کے لوگوں کو بھی Threats، انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے فہرست مکمل کر دی ہے۔ تو جناب سپیکر صاحب، گورنمنٹ کے نالج میں آپ کے توسط سے لانا چاہتی ہوں کہ خدا کیلئے ابھی نہ ادھر سے نہ ادھر سے پوائنٹس سکورنگ کی بات نہیں ہے، ہم آپ کے ساتھ ہیں، آپ کو جہاں پر جیسی بھی ہماری مدد کی اور ہمارے تعاون کی ضرورت ہوگی، ہم آپ کے ساتھ ہیں لیکن خدارا اب اس خطے کو باقی آگ سے، آگ سے جو ہے تو بچایا جائے اور ان لوگوں کو تحفظ فراہم کیا جائے۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جی مسٹر شہرام ترکئی صاحب۔

وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ مہربانی سپیکر صاحب، اول خو انیسہ زیب صاحبہ چہی کومی خبری و کبری، حکومت طرف نہ مونرہ تول بلکہ دا تول ہاؤس ئے Condemn کوی چہی کوم Incident شوے دے، پروں نہ ہغہ بلہ ورخہی شوی دی یا اوس کوم وشو۔ بلہ خبرہ دا دہ جی صرف د انفارمیشن د پارہ، ہغہ بلہ ورخہ سراج صاحب چہی خنگہ وئیلی وو چہی تول بہ یو خانی کبنینو او آئی جی صاحب بہ وی، د چیف منسٹر پہ سربراہی کبنی د تولو پارٹو مشران بہ ہم کبنینی، مشترکہ یو بریفنگ بہ ہم ورکری، بیا بہ دوی چہی کوم دے خپل Valuable Input چہی خوک ورکول غواری او چہی د چا سرہ خہ تجاویز دی، نو ہغہ مونرہ بیا لاہو، چیف منسٹر صاحب سرہ د سیشن نہ پس ما سراج صاحب مونرہ ورسرہ خبرہ ہم وکرہ، ہغوی Agree ہم کرہ، پہ دی Week کبنی ان شاء اللہ نن بہ مونرہ ہغوی نہ دغہ وکرہ چہی کوم ورخہ کبنی وی، پہ دی Week کبنی We will sit down تول چہی کوم دے مشترکہ بہ پہ ہغی بانڈی بہ باقاعدہ آئی جی صاحب بہ بریفنگ ہم راکری، ہوم د پیارٹمنٹ او بل خپل Valuable Input بہ ہم ورکرو جی، د تول انفارمیشن د پارہ جی چہی کوم دغہ وی۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ معراج ہمایون صاحبہ، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ڀیره مہربانی سپیکر صاحب او دا خو ڀیره بنہ خبرہ دہ شہرام خان چہی خنگہ خبرہ و کپہ چہی مونہر لارو د چیف منسٹر صاحب سرہ مودغہ و کپل خو ہغہ د سیشن نہ پس دا دی خومرہ واقعی وشوہی چہی زمونہر یو د سر سرہ رانہ لارو، ایڈوکیٹ صاحب پہ بونیر کنبہی، پہ مردان کنبہی واقعہ وشوہ، پہ کوهات کنبہی واقعہ وشوہ، نن دا دے د پینور پہ مینخ کنبہی وشوہ چہی ہغہ زمونہرہ د ٲولو لارہ دہ او دلته کنبہی چہی دے نو مونہر ناست یو، مونہر بہ لا سوچ کوڑ چہی پہ دہی ہفتہ کنبہی بہ چرتہ مونہر کنبینو او دا بریفنگ بہ کوڑ۔ گورنمنٹ لہ پکار دہ چہی Strategy جوہہ کپری، درہی ورخہی بحث کنبہی اوسہ پورہی لا Strategy نہ دہ راغلی۔ دوئی زمونہر نہ غوارہی چہی تاسو مونہر لہ تجاویز را کپری، تاسو او وایئ چہی تاسو خہ و کپل تر اوسہ پورہی او نور بہ مخکنبہی خنگہ خہ کوئی؟ مونہر ناست یو دغہ شان مری بہ راٲولوؤ، کفنونہ بہ جوہروؤ، ہغہ بہ کوڑ او دوئی بہ ناست وی، دوئی بہ سوچ کوی چہی پہ کومہ ورخ بانڈہی را او غوارو خلق؟ دا خو زما خیال دے ڀیره د افسوس خبرہ دہ او ڀیره د شرم خبرہ دہ خکہ چہی مونہر کنبینا سٲی نشو۔ دا پکار دہ چہی پہ ایمرجنسی کنبہی مونہر د خالی پہ ورخ بانڈہی ناست وے، د جمعی پہ ورخ ما بنام راہسہی ناست وے او مونہر دا بریفنگ او د ہر خہ فیصلہ کپری وے۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ میں تمام ممبران اسمبلی کی طرح جو یہ آج اور کل کے جو واقعات اور اس سے پہلے جو واقعات ہوئے ہیں، ان کی مذمت کرتا ہوں اپنی جماعت کی طرف سے اور بڑا افسوس اور دکھ ہے جناب ڈپٹی سپیکر صاحب! کہ اسی طرح اگر ہم یہ دیکھتے رہے کہ امن خود بخود آئیگا اور اس کیلئے ہم اگر کچھ نہیں کریں گے تو یہ تو ہم صوبے کو واقعی تباہی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، ہمارا ان لوگوں سے واسطہ ہے، میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ ان کا کوئی دین ہے اور نہ ان کا کوئی مذہب ہے۔ ایک طرف یہ کہتے ہیں کہ جی مذاکرات شریعت کی روح کے مطابق کئے جائیں تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب افغان طالبان کی قید میں ایک صحافی یہودی عورت چلی گئی تھی اور انہوں نے جو اسلامی

روح سے اس کے ساتھ سلوک کیا تو میرے خیال کے مطابق ساتویں دن اس نے اسلام قبول کر لیا تو کیا اسلام اس بات کی اجازت دیتا ہے کہ ان کی قید میں جو 23 ہمارے ایف سی کے اہلکار تھے تو اسلام یہ کہتا ہے کہ ان کو قتل کر دو یا نبی پاک ﷺ کا یہ فرمان ہے؟ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر وہ ہمارے مسلمان بھائی ہیں اور پاکستانی ہیں تو پاکستانی قانون کے مطابق انہیں مذاکرات کامیاب کرنے کی جس طرح حکومت کوشش کر رہی ہے، انہیں بھی حصہ لینا چاہیے اور آج جو واقعات ہوئے ہیں جناب، میں صوبائی حکومت سے گزارش کرتا ہوں کہ مزید آنکھیں بند کرنے سے یہ صوبہ تباہ ہو جائیگا، خدارا اس کیلئے اقدامات کئے جائیں، یہ میری گزارش ہے اس حکومت سے۔ اگر ہم میٹنگز کرتے رہیں، شہرام صاحب نے کہا کہ ہم میٹنگ کریں گے تو یہ میٹنگ سے مسائل حل نہیں ہونگے، اقدامات کئے جائیں، ہم نے تجاویز بھی دی ہیں امن وامان کی صورت حال کے اوپر تو پھر بھی یہ کہا جاتا ہے جی کہ ہم سمجھتے تھے کہ اپوزیشن کوئی خاطر خواہ تجویز لائیگی، پتہ نہیں وہ کیسی تجویز ہوگی، جو ہم کسی جگہ سے انڈیا سے خرید کے لائیں، امریکہ سے خرید کے لائیں؟ تو جناب سپیکر صاحب، یہ سیریس نہیں ہے حکومت اس معاملے میں۔ میں ریکوریٹ کرتا ہوں آپ سے اور اس دن بھی میں نے کہا تھا کہ حکومت کی سب سے بڑی تعریف یہ ہے کہ اس سے لوگ ڈرتے ہیں، اس کی رعایا، چور چکار ڈاکو بد معاش حکومت سے ڈرتے ہیں۔ میں حکومت سے پوچھتا ہوں، اس وقت کس سے لوگ ڈرتے ہیں؟ لوگ تو طالبان سے ڈرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، حکومت کی Writ ہونی چاہیے، ڈر حکومت کا ہونا چاہیے۔ اس وقت یہاں صوبے میں تحریک انصاف کی حکومت ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف نے اس، چھوڑ دیں آپ، جب مذاکرات کا وقت ہے، آپ کا نام مذاکرات کمیٹی میں ڈالتے ہیں، آپ اس سے بھی بھاگ جاتے ہیں، آپ کو چاہیے، آپ ذمہ دار ہیں، آپ اس کی ذمہ داری کا احساس کریں اور مذاکراتی عمل میں کوئی نہ بھی کہے تو میں سمجھتا ہوں کہ صوبے کے اندر بسنے والی تمام جماعتوں کو اور تمام لوگوں کو اس میں حصہ لینا چاہیے، جو جو کردار بھی ادا کر سکتے ہیں تاکہ آج یہ جو ہمارا صوبہ جل رہا ہے اس آگ میں، ہم سمجھتے ہیں کہ سارے کام ہمارے ہو جائیں گے، سکولز بھی بنیں گے، سڑکیں بھی بنیں گی، پانی بھی، تو سارے مسائل حل ہونگے لیکن یہ بنیادی مسئلہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے، حکومت سے زیادہ میں اپنی ذمہ داری سمجھتا ہوں اور حکومت کی بھی ذمہ داری ہے کہ خدارا یہ میٹنگز بہت ہوتی رہیں، پچھلے پانچ سال ادھر

مفتی کفایت اللہ صاحب دعائیں کرتے رہے اسمبلی میں شہداء کیلئے اور اب مفتی سید جانان صاحب کو آپ کہتے ہیں سپیکر صاحب! کہ دعا کر لیں، تو اس سے امن نہیں آئیگا سر، اس کیلئے کچھ، ٹھیک ہے کہ بہت بڑی قربانی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب اور تحریک انصاف کے ایم پی ایز نے قربانیاں دیں، ان کو بھی ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں، سابقہ حکومت میں اے این پی کے منسٹرز صاحبان نے اور ان لوگوں نے جو قربانیاں دی ہیں، ان کو بھی ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کو ایسی Awareness پیدا کرنی چاہیے کہ اعزاز حسن، اعزاز حسن والا ہر کوئی Role ادا کرنے کی کوشش کرے، سب کو، آرمی کے نوجوان اور پولیس کے نوجوان اور فورسز کے نوجوان، ایسی Awareness ہو، آج جو ایک سوزو کی گاڑی میں جو ڈالڈے کے ڈبے میں بم رکھا گیا، تو ان چیزوں سے حکومت کو چاہیے کہ اپنے ڈسٹرکٹ کے تمام افسران کو وہ ہدایات جاری کرے کہ وہ بھی Role play کریں اور ساتھ لوگوں میں بھی Awareness پیدا کریں تب جا کر اس کا مقابلہ ہم کریں گے اور ان شاء اللہ ان شاء اللہ یہاں پر حکومت کی Writ پورے ملک میں اور صوبہ خیبر پختونخوا میں بھی قائم ہوگی، شکست انہیں ہوگی اور ایسی شکست ہوگی کہ آئندہ یہ ایسا ظلم نہیں کر سکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی شکر یہ جناب۔

راجہ فیصل زمان: سر!

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ فیصل زمان صاحب۔ راجہ فیصل زمان۔

راجہ فیصل زمان: سپیکر صاحب، میں یہ کہنا چاہتا ہوں، ایک تو آپ اسمبلی کا دیکھ لیں، صبح آٹھ بجے سے لوگ آتے ہیں اور رات کو دس بجے جاتے ہیں، ان بیچاروں کی کیا سیکورٹی ہے سر؟ کوئی چار سداہ جاتا ہے، کوئی صوابی جاتا ہے، ہمیں بھی اب کچھ اپنا Plan، کچھ سوچ کو چیلنج کرنا چاہیے۔ سر، یہ لوگ بھی بیچارے جب گھر جاتے ہیں تو گھر والے ان کیلئے بھی پریشان ہوتے ہیں، آیا ہم رات کو جب نکلتے ہیں، وہ صحیح ہے؟ آیا یہ لوگ جو نکلتے ہیں، وہ صحیح ہے؟ ہم تو گورنمنٹ سے ریکویسٹ کر سکتے ہیں لیکن یہ لوگ تو نہیں بول سکتے ہیں، ان کو آپ رات کے بارہ بجے بھی بھیجیں گے، تب بھی یہ آئیں گے۔ میں آپ کو کہوں کہ نہ کوئی Employee safe ہے، نہ کوئی MPA safe ہے، ہمیں اپنی Strategy خود بنانا پڑے گی، ہمیں خود سوچنا پڑے گا کہ کیا چیز

ہمارے لئے بہتر ہے؟ میں تو کہتا ہوں کہ ادھر Concept اپوزیشن کا ہونا ہی نہیں چاہیے، ہم سب کو اکٹھے ہو کر چلنا چاہیے، جھنڈے کسی کو نہیں چاہئیں، سب کو اکٹھا ہو کر چلنا چاہیے، اس میں پوائنٹ سکورنگ کا ٹائم اب رہا نہیں ہے، جو وقت آرہا ہے، وہ ذرا اس سے بھی مشکل وقت آگے آرہا ہے۔ ہم سب کو ملکر چلنا چاہیے، ہمیں اپنے ساتھ کام کرنے والے لوگوں کی بھی Safety دیکھنی چاہیے، یہ نہیں کہ ہم لوگ Safe گھر پہنچ جائیں اور یہ بیچارے دس دس بجے، گیارہ گیارہ بجے گھر پہنچیں، ہمیں سب کا سوچنا چاہیے سر، یہ ریکویسٹ ہے، ہمیں سب ایمپلائز کا بھی سوچنا چاہیے اور اپنا بھی اور ساتھ جو باہر لوگ کھڑے ہیں، ان کا بھی سوچنا چاہیے۔ مہربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ جناب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکر یہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، اب Recently اس واقعے کی ہم پر زور مذمت کرتے ہیں، اپوزیشن کی طرف سے تو ہم مذمت ہی کر سکتے ہیں اور مزاحمت کیلئے تو بار بار ساری اپوزیشن کے ممبران جو ہیں وہ حکومت سے ریکویسٹ بھی کرتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ دہشتگردی کی یہ جو نئی لہر ہے، دہشتگرد ہمیں Isolation میں لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ایران جو ہمارا انتہائی تاریخی پڑوسی دوست ہے، بھائی ملک ہے، اسی طرح ساتھ چائنا ہے، اسی طرح ساتھ افغانستان ہے، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو کوششیں ہیں، یہ جو حرکتیں ہیں، ایک طرف سے تو دہشتگردوں نے ہماری قوم کو تقسیم کیا ہوا ہے، ہمارے ملک کو تقسیم کیا ہوا ہے اور دوسری طرف اس طرح کے واقعات سے تو اس طرح لگ رہا ہے کہ بالکل ہمیں Isolation کی طرف لے جا رہے ہیں اور پھر مجھے اسی بات پہ بھی بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ کوہاٹ کا کل کا جو واقعہ ہوا، یہاں سے ہمارے حکمرانوں کی طرف سے یہ جواب پھر آجاتا ہے کہ یہ قبائلی علاقے میں جو کارروائی ہوئی تھی، اس کا رد عمل ہے۔ ہم ریکویسٹ کرتے ہیں حکومت سے کہ کم از کم اس مسئلے کو سنجیدگی کی نظر سے دیکھنا چاہیے۔ اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ وقت آگیا ہے کہ ان دھماکوں کیلئے اور ان واردات کیلئے جواز ڈھونڈنا اور ان کیلئے وکالت کرنا میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں

ہے اور جس طرح منسٹر صاحب نے کہا، اس میں بھی کوئی شک نہیں ہے کہ یہ صرف حکومتی ذمہ داری نہیں ہے، سب کی ذمہ داری ہے۔ یہاں پہ اعلان ہوا تھا کہ چیف منسٹر کی سربراہی میں پارلیمانی لیڈرز جو ہیں، ان کی ایک کمیٹی بنے گی اور ان کیلئے بیٹھے گی، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ تین دن پہلے پنجاب کے چیف منسٹر نے، کہ پنجاب کو کس طرح Secure بنایا جائے اور شاید میرا اندازہ غلط نہ ہو، میرے خیال میں کوئی Two hundred billion انہوں نے ایلو کیشن کر دی ہے اور جو رستے باہر سے آتے ہیں، ان کی پروٹیکشن کیلئے انہوں نے ٹھیک ٹھاک انتظامات کئے ہیں۔ اسی لئے ہماری صوبائی حکومت سے یہی ریکویسٹ ہو گی کہ صوبائی حکومت آگے آئے، اپنے اس صوبے کو محفوظ بنانے کیلئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جواز کافی نہیں ہے کہ ٹرانسپل ایریا میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کا سارا اثر Definitely یہاں پہ ہو گا لیکن اگر ہماری دیواریں مضبوط نہیں ہونگی، Internally اگر ہماری کوئی سیکورٹی نہیں ہو گی تو پھر تو ظاہر ہے یہاں پہ سارا ملبہ جو ہے، وہ یہیں پہ پڑے گا اور لاشیں یہیں پہ گریں گی۔ لہذا ہم صوبائی حکومت سے یہی اپیل کر سکتے ہیں، یہی مطالبہ کر سکتے ہیں کہ Kindly وہ سارے کام چھوڑ کے صوبے کو Secure بنانے کیلئے اس کی نظر میں جو جو اقدامات عملی ہوں، جو جو اقدامات سنجیدہ ہوں، وہ اٹھانے میں مزید دیر کم از کم نہ کرے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر سلیم خان، پلیز۔

جناب سلیم خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آج جو واقعہ ہوا ہے، Really ہم سب کو بہت زیادہ اس پہ افسوس کرنا ہے، ایران جیسے دوست ملک کے قونصلیٹ میں جا کے یہ دھماکہ ہوا ہے اور Definitely اس میں بہت ساری Casualties بھی آئی ہونگی۔ سر، اسی سیشن میں ہم نے دو دن پوری بحث کی اسی لاء اینڈ آرڈر سیمپو لیشن پہ اور Really ہم سب کا دل دکھتا ہے، چاہے کوئی حکومت میں بیٹھا ہو، چاہے کوئی اپوزیشن میں، اور سب مل کے سوچ رہے ہیں کہ کیا کیا جائے؟ اب یہ سلسلہ جو ہے، مذاکرات جب ہو رہے تھے تو ایک امید تھی کہ اس صوبے میں امن آئے گا مگر مذاکرات کے بھی کوئی 20 سے زیادہ دن ہو گئے۔ ایک طرف مذاکرات کی بات ہو رہی ہے، دوسری طرف سے یہ دھماکہ آئے روز جاری ہیں اور آپ یقین کریں سر کہ آج کل کوئی بھی جگہ محفوظ نہیں رہی ہے، چاہے Red zone ہو، چاہے کوئی بھی علاقہ ہو اور خاص کر

یہ آپریشن کے بعد Definitely اور زور پڑے گا اس پشاور کے اوپر اور ہم جو تجاویز دے رہے تھے گورنمنٹ کو، ہم واقعی سنجیدہ ہیں اور فیصلے کرنا ان کے ہاتھ میں ہے اور پھر فیڈرل گورنمنٹ میں بھی ہیں، Again ہم ان سے یہی گزارش کر رہے ہیں کہ خدارا یہ جو سلسلہ چلتا آ رہا ہے، اس کا جو بھی طریقہ کار ہو، چاہے مذاکرات سے ہوتا ہے یا آپریشن سے، میرے خیال میں مذاکرات کا جو سلسلہ تھا، وہ تقریباً ناکامی کی طرف چلا گیا اور حکومت کو ایک Bold step لینا چاہیے، فیڈرل گورنمنٹ کو اس وقت ایک Bold step لینا چاہیے۔ سر، جس طرح دھمکیاں مل رہی ہیں، آج کل ہر جگہ لوگ خوفزدہ ہیں خاصکر میں اپنے ضلع کی بات کروں گا کہ وہاں پہ صدیوں سے آباد ایک ٹرائبل ہے "کیلاش کمیونٹی" ان کو بھی باقاعدہ دھمکیاں مل چکی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ اسماعیلی کمیونٹی کو بھی وہاں پہ دھمکیاں مل چکی ہیں تو اس کے علاوہ بہت سارے جو اس صوبے کے اندر جو Highprofile politicians ہیں یا حکومت کے اور اعلیٰ عہدوں پہ لوگ ہیں، سب کو لسٹ کیا گیا ہے اور سب کو ٹارگٹ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تو میرے خیال میں اس وقت حکومت کو بہت زیادہ سنجیدگی سے اس کے اوپر غور کرنا چاہیے اور لوگوں کی زندگیوں کو Secure کرنے کیلئے کوئی جامع لائحہ عمل خاصکر ہماری صوبائی حکومت کو کرنا چاہیے کہ جب تک ہم سنجیدہ نہیں رہیں گے تو یہ واقعات ہوتے رہیں گے اور ہم افسوس یہاں پہ کرتے رہیں گے اور یہ مطلب ہے کہ اس سے مسئلے کا حل نہیں ہوگا۔ لہذا میری حکومت میں بیٹھے ہوئے محترم دوستوں سے گزارش ہے، چیف منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ کوئی واضح پالیسی ان کی طرف سے آنی چاہیے۔ Thank you so much۔

سید محمد علی شاہ: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی شاہ باجا۔

سید محمد علی شاہ: دیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ اول خوش، یو دوہ منتہ اخلم جی، اول خوزہ چپی پہ کوم ایرانی قونصلیت باندی دا بلاست و شو، د دپی پرزور مذمت کوم جناب سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، نن مونبرہ خو ہسپی یو Statement، د تحریک انصاف چیئرمین عمران خان صاحب یو Statement ورکھے وو چپی یرہ پہ دپی حالاتو کنبہی بہ مونبرہ 'Wait and see' اپناؤ و جی۔ زما د گورنمنٹ مخامخ منسٹران صاحبان ہم ناست دی جی، مونبرہ بہ د

کومہ پورے 'Wait and see' کوؤ جی؟ او دا داسی وخت دے چے د 'Wait and see' خبرہ نہ دہ، یو فیصلہ بہ کوؤ یا یو طرف تہ یا بل طرف تہ جی۔ کہ داسی 'Wait and see' گورو، دغسی بہ رانہ راخی دہما کپی بہ پکبئی کبیری، پولیس افسران بہ پکبئی مری، ایم پی ایز بہ پکبئی مری، سرکاری نوکران بہ پکبئی مری، عوام بہ پکبئی مری او مونر بہ 'Wait and see' policy کبئی یو۔ شہرام خان خبرہ وکرہ، دا مونر بہ پکبئی بالکل خپل تجاویز پیش کوؤ، خپل Input بہ پکبئی پیش کوؤ او کم از کم فیصلہ دا د گورنمنٹ دہ، دا اپوزیشن فیصلہ نشی کولپی چے اپوزیشن بہ یو فیصلہ وکری۔ کہ مونر ڊیر تجاویز پیش کوؤ، ہغہ فیصلہ خو گورنمنٹ نہ منی، کم از کم گورنمنٹ لہ دے وخت کبئی یو فیصلہ پکار دہ، یو Stand اخستل پکار دی چے دا خاورہ دہ زمونرہ او کم از کم دا زمونرہ۔ صوبہ د دے اور نہ بچ شی۔ ڊیرہ مہربانی جناب سپیکر صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب۔

مولانا لطف الرحمان: شکر یہ جناب سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ سب سے پہلے تو ہم مذمت کرتے ہیں جمعیت علماء اسلام کی طرف سے اور جناب سپیکر، واقعات اگر ابھی ایرانی سفارتخانے پہ ہوا ہو یا ہمارے دوسرے واقعات ہوں، یہاں پہ جناب سپیکر، روز جب دن گزرتا ہے تو نئے نئے واقعات کے ساتھ ہمارا سامنا ہوتا ہے اور ہم مذمت کے الفاظ اسمبلی میں ادا کرتے ہیں۔ اب تو مذمت کے لفظ بڑے چھوٹے ہو گئے ہیں، ہمیں سمجھ بھی نہیں آتی کہ اس کو ہم Condemn کس طرح کریں، اس کی مذمت کن الفاظوں میں ادا کر سکیں جناب سپیکر؟ جناب سپیکر، پچھلے دنوں امن و امان کے حوالے سے اسمبلی میں بحث ہوئی، سب دوستوں نے اس پہ تجاویز بھی دیں، تقاریر بھی ہوئیں، تفصیلاً ہوئیں لیکن جناب سپیکر، ہم پھر وہی بات دہراتے ہیں، وہی بات کرنا پڑے گی کہ ہم دہشتگردی کی جنگ میں صف اول کا کردار ادا کرتے ہیں۔۔۔۔۔

(مغرب کی اذان)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر! میں صرف ایک منٹ لوں گا، نماز کا ٹائم ہو رہا ہے۔ جناب سپیکر، میں کہہ رہا تھا کہ ہم دہشتگردی کی جنگ میں صف اول کا کردار ادا کر رہے ہیں جناب سپیکر اور ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ اس جنگ میں ہمیں اس کو اپنی جنگ کے طور پر اپنی حکمت عملی طے کرنا ہوگی اور جب تک ہم دوسروں کے مفادات کیلئے حکمت عملی طے کریں گے تو ہم اس کو جیت نہیں سکتے۔ ہمیں اس کیلئے حکمت عملی بنانا ہوگی تو ہماری اپنی حکمت عملی ہونی چاہیے جناب سپیکر اور اس حکمت عملی کے تحت ہی، اپنے مفادات کے تحت ہمیں یہ دیکھنا ہوگا کہ ہم کس طرح حل کی طرف اس کیلئے جاسکتے ہیں اور میں نے پچھلے دنوں یہ بھی بات کی تھی کہ مذاکرات اپنی جگہ پہ ہو رہے ہیں اور جو طالبان کے ساتھ ہوئے ہیں، ہم نے کہا کہ Militants کے ساتھ بات ہونی چاہیے تھی تاکہ اس میں تمام گروپس آجائیں۔ اب وہ جو گروپس جو کارروائیاں نیچے کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں جی ہمارے ساتھ تو کوئی مذاکرات کی بات نہیں ہوئی لیکن بہر حال مذاکرات تو ہوں گے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ اس کے آپشنز اور بھی ہیں جو حل کی طرف لے جاسکتے ہیں، اس کی طرف جان نہیں رہے اور جو حل کی طرف نہیں جا رہا سستہ، اس پہ یہ چل رہے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں، ہم نے پچھلے دنوں بھی صوبائی حکومت کو کہا تھا کہ آپ کے اس ایریا میں جو صوبائی حکومت کے نیچے آتا ہے اور ذمہ داری صوبائی حکومت کی بنتی ہے، اس کیلئے حکمت عملی طے کریں، بیٹھیں، سوچیں اور اس کا کوئی لائحہ عمل نکالیں تاکہ اس مسائل سے ہم نکل سکیں جناب سپیکر۔ شکر یہ جناب سپیکر، بہت بہت شکر یہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وقفہ برائے نماز۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی نماز مغرب کیلئے ملتوی ہوگئی)

(وقفہ کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب شہرام خان (وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی): جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: مسٹر شہرام خان ترکئی۔

وزیر زراعت و انفارمیشن ٹیکنالوجی: مہربانی سپیکر صاحب۔ خنگہ جی ما خبرہ و کپہ ستیارت کبھی چھی یو خو کوم Activities، کوم دا زیاتے شوے دے Already مونہر Condemn کوؤ، تول ئے Condemn کوی لگیا دی۔ د حکومت پوزیشن ورتہ مونہر کلیئر کرو، داسی نہ دہ چھی حکومت دا شان ناست دے، پولیس

Already خپل کار کوی لگیا دے ، Different times په Different situations کبني Build کيږي، د هغې د پاره هغه ټائم سره Strategy د هغې مسئلې Handle کولو د پاره کيږي خو ما دوئ ته دا هم ریکویسټ وکړو چې کوم تجاویز دوئ را کړی وو، هغه چې کوم دوئ نور را کول غواړی، زمونږ دا نه دی چې یره Delay کول غواړو بلکه مونږ وایو چې دوئ مونږ سره، چونکه دا زمونږ جوآنټ مسئلہ ده، د ټولو ده، د دې د پاره حکومت بالکل اوپن دے او حکومت ته بالکل هغه Decision باندې چې کوم دے بڼه Valuable input مونږ له را کړی، کوم رائے مونږ له را کړی، مشوره را کړی، هغه به حکومت، پولیس ئے Adopt کوی ان شاء الله او د هغې د پاره نن به مونږ بیا چې کوم دے نو، چونکه ډائریکټ د آفسونه نه دلته راغلو، سی ایم صاحب سره خبره وکړو چې څومره زړی سبا یا بل ورځ په دې باندې میتنگ وشي او په اسمبلئ کبني به دلته یا کوم ځای کبني کيږي، مناسب ځای به ورته او وائی نو اپوزیشن حکومت ټول به Jointly کبيني او خپل Input به ورکوی۔ بله خبره دا ده جی چې مونږه بله ورځ هم وئیلی وو، شاه فرمان صاحب هم وئیلی وو، مونږ هم وئیلی وو چې فیډرل گورنمنټ ته مونږ ریکویسټ کړے دے چې خپل پوزیشن کلیئر کړی، دا Ambiguity د Confusion ختم شی، Either you want to go this way or this way, you have to choose او بل دا ټول د د ځان سره Onboard کړی چې کوم قسم Strategy اپناؤل غواړی چې ټولې پارټیانی Onboard کړی، هغوی Obviously خپل آرمی سره، خپلو خلقو سره ټول ولاړ دی، څوک د چا نه نه وروستو کيږي، د ویرې یا د بل څه شی خبره خو نشته، خبره دا ده یو Decision اخستل دی، د مشرئ په کرسی هغوی ناست دی او د صوبې حوالې سره Already Police involve دے لگیا دے۔ سراج صاحب ډیر ډیټیل سره هغه بله ورځ په خپل تقریر کبني او وئیل چې دا Steps مونږ اخلو لگیا یو۔ پولیس د پاره مختلف دغه روان دی خو چونکه د مشورې خبره ده چې مشترکه کبيني او خپل Input ورکړی، هغه مونږ بیا یو پیره فلور آف دی هاؤس هغه خبره بیا کوؤ د حکومت طرف نه چې مونږ به ټول Jointly کبينو، که سبا کبينو، که بله ورځ کبينو چې څومره زر کیدے شی، مونږ به ورته وینا وکړو نن سی ایم صاحب ته،

مونر ہول بہ ورپسپ لار شو، مونر بہ ورتہ او وایو سبا یا بلہ ورخ چہ Time set
 کپری، مونر بہ دوئی تہ او وایو او جوائنت بہ یو بل میتنگ، کوم Inputs دوئی
 ورکری دی، کوم دوئی نور ورکول غواری چہ مشترکہ پہ ہغی بانڈی یو فیصلہ
 وشی او مطلب دا دے چہ یو دغہ وشی۔ Action already مطلب دغہ روان دے
 خو چہ نور بہتر کیدے شی نو د تولو جی مشترکہ مسئلہ دہ او مونر د خپل دغہ
 ورکرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ جی۔ مسٹر شوکت یوسفزئی، پلیز۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر صحت): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر! میں صرف ایوان کو
 تھوڑا مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ جو ابھی خود کش حملہ ہوا ہے، وہ ایرانی قونصلیٹ کے باہر ہوا ہے اور ایک کار میں
 ایک شخص آیا ہے، یہ حملہ آور اور وہ شاید Enter ہونے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہاں پہ جو موجود ایف سی
 اہلکار تھے ہمارے، انہوں نے اس کو روکا اور جو نہیں روکا تو اس نے اپنے آپ کو خود بلاسٹ کر دیا، تو اس میں نو
 افراد کو خیبر ٹیچنگ ہسپتال لایا گیا تھا، اس میں دو جو ایف سی اہلکار ہیں، وہ شہید ہوئے ہیں اور دو کی حالت
 سیریس ہے جس میں سے ایک کو ہم نے ابھی شفٹ کر دیا ہے ایچ ایم سی، اس کی فوری نیوروسرجری کی
 ضرورت تھی تو وہاں اس کی Specialty زیادہ اچھی تھی، لہذا ہم نے ان کو وہاں شفٹ کر دیا ہے اور جتنے
 زخمی ہیں، ان کا ان شاء اللہ علاج ہو رہا ہے اور جس طرح شہرام صاحب نے کہا، میں اس پہ طویل بات نہیں
 کرنا چاہتا لیکن اب چیزیں کلیئر ہونی چاہئیں کیونکہ یہ صوبہ سب سے زیادہ متاثر ہو رہا ہے۔ اگر کہیں پہ کوئی
 آپریشن ہو رہا ہے، جو بھی ہو رہا ہے تو اس کا جو Fallout ہے، وہ اس صوبے پہ اس کا ہو رہا ہے اثر اور لوگ
 ظاہر ہے اگر ہنگو ہو یا وزیرستان ہو یا کوئی اور خیبر ایجنسی ہے تو جو بھی ہے میرے خیال سے وفاقی حکومت کو
 ان چیزوں کو چھپانے کی بجائے حکومت کو اپنے اتحادیوں کو، اپنی جو قومی لیڈر شپ ہے میرے خیال سے ان
 کو اعتماد میں لینا چاہیے تاکہ جو صوبہ اس کے بعد جو Suffer ہو گا یا جو ہم نے دیکھا ہے، ملاکنڈ کا ایشو ہم نے
 دیکھا ہے، اتنے سارے لوگ آئی ڈی پیز آگئے، تو شاید یہاں سے بھی یہ سلسلہ شروع ہو جائے گا لیکن یہ ہے
 کہ اس سے پہلے حکومت ہمیں اعتماد میں لے کہ صوبائی حکومت کا کیا Role ہے اور ان کا کیا Role ہو گا؟

کیونکہ ابھی یہ چیزیں جتنی خفیہ رکھی جائیں اور قوم کو حقیقت نہ بتائی جائے تو میرے خیال سے یہ بہت بڑی زیادتی ہوگی۔ شکریہ۔

صوبے میں ترقیاتی اور لوکل گورنمنٹ فنڈز کی تقسیم پر بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: آئٹم نمبر 5 ہے: صوبے میں ترقیاتی اور لوکل گورنمنٹ فنڈز کی تقسیم پر بحث، اس کیلئے میں جناب مولانا لطف الرحمان صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ آغاز کریں، اپنی بحث کا۔

مولانا لطف الرحمان: جناب سپیکر، بہت بہت شکریہ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، آج ہمارے، جو اجلاس Requisite کیا گیا تھا پوزیشن کی طرف سے، اس کا ایجنڈا، اس کی دوسری شق ہے " صوبے میں ترقیاتی فنڈ کے حوالے سے اور لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے"، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، ہمیں تو توقع تھی تحریک انصاف سے کہ ان کا سب سے بڑا نعرہ جو تھا، وہ انصاف کا تھا کہ جو پچھلی حکومتیں گزری ہیں، ان حکومتوں کے دوران تو نا انصافیاں ہوئی ہیں، ظاہر ہے کہ انہوں نے کوئی عدالت کی کر سی یہ بیٹھ کر کوئی Judgement نہیں دینا تھی بلکہ حکومت کے چلانے میں اور اداروں کو چلانے میں انصاف مہیا کرنا تھا، تو پچھلی حکومتوں پہ تو یہ اعتراضات تھے کہ انہوں نے انصاف نہیں کیا فنڈ میں، زیادتیاں ہوئی ہیں اور جو تلخ تجربات، چیف منسٹر صاحب کی پچھلی تقاریر میں ہم نے سنا کہ جی ہمیں تو سرے سے Ignore کیا گیا، ہمیں فنڈ نہیں ملا اور اپنے بھائی کا ذکر کیا، اس طرح اکا دکا ذکر انہوں نے کیا کہ ان ایم پی ایز کے ساتھ ان حکومتوں کے دوران یہ زیادتی ہوئی کہ ان کو اس کے حلقے کیلئے فنڈ نہیں ملا۔ جناب سپیکر، ہم تو سمجھتے ہیں کہ تلخ تجربات سے نتائج جو آنے ہیں، وہ کوئی مثبت نتائج آنے چاہئیں۔ جناب سپیکر، ہمیں تو توقع تھی کہ اس نعرے سے آنے والی حکومت، وہ انصاف قائم کرے گی، اس حوالے سے کہ علاقوں میں فنڈ کی تقسیم ہو، ڈسٹرکٹ لوکل گورنمنٹ کا جو فنڈ ہے، اس کی تقسیم کے حوالے سے کوئی انصاف ہوگا۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے تجربات سے فائدہ نہیں اٹھایا گیا اور ہم سمجھتے تھے کہ وہ کوئی Positive response ملے گا حکومت کی طرف سے اور جیسا کہ پہلی تقاریر میں انہوں نے کہا بھی ہے کہ ہمارے لئے ایم پی ایز جو ہیں، وہ Equal ہوں گے اور ان کے حلقہ جات اس صوبے کا حصہ ہیں۔ وہ عوام جو ہیں، اس صوبے میں رہتے ہیں اور آپ کی حکومت اس صوبے کے عوام پر ہے تو ہم اس علاقے کو ڈیولپمنٹ کے حوالے سے Actual طور پہ وہ اس کو

تصور کریں گے اور اس پہ جو ہے، انصاف ہو گا۔ جناب سپیکر، اب اپوزیشن کی طرف سے یہ نکتہ اٹھانا، ظاہر ہے آٹھ مہینے گزر گئے اور اس میں جو نا انصافیاں ہو رہی ہیں، وہ آپ کے سامنے جناب سپیکر! رکھنے ہیں اور اس ہاؤس کے سامنے ہم نے رکھنے تھے۔ جہاں تک صوبائی اسمبلی کے حلقہ جات ہیں اور ان کو جو ترقیاتی فنڈ ملنا تھا جناب سپیکر، اس میں جو اپوزیشن کے لوگ ہیں، مجھے سارا معلوم نہیں ہے کہ کس کس کو کتنا اس کے حلقے کیلئے فنڈ ملا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ دو کروڑ روپے فنڈ ملا ہے اپوزیشن کے اراکین کو اور جو ایک کروڑ کی بات ہو رہی ہے، وہ ابھی ہوا میں ہے، اس کے بعد بھی کہ روڈز کی اس مد میں ایک کروڑ روپے اپوزیشن کے لوگوں کو ملیں گے لیکن جناب سپیکر، حیرانگی یہاں ہوتی ہے، اگر پچھلی حکومتوں میں ایم پی ایز کے حلقوں کو فنڈ ملا ہے تو تناسب کو آپ دیکھیں تو اگر ایک کروڑ ہر ایم پی اے کو ملا ہے تو حکومتی اراکان کو شاید ڈیڑھ کروڑ ملا ہو، اور یہ کوئی فرق ہو گا اس میں جو پچھلی حکومتوں میں ہوا ہے لیکن تقریباً تمام ممبران کے حلقوں کو وہ فنڈ ملا ہے۔ لیکن اس وقت دو کروڑ اور سات کروڑ تو کوئی تناسب مجھے سمجھ نہیں آرہا، یہ انصاف کی بات مجھے سمجھ میں نہیں آرہی کہ آخر ان کے حلقوں میں لوگ رہتے ہیں، اس صوبے کے وہ عوام ہیں اور جن حلقوں سے اپوزیشن کے لوگ کامیاب ہوئے ہیں تو ان کے عوام اور ان کا علاقہ اور وہ شاید اس صوبے کے اس میں نہیں آتے اور حساب کتاب میں اور انصاف میں وہ ان کا حق اتنا ان کا نہیں بنتا جتنا کہ حکومتی اراکان کے حلقوں کا بنتا ہے تو جناب سپیکر، ہمیں آپ کے توسط سے یہ بات کرنی ہے اور ہمیں یہاں اسمبلی میں یہ بات کرنا اور جو اپوزیشن کے لوگ ہیں، ان کے حلقے، آپ کے ہی عوام ہیں، آخر اپوزیشن کی وجہ سے ان حلقے کے عوام سے دشمنی ہمیں سمجھ میں نہیں آرہی اور اس سے انتقام لینا، یہ ہمیں سمجھ میں جناب سپیکر، نہیں آ رہا۔ تو ہم سمجھتے ہیں کہ ٹھیک ہے کہ اضافی رقم آپ اس علاقے کیلئے مختص کریں، حکومت اور اس ایم پی ایز کے حلقوں کیلئے جو حکومت سے ہیں لیکن تناسب میں تو کچھ فرق آپ ڈالیں، کوئی انصاف کے برابر تو لے آئیں کہ ہم کہہ سکیں کہ ہاں تھوڑا سا پلڑے میں فرق ہے، اس کو ہم بھی سمجھ لیں گے کہ ٹھیک ہے حکومتی اراکان کا تھوڑا سا پلڑا بھاری ہے اور اس کو زیادہ ملا ہے، ہم بھی گزارا کر لیتے اور سمجھتے کہ اپوزیشن کے لوگوں کے جو حلقے ہیں، ان کو فنڈ ملا ہے لیکن اتنا نہیں ملا جتنا حکومتی، لیکن کوئی تناسب تو ہونا چاہیے جناب سپیکر! تو مجھے وہ تناسب نظر نہیں آرہا ہے۔ جناب سپیکر، ہمیں آپ سے توقع ہے اور حکومت سے بھی یہ گزارش

کرتے ہیں کہ آخر اس کو تھوڑا سا آپ بیلنس کریں اور اس لیول پر لے آئیں کہ اپوزیشن کے ارکان اپنے حلقوں میں جاتے ہیں، چھوٹے چھوٹے مسائل ہوتے ہیں اور ان کی توقع ہوتی ہے کہ ان کو ہم نے ممبر بنا کے اسمبلی میں بھیجا ہے اور اس سے ہمارے وہ مسائل بھی، چھوٹے چھوٹے مسائل ہیں، وہ ہمارے حل ہوں گے۔ تو ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ اس لحاظ سے آخر آٹھ مہینے گزر گئے ہیں اور ڈیو بلیمنٹل جو ہمارا بجٹ جو ہے سالانہ، مجھے اس پہ بھی کوئی انصاف نظر نہیں آ رہا اور کہیں پہ تو روڈ کا سیلٹر آپ دیکھیں تو کلومیٹر کے حساب سے اس کی تعداد معلوم نہیں، کچھ حلقے ایسے ہیں کہ انہیں سرے سے روڈ مل ہی نہیں رہا، کیا یہ روڈ اس حلقے کی ضرورت نہیں ہے، اس عوام کی وہ ضرورت نہیں ہے کہ ان کو روڈ نہ ملے؟ اسی طرح دوسری سکیمیوں، ان کا کوئی پتہ نہیں چل رہا، چاہے سکولز ہیں، اپ گریڈیشن ہے، چاہے ٹیوب ویل کے حوالے سے ہے، جس ڈیپارٹمنٹ کو بھی آپ لیں، اس کے ڈیو بلیمنٹل فنڈ کا جو تقسیم کا سلسلہ ہے، وہ ہمیں ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا کہ آخر کس طریقے سے وہ ہو رہا ہے اور نہ ہی یہ ہمیں پتہ چل رہا ہے کہ آیا ہمارا بجٹ، جون آنے والا ہے، اس وقت تک کیا یہ فنڈز جو مختص کئے گئے ہیں، وہ خرچ ہو بھی سکتے ہیں کہ نہیں ہو سکتے؟ تو جناب سپیکر، ہمیں بھی اندھیرے میں رکھا ہوا ہے، ہمیں ذرا بتائیں تو سہی، پتہ تو چلے کہ آخر جو ادارے ہیں اور انہوں نے یہ سال گزارنا ہے 2013-14 کا اور جون تک انہوں نے اخراجات کرنے ہیں، اس کا کوئی ہمیں معلوم نہیں ہے، اس وقت تک تو تقریباً تیسرا کوارٹر بھی ختم ہونے کو ہے اور آخری مہینوں میں چوتھا کوارٹر چل رہا ہوتا ہے، ہمیں یہ نہیں پتہ کہ پہلا کوارٹر بھی چلا ہے کہ نہیں چلا؟ تو جناب سپیکر، یہ اس طریقے سے ہم کیا عوام کو مطمئن کر سکیں گے؟ تو ایک تو جناب سپیکر، اس حوالے سے بات کی۔ دوسری بات یہ تھی کہ ڈسٹرکٹ کونسل کا فنڈ، جناب سپیکر! وہاں بھی انصاف کا، میں سمجھتا ہوں کہ وہاں تو سرے سے مجھے کوئی اپوزیشن کے ارکان کو فنڈ دینے کا کوئی وہ سمجھ ہی نہیں آ رہا ہے کہ کسی کو ملا بھی ہے کہ نہیں ملا؟۔۔۔۔۔

سید محمد علی شاہ: نہیں ملا۔

مولانا لطف الرحمان: تو میرے تو پیچھے سارے اپوزیشن کے دوست بیٹھے ہوئے ہیں، تمام پارٹیوں کے لوگ بیٹھے ہیں، جن جن اضلاع سے ہمارے ان ممبران کا تعلق ہے تو ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ سے سرے سے محروم کیا گیا ہے اور ان کو ہدایات جاری کی گئی ہیں، وہاں کی انتظامیہ خود کہتی ہے کہ ہمیں ہدایات ملی ہیں اوپر

سے کہ ان ارکان کو آپ نے اس فنڈ میں شامل نہیں کرنا، سرے سے ان سے بات ہی نہیں کرنی اور نہ ہی آپ نے ان سے پوچھنا ہے۔ تو آخر جناب سپیکر، آپ مجھے بتائیں، میں تو صرف اپنے ضلع کے گلرز بتا سکتا ہوں، تمام اراکین بیٹھے ہیں، ان کے ساتھ یہ زیادتی پورے ہر ڈسٹرکٹ میں ان کے ساتھ ہوئی ہے، میں اپنے ضلع کی بات کروں گا جہاں پہ ڈسٹرکٹ کونسل کے فنڈ کی مد میں چار کروڑ روپے جناب سپیکر، اور چار کروڑ میں سے مجھے جو تفصیلات ملی ہیں یا مجھے جو معلومات ملی ہیں، اس میں کوئی 50 لاکھ ایم اینڈ آر کے فنڈ میں ہے اور کوئی 45 لاکھ صفائی کے حوالے سے ہیں اور 50 لاکھ ہمارے لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کی ہدایات پر وہاں فنڈ خرچ ہوا ہے، اس کیلئے کوئی ٹینڈر کیا گیا ہے اور بقایا جو رقم ہے جناب سپیکر صاحب، وہ تین ایم پی ایز کے ذریعے تقسیم ہونا ہے اور میرے ڈسٹرکٹ کا جو حال ہے، وہ میں بتانا چاہتا ہوں اور اس میں جناب کلاچی کا حلقہ آتا ہے، سردار صاحب کا، اس میں سميع اللہ خان علیزئی کا حلقہ آتا ہے اور اس میں ریونیو کے منسٹر کا حلقہ آتا ہے کہ اس میں تو یہ پیسے آپ نے Equal تقسیم کرنے ہیں۔ بقایا ہدایات یہ ہیں کہ کسی سے پوچھنا بھی نہیں ہے کہ ان کو اس فنڈ میں کوئی حصہ دینا ہے۔ تو ہمارے پانچ حلقے ہیں، یہ ہمارے ضلع کی لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے جو فنڈ کی تقسیم کی بات ہے، یہ جناب سپیکر! یہاں پہ آپ کو میں نے یہ تفصیل بتائی ہے اور یہ اس اپوزیشن کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں، ان کے حلقوں کے عوام کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کیا یاد دہانی کی ہے حکومت کی کہ ان حلقوں میں ترقیاتی فنڈز ہم نے نہیں خرچ کرنے؟ تو یہ ہماری گزارشات ہیں اور یہ ہمارے تمام ممبران کا مسئلہ ہے، ان کے تمام اضلاع میں یہ مسئلہ ہو رہا ہے تو آپ ذرا جناب سپیکر، اپنی حکومت سے یہ بھی پوچھیں کہ آخر انصاف کے حوالے سے ہمیں یہ بتایا جائے کہ کیا یہ فنڈ انصاف کے طریقے سے تقسیم ہوا ہے یا پھر یہ صرف ایک نعرہ تھا عوام کے سامنے انصاف کی بات کرنے کا، عملاً اس پہ کوئی عمل نہیں کرنا، تو پھر تو ٹھیک ہے جناب سپیکر۔ تو یہ ہماری گزارشات تھیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس طرح Ignore نہیں کئے جاسکتے اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ قانونی طور پر بھی ہمارے دوسرے دوست وہ بتائیں گے آپ کو کہ اس حوالے سے بھی جواز نہیں بنتا کہ لوکل گورنمنٹ کا فنڈ اس انداز میں تقسیم ہو اور دوسرے ایم پی ایز کو بالکل Ignore کیا جائے اور صرف اپنی مرضی پہ فنڈ کی تقسیم ہو۔ تو یہ ہماری گزارش ہے جناب سپیکر کہ اس کیلئے کوئی لائحہ عمل آپ کی طرف سے طے ہونا چاہیے کہ

حکومت اس پہ کوئی لائحہ عمل طے کرے اور اس کا باقاعدہ کوئی طریقہ ہو اور اس طریقے سے ان کے حلقوں میں وہ تقسیم ہو جناب سپیکر۔ تو یہ بات تھی جناب سپیکر، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، بہت بہت شکریہ۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی شاہ باچا۔

سید محمد علی شاہ: ڊیره مہربانی جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! لہر توجہ غواړو جی، سپیکر صاحب! لہر توجہ غواړو جی۔ ڊیره مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

سید محمد علی شاہ: د فنډز په حواله خو مولانا صاحب بنه په تفصیل خبرې وکړې جناب سپیکر صاحب، زه هم یو څو خبرې کول غواړم۔ جناب سپیکر، زموږ دا پختونخوا اسمبلی چې کوم ده، د دې خپل روایات دی۔ کله مونږ به په اپوزیشن کښې ناست یو کله به په ټریژری بنچز باندې ناست یو څو یو خبره کوم چې په تیر گورنمنټ کښې مونږه په هغه بنچز ناست و او دلته ډیر داسې ممبران دی چې هغوی په اپوزیشن بنچز باندې ناست و او نن هم هغه اراکین په هغه بنچز ناست دی او مونږ نن دلته په اپوزیشن بنچز باندې ناست یو څو تیر گورنمنټ کښې جناب سپیکر صاحب، ټهیک ده داسې یو کیس نیم به پکښې راغله وی څنگه چې مولانا صاحب خبره وکړه خو د اپوزیشن Concept پکښې ختم شوه و۔ نن لودهی صاحب دا دے ناست دے، تیر گورنمنټ کښې هغه په اپوزیشن بنچز باندې ناست و، لودهی صاحب گواه کوم چې بحیثیت اپوزیشن ممبر د ده حق چا نه دے خورلے نو جناب سپیکر صاحب، زموږ د پښتنو یو خپل روایات دی، پنجاب اسمبلی یا بلوچستان اسمبلی یا سندھ اسمبلی د هغوی خپل روایات دی، شکر الحمد لله زموږ څنگه چې د گورنمنټ بنچز منسټران، سی ایم صاحب هغوی په اولنی سپیچز کښې دا خبره کړې ده چې مونږ به په فنډز کښې منصفانه تقسیم کوو خو نن زه یو څو مثالونه جناب سپیکر صاحب، په هر هیډ کښې ورکوم۔ نن ایجوکیشن کښې که مونږ وگورو صرف یو پرائمری سکول مونږ ته ملاؤ شوه دے، نن که د کمرو خبره زه وکړم په ایجوکیشن سکولونو کښې زما په خیال پیښه کمږې مونږ ته ملاؤ شوې دی او داسې ډسټرکټس جناب سپیکر صاحب،

پکښې شته چې د هغه زه ثبوت سره دا خبره کوم چې سو سو کمرې په يو يو ډسټرکټ کښې تقسيم شوې دي نو زه تاسو نه دا تپوس کوم چې چرته په يو ډسټرکټ کښې سو کمرې تقسيمېږي او په يو ډسټرکټ کښې شپږ اووه کمرې تقسيمېږي نو دا منصفانه تقسيم دے؟ نن که واټر سپلائي سکيمز ته وگورو جناب سپيکر صاحب او شکر الحمدلله نن هغه طرف او دا طرف تقريباً بيلنس دے، دا نيمه اسمبلي ده، نيمه صوبه دې طرف ته ناسته ده۔ جناب سپيکر صاحب، دا يواځې د ايم پي اے حق خوړل نه دی، دا د نيمې صوبې حق خوړل دی۔ جناب سپيکر صاحب، که نن تهېک ده هلته 60، 70 کسان ناست دي، 50، 55 کسان دلته ناست دي نو چې کوم کښې زه خبره کوم، که مولانا صاحب خبره کوي، که دا نور ممبران صاحبان خبره کوي، هغه د خپلو حلقو د پاره، د خپل عوامو د پاره جناب سپيکر صاحب، چا د ذاتي مفاد د پاره دلته خبره نه ده کړې او دا ډبل سټينډرډ پکار نه ده چې مونږه ئے اپناؤ کړو؟ يا خو صفا خبره د کوي حکومت چې اپوزيشن له مونږه فنډ نه ورکوؤ، اپوزيشن د خپل کار کوي خو چې يو طرف ته د انصاف خبره کېږي، د منصفانه تقسيم خبره کېږي نو پکار ده چې دې هاؤس کښې چې يو سره خبره وکړي، کم از کم هغه خبره Honour کول پکار دي جناب سپيکر صاحب۔ نن په واټر سپلائي سکيمز کښې جناب سپيکر صاحب، داسې حلقې شته، تاسو به خپل کوهاټ ډسټرکټ واخلي، منور خان ناست دے، لکي کښې د دوئ په ډسټرکټ کښې داسې ځايونه شته چې سړي او ځناوران په يو ځايي اوبه څښکي جناب سپيکر صاحب! خو دا دے مخامخ ناست دے، اپوزيشن والا له يو واټر سپلائي سکيم هم اوسه پورې نه دے ملاؤ شوي، نو اخر دا د کوم ځايي انصاف دے؟ مونږ به د چانه دا تپوس کوؤ او بار بار درته دا خبره کوؤ چې يره دا مونږ د ذاتي مفاد د پاره خبره نه کوؤ۔ اوس يو ځايي کښې د څښکلو د اوبو سکيم نشته، يو ځايي کښې د عوامو د پاره اوبه نشته نو کم از کم دې ته د گورنمنټ نه گوري چې يره دا اپوزيشن بنچر باندې ناست دي، کم از کم هغه عوامو ته د خلق گوري، هغه ځايي ته د گوري او دوئ بار بار دا خبره کوي چې دا په Need basis باندې مونږ ورکوؤ، نن داسې ځايونه شته چې هلته د څښکلو اوبه نشته، هلته دا د هغه ځايي Need نه دے جناب سپيکر صاحب؟ نو پکار ده

چې کوم ځانې کښې Need basis باندې وی، پکار ده چې هم هغه Need basis باندې هغوی تقسیم کوی د فنډونو۔ روډز کښې جناب سپیکر صاحب، داسې ډسټرکټس شته چې هلته زما په خیال زموږ اپوزیشن ته ایک ایک کروړ روپۍ مونږ ته ملاؤ شوې دی او پانچ سو کلومیټر، ساړهې پانچ سو کلومیټر روډ په اے ډی پی کښې راغله دے، نوے سکیم دے، په پانچ سو کلومیټرو کښې مونږ ته صرف په یو کروړ روپۍ فی کلومیټر ملاؤ شوې دی، د ډی نه دا جوړیږی چې کم از کم مونږ ته پچاس پچپن کلومیټره روډ ملاؤ شوے دے او ساړهې چار پانچ سو کلومیټر روډ گورنمنټ پخپل مینځ کښې تقسیم کړے دے، دا منصفانه تقسیم دے جناب سپیکر صاحب؟ نن که مونږ هیلتھ کښې وگورو، هیلتھ کښې خو زما په خیال چې نوے سکیم نه شروع شوے دے، کیدے شی چې حکومتی بنچر ته هم هیلتھ کښې اوسه پورې دغه نه دے ملاؤ شوے نوے سکیم، نه ډسپنسر یانې شته، نه پکښې بی ایچ یوز شته، نه پکښې آر ایچ سیز شته، بس زما په خیال یو څو هسپتالونو له ئے د دوايانو د پاره پیسې ورکړې دی خو هیلتھ کښې زما په خیال چې نوے سکیم تر اوسه پورې یو هم نه دے دغه شوے۔ جناب سپیکر صاحب، مولانا صاحب د ډسټرکټ گورنمنټ خبره هم وکړه، ډسټرکټ گورنمنټ کښې همیشه د پاره داسې شوی دی چې کومې حلقې، تیر گورنمنټ کښې هم مونږه پاتې شوی یو، هغې کښې هم دا شے نه دے شوے چې ډسټرکټ ته به پیسې لارې، هغه به Per MPA distribute کیدې، تهپیک ده د منسټر صاحب به پکښې خپل یو شیئرز وو، په هغې باندې تهپیک ده مونږ دا دغه نه کوؤ، بحیثیت یو منسټر ده ته حق دے خو کم از کم د ایم پی ایز هم د هغې علاقې څه حق شته۔ جناب سپیکر صاحب، منسټر صاحب مخامخ ناست دے، دوئ د پکښې خپل شیئرز که اخلی نو وادیکلی، گنې دا هم ورته مونږ ریکویسټ کوؤ چې یره ایم پی ایز ته، د هغه قوم ته، د هغه علاقې ته د فنډ د لگیدو ضرورت شته، د واټر سپلائی سکیم ضرورت ورته شته، د کمرو جوړولو ضرورت ورته شته، د روډونو جوړولو ضرورت ورته شته او شکر الحمدلله دوئ سره پخپله As a Government Minister هم دوئ سره خپل فنډز پوره دی، زما دا یو ریکویسټ دے، یو تجویز دے چې ډسټرکټ گورنمنټ فنډ چې څومره دے، پکار دے چې هغه په هر ایم پی اے Equal

distribute شی۔ نو جناب سپیکر صاحب، زہ پہ آخر کبھی ہم دا خبرہ کول غوارم چھی گورنمنٹ دیا دا خبری نہ کوی چھی منصفانہ تقسیم بہ کوؤ او پکار دہ چھی کہ فرض کرہ دا خبرہ پہ اسمبلی کبھی دوی کوی چھی څنگہ مولانا صاحب وکرہ چھی پہ اولنی سپیچ کبھی سی ایم صاحب، منسٹرانو صاحبانو هر څائي کبھی دا خبرہ کوی، کہ پہ پریس کانفرنس کبھی وی، کہ پہ ٲاک شو کبھی راڄی، هغوی هر څائي دا خبرہ کوی چھی مونڙ کم از کم پہ دې صوبہ کبھی بہ منصفانہ تقسیم کوؤ۔ نو زما گورنمنٹ تہ دا ریکویسٹ دے چھی دا ورتہ ما هر څہ او بنودل، کہ دا منصفانہ تقسیم وی خوتاسو فیصلہ وکرئ او کہ نہ منصفانہ تقسیم نہ وی نو پکار دہ چھی گورنمنٹ خپلی خبری Honour کری۔ ڊیرہ مہربانی۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکر یہ جی۔ سردار حسین باک صاحب۔ سردار حسین باک صاحب۔

جناب سردار حسین: شکر یہ سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، زما نہ مخکبھی مولانا صاحب ہم خبری وکرې او محمد علی شاہ ہم خبری وکرې او د دې اجلاس کہ یو طرف تہ یو ڊیرہ اہم نکتہ د لاء ایند آرڊر وہ نو بیا دا اووہ نور نکات چھی وو، دا ہم زمونڙ د ٲولو اپوزیشن پہ نظر کبھی ڊیر زیات اہم مونڙ گنرل او سپیکر صاحب، زمونڙ د پارہ ہم دا یو فورم دے چھی دا دې څائي کبھی څومرہ نمائندگان منتخب ناست دی، هغوی د خپلو حلقو یا د خپلو حلقو د مسئلو نمائندگی چھی دہ، هغه پہ دې فورم کبھی کولې شی۔ سپیکر صاحب، مونڙ کہ پہ دې ٲولہ صوبہ کبھی وگورو چھی Direct elected constituencies دی نو هغه 99 دی او دن وخت پہ حساب سرہ 53 کسان داسې دی، ملگری چھی هغه پہ اپوزیشن کبھی ناست دی او ظاہرہ خبرہ دہ چھی دا 53 نمائندگان چھی دی، دا باید چھی پہ تعداد کبھی 53 وی خو کہ د آبادی د تناسب پہ حوالہ باندي مونڙ وگورو نو دا د صوبی د نیمې آبادی نہ د سیوا آبادی نمائندگی کوی او بیا سپیکر صاحب، څہ رنگ چھی زما نہ مخکبھی ذکر وشو چھی دا فورم چھی دے، دا جرگہ چھی دہ، دلته لیڈر آف دی هاؤس ہم وی، دلته لیڈر آف دی اپوزیشن ہم وی، لیڈر آف دی هاؤس سرہ ہم خپل Allied چھی کوم پولیٹیکل پارٹیز دی یا فورسز دی، هغه ورسرہ شامل وی او لیڈر آف دی اپوزیشن سرہ ہم Allied یا

مخلوط اتحادی جماعتونه چې وی، هغه موجود وی او سپیکر صاحب، په دې فورم باندې که د حکومت یو غړی خبره کوی یا په دې فورم باندې د اپوزیشن یو غړی خبره کوی نو په هر وخت کېنې د دې اسمبلی ریکارډ چې دے، دا په دې اسمبلی کېنې دلته پروت وی۔ زه ډیر په بخښنې سره او ډیر په افسوس سره دا خبره کوم چې دا اولنئ اسمبلی ده چې د ابتداء نه یا د بسم الله نه د دې صوبې نن نیمه آبادی چې ده، نیمه آبادی، هغه زه نه پوهیږم چې د هغې په شا باندې حکومت نیت څه دے، د حکومت اراده څه ده؟ هغه ئے بالکل د بسم الله نه دیوال سره ولگول۔ زه که تاسو ته د هغه Annual Development Plan یا د هغه Annual Development Programme خبره وکړم نو که مونږ په روډ سیکشن کېنې وگورو، د اپوزیشن ملگرو ته یو یو کروړ روپئ ملاؤ شوې او د حکومت ملگرو ته درې درې کروړه او څلور څلور کروړه او د هغې نه سیوا هغوی ته ملاؤ شوې۔ سپیشل چې کوم پیکج وو، د اپوزیشن ملگرو ته یو یو کروړ روپئ ملاؤ او هغوی ته څلور څلور او پینځه پینځه کروړه روپئ ملاؤ شوې۔ داسې چې په سالانه ترقیاتی پروگرام کېنې کوم سکیمونه Reflect وو، هم په دغه Ratio باندې که تاسو لار شئ نو تر ډیره حده پورې د اپوزیشن چې کوم اراکان دی یا غړی دی، هغه نظرانداز شو او حکومت ته هغه پیکج چې دے، هغه ملاؤ شو۔ سپیکر صاحب، دویم اړخ ته چې مونږ راشو چې په دې صوبه کېنې پینځویشتم ضلعې دی او په هره ضلع کېنې چې که ټی ایم ایز دی یا که ډسټرکټ کونسلز دی یا که U/Cs دی، هغوی چې څومره ریونیو جنریت کوی، دا که هلته میلی دی، دا که هلته اډې دی یا څه داسې ریونیو جنریشن د پاره نور سورسز دی، دومره لوئې زیاتے وشو چې که زه د یو بونیر خبره وکړم، په بونیر کېنې آمدن چې وو هغه پینځه کروړه او دیرش لاکهه روپئ وو، لویه بدقسمتی دا راغله سپیکر صاحب، دې ته کتل پکار وو چې که په بونیر کېنې درې Constituencies دی نو دې ته کتل پکار دی چې د یو Constituency د ټی ایم ایز نه یا د هغوی د U/Cs نه څومره انکم چې دے، هغه جنریت کېږی او بیا اخلاقی طور باندې پکار دا وه چې په کوم Constituency کېنې څومره جنریشن کېږی، پکار دا ده چې هغه ریونیو چې څومره جنریت شوې ده چې په هغه Constituency کېنې په ډیویلپمنټ سکیمز

باندې هغه ولگي۔ يو خو دا زياتے وشو چې خومره جنريشن شوه، اويا فيصده حصه چې ده، هغه يو Constituency ته لاره او دا باقي ديرش فيصده جنريشن چې وو، هغه دواړو Constituencies ته لارو۔ نقصان خو ئے يو دا وشو چې د بونير په خلقو کبني احساس محرومي پيدا شوه، دويم نقصان ئے دا وشو چې مونږ پوليتيکل خلق لگيا يو، دلته سول سوسائتي لگيا ده، دلته اين جي اوز لگيا دی، هغوی کميونتي چې ده د دې د پاره موبلائز کوی چې تاسو خپله ريونيو جنريټ کوئ چې دلته لارې کوڅې جوړيږي، دلته واټر سپلائي سکيمز کيږي، دلته روډز جوړيږي يا دلته نور د ډيويلپمنټ کار چې دے، هغه روان کړي۔ دا نقصان وشو سپيکر صاحب! چې د بسم الله نه کوم روايت قائم شو، نن به هغه علاقې څنگه د دې ريونيو جنريشن د پاره د حکومت سره يا د هغه ادارو سره به هغوی مرسته کوی؟ هغوی مرسته نه کوی نوره۔ سپيکر صاحب، حقيقت هم دا دے چې ما دلته چيف ايگزيکټيو نه اوږيدلی وو، ما دلته د فنانس منسټر صاحب نه اوږيدلی وو او Categorically او Repeatedly د دې حکومت د وزيرانو صاحبانو نه ما اوږيدلی وو چې دا هغه حکومت نه دے چې د دې صوبې فئډ به د دې صوبې يوې حصې ته ځی يا به يوې ضلعي ته ځی يا به يوې حلقې ته ځی، دا نن مونږ په بل حکومت، نوی حکومت کبني ناست يو، پکار ده چې د تير حکومت ريکارډ راواخستے شی او دا پته ولگي او زه د هغه ملگرو او د هغه مشرانو شکريه هم ادا کوم چې په هغه وخت کبني هغوی په اپوزيشن کبني وو خو دا کريډټ خون Definitely زمونږه سابقه وزير اعلي امير حيدر خان هوتي صاحب ته ځی چې د اپوزيشن ملگرو به دا گنډله چې مونږه په اپوزيشن کبني نه يو، مونږ په حکومت کبني يو، هغه ډير لوئي فراخدلانه، هغه ډير لوئي د پښتو د رواياتو نه کار اخستو۔ سپيکر صاحب، زه په دې فورم باندې دا هم مطالبه نه کوم چې ظاهره خبره ده دا حکومت دے، د حکومت اتحاديان دی، پکار دا ده چې حکومت دوئ ته لږ په بڼه سترگه وگوري خو زما يقين دا دے چې دا خو معنی نه لری، دا خو څه معنی نه لری چې کوم خلق د انصاف خبرې کوی، کوم خلق د اسلام خبرې کوی، کوم خلق د مساوات خبرې کوی او دا خو مونږ نه کوؤ، دا دعوي او دا وعدې او دا نعري خودوئ په روزانه بنياد باندې دلته دوئ نن لگيا

دی او مونږ له پیغورونه را کوی، په ټولو حکومتونو باندې الزامونه لگوي او بیا دا خبره کوی چې دا خو کرپشن وو، دا خو Nepotism وو، دا خو اقرباء پروری وه. سپیکر صاحب، دا دومره اهمه مسئله ده چې زه دا وئیل نه غواړم چې مونږ د اپوزیشن دا ټول اراکان چې دی، مونږ به په دې باندې احتجاج کوو خو دا هم وئیل غواړم چې په دې دومره لږه ظلم باندې، په دې دومره لویه ناانصافی باندې او دې ته زه انتقام وایم انتقام، سپیکر صاحب! دا انتقام دے او دا انتقام په دې وجه دے چې د ډیر لږه افسوس نه او د ډیرې لږې بدقسمتی نه زموږ چې د حکومت کوم ورونډه دی، بیا زموږ د حکومت کوم مشران دی، په هغوی باندې د اپوزیشن دا تنقید چې دے دا پرې خور نه لگی، دا پرې بڼه نه لگی، نو د هغوی دا خیال دے او د هغوی دا نیت دے چې په دې طریقہ باندې به دا خلق مونږ پریشراڼز کړو یا به ئه دیوال سره ولگوو نو شاید چې هغوی د دې خپل مؤقف نه واوړی او حکومت طرف ته جهکاؤ جوړ کړی خو سپیکر صاحب! داسې نه ده، دلته بشمول زما که زه یو پولیټیکل ورکریم او دا سیاسی مشران دی، د دې خلقو خپل سیاسی Background دے، د دې خلقو پخپلو علاقو کښې یو پس منظر دے، یو اثر رسوخ دے، د دوی خپلو خپلو سیاسی گوندونو سره یو تاریخی تړون دے، سیاسی ورکران، سیاسی خلق په فنډ ورکولو او په فنډ نه ورکولو، په نوکرو ورکولو او په نوکرو نه ورکولو دا خلق خپلې همدردی یا خپلې وابستگی یا خپل Affiliation پرېښودو ته تیار نه دے خو سپیکر صاحب! زما غوښتنه دا ده چې دا هغه فورم دے چې په دې فورم کښې قانون سازی کیږی او بیا ئه عدالتونه چې دی، هغه د هغې تشریحات کوی نو چې کله په دې فورم کښې د اپوزیشن په ملگرو باندې دا لارې بندې شی، بیا مونږ سره بله لار پاتې نشی، یوه لار به مونږ سره دا پاتې شی چې مونږ به عدالت ته لار شو او که هغه لار نه وی، بیا به مونږ سره دا لار پاتې شی چې د اسمبلئ دا اجلاس چې دے دا به مونږ په ډیر لږه خفگان باندې او ډیر لږه افسوس باندې او ډیر لږه په بخښنه باندې دا اجلاس به بیا د اپوزیشن ملگری په دې حال کښې نه، د دې اجلاس نه بهر چې کوم هغه گراؤنډ دے، په هغه گراؤنډ کښې به بیا مونږه خپل اجلاس چې دے هغه منعقد کوو او دې ټولې دنیا ته به خپله خبره بنایو۔ (تالیان) خو زما طمع

ده چي، زما د خپلو ورونرو او د حکومت نه زما دا طمع ده چي که زمونږ په خبره کبني Logic وي، چي که زمونږ په خبره کبني وزن وي او چي که واقعي د حکومت د طرف نه په بسم الله کبني دا زياتي روان وي نو په دیکبني هيڅ د شرم خبره نشته، دا ټول هاؤس چي دے دا د دې صوبې نمائنده هاؤس دے، زما به ورته دا خواست وي چي نه ده پکار چي اپوزيشن له دوي دا موقع ورکړي او اپوزيشن هغه لاره اختيار کړي چي کومه لاره د دې صوبې د پاره مناسبه خبره نه وي۔ سپيکر صاحب، زه په دې هم پوهه يم چي مونږ له د وزيران صاحبان د دې خبرو جواب په دې شکل نه را کوي چي په تير وخت کبني څه چل شوي دے، په تير وخت کبني څه چل شوي دے او که خامخا دوي دا جوابونه تياروي نو سپيکر صاحب، بيا به زما ستاسو نه دا خواست وي چي په دې صوبه کبني، پرون زمونږ په حکومت کبني هم 99 حلقې وے، بيا به ټول ريکارډ راواخلي او د هغې ريکارډ نه به پته ولگي او زه دا منم چي نن د دې صوبې وزير اعلي دلته ناست دے، هغه د نوبنار دے، د هغه نه د خلقو توقعات دي، د هغه نه د خلقو ډير امیدونه دي، زه هرگز دا خبره نشم کولې چي گنې کوم فنډ ما ته ملاويږي، هغه د د صوبې وزير اعلي خان له واخلي، نه دا نامناسبه ده، مونږه په دې هم پوهيږو چي د دې صوبې وزيران دي، د هغوی نه د خپلو خلقو توقعات دي، امیدونه دي، مونږ دا خبره هم بالکل نه کوو چي هغه وزيران څومره فنډ اخلي هغه هومره د مونږ له را کوي خو صرف دومره ورته کوو چي دومره فرق د نه ساتي لکه د زمکې او آسمان پشان، او زه دا کنړم چي څنگه مونږ اپوزيشن، د دې اليکشن نه پس چي کله دې ټول اپوزيشن دا فيصله وکړه چي عددي برتري چي ده، دا زمونږ دې ورونږوته حاصل ده لهدا دوي د حکومت جوړ کړي، نن هغه خلق ناست دے خپل حکومت ئے جوړ کړے دے او زه دا هم سپيکر صاحب، وئيل غواړم چي زمونږ د اپوزيشن د طرف نه تر اوسه پورې هيڅوک دا شواهد چي دي دا نشي پيدا کولې چي که مونږ اپوزيشن د مرکزی حکومت سهارا اخستې وي او مونږ کوشش کړے وي چي مونږ د په حکومتی ارکانو کبني يو Rift جوړ کړو يا د هغه ارکانو کبني څه ارکان سره شامل کړو خو زه د دې خبرې هم غندنه کوم چي زمونږ صوبائی حکومت لگيا دے اوس د اپوزيشن په بعضو ملگرو باندې ټونگې وهی،

دا خبره ځکه کوم چې دا په ریکارډ باندې راشی، لهدا دا به هارس تریډنگ وی او زه دا گنرم چې دا ابتداء مونږ نه ده کړې، دا ابتداء چې ده دا حکومت کړې ده، سبا چې د میدیا ملگرو او د دې صوبې خلقو ته پته وی چې دا خبره هم په ریکارډ باندې وی سپیکر صاحب- سپیکر صاحب، د توییکو سیس یا دلته زمونږه د تربیلې یا د صوابی او یا د تورغر چې کومو ملگرو، د کرک او د کوهاټ هم چې د کومې رائیلتی خبره وشوه، مثال په صوابی کبڼې، مردان کبڼې، بونیر کبڼې، مانسره کبڼې، دلته ورجینیا پیدا کبڼې، ورجینیا- تاسو د تیرو پینځو کالو د توییکو سیس چې کوم آمدن دے، هغه تاسو راواخلئ چې په یو ځای کبڼې به درې حلقې وې، په درې باندې به تقسیمیدو، چې په یو ځای کبڼې به پینځه حلقې وې په پینځو باندې به تقسیمیدو، نن ډیره لویه بدقسمتی ده چې زه که د بونیر خبره وکړم او زه که د صوابی ملگری ناست دی، هغوی به خپله خبره کوی، په بونیر کبڼې د توییکو سیس هغه پیسې چې وې، هغه په دوه حلقو کبڼې تقسیم شوې- مولانا صاحب چې د کومې حلقې نه منتخب دے، هغې حلقې ته اووه لاکهه روپئ ملاؤ شوې دی، شپږ لاکهه روپئ ورته ملاؤ شوی دی او زما حلقې ته غالباً 67 لاکهه روپئ ملاؤ شوې دی او زمونږه د مشر حاجی صاحب حلقې ته یو کروړ او اوولس لاکهه چې دی، هغه هغې ته ایلوکیشن شوی دے- سپیکر صاحب،----

(قطع کلامیاں)

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب، زمونږه د مشر حاجی صاحب چې کوم د حج او د اوقاف او د زکوٰة او د عشر وزیر صاحب دے، څوارلس لاکهه روپئ چې کوم دی، دا اوس ټینډر شوې دی، پینځلس ورځې ئے نه کبڼې، هفته، 34 لاکهه روپئ بیا نورې ټینډر شوې دی د هغوی په حلقه کبڼې، یو کروړ بیا نورې ټینډر شوې دی او یو کروړ بیا نورې ټینډر شوې دی او که زما حاجی صاحب، مونږ خو شډل بدل پښتانه یو، نه مې په جهنډې باندې کلمه شته او نه مې قوم سره دا وعده کړې وه چې لکه زه به یا اسلام راولم یا به زه شریعت راولم یا به زه په دې وطن کبڼې مساوات راولم، مونږ دا خبرې نه دی کړې، مونږه شډل بدل پښتانه یو او هسې هم دا ډیر خلق مونږ ته وائی وئیل دا نیشنلیان چې دی، دا سره کافر دی، خو زه

حیران په دې یم چې کوم خلق بیا دا خبره کوی چې د "الله کی زمین پر الله کا نظام" نوزه حیران په دې یم چې اے زما مشرہ روره حاجی صاحب! که ما له دنه را کولې، ما له خوبه دنه را کولې خو زما دې مولانا ورور له خوبه د پکښې لږه حصه خوبه د پکښې ورکړې وه کم از کم۔ (تالیاں) زه وایم کیدے شی، زه دا منم، زه خو دا منم، زه خو دا منم چې لکه اوس زه یو عام سرے یم، ږیره مې هم نشته او زه خپل مشر ته خیرې هم نشم کولې، زه به ورته دعا کوم خو دې مولانا صاحب که ورته خیرې وکړې نو زما یقین دا دے چې دا خوبه بیا ږیره زیاته گرانه شی سپیکر صاحب۔ سپیکر صاحب، داسې ده، منسٹر انفارمیشن نن دلته ناست دے او د حکومت ترجمان هم دے، Spokesperson هم دے، دا هغه حقائق دی چې ما او وئیل چې زه دا دې فورم ته وړاندې کړم او زما دا طمع ده، زما دا طمع ده چې منسٹر انفارمیشن صاحب به خامخا چیف ایگزیکتیو صاحب سره کښینی او دا درته زه او وایم چې زموږ د خلقو مزاج دا دے چې دا ووټ دوئ په کار نه ورکوی، په دې تاسو زموږ نه ږیره زیات بنه پوهیږئ نو چې کله دا ووټ دوئ په دې کار نه ورکوی نو بنه دا نه ده چې تاسو ږیره بنه کوئ او په ځانې د دې چې موږ تاسو باندې دلته ټکونه کوؤ، دا موقع دې اپوزیشن له ورکړې چې تاسو کارونه کوئ او زه پاڅم تاسو ته شاباش وایم او بل ملگرے پاڅی تاسو ته شاباش وائی او بل ملگرے چې پاڅی تاسو ته شاباش وائی۔ سپیکر صاحب، زه دا هم تاسو ته او وایم چې په فلډ کښې، دا Flood damages چې څومره وشي په کوم ځانې کښې یا دا Maintenance & rehabilitation چې کوم سیکمونه دی، په هغې کښې هم دغه تله ئے ورپسې راخستې ده۔۔۔۔۔

(عشاء کی اذان)

جناب سردار حسین: شکریه سپیکر صاحب۔ خپله خبره راغونډوم۔ سپیکر صاحب، دا به مو د حکومت د وزیرانو نه زما دا خواست وی چې دا د اپوزیشن د ملگرو په حلقو کښې دا بې ځایه مداخلت، دا انتقامی کارروایانې، موږ به ورته خواست کوؤ چې کم از کم دا بالکل ږیره غیر مناسبه خبره ده او سپیکر صاحب، ستاسو نه هم زما دا طمع ده چې تاسو هم په دې دا خپل، دا چې کوم ستاسو فورم دے، د

هغې به هم تاسو ان شاء الله پوره پوره استعمال کوئ او دا چې کوم ظلم او کوم زیاتے یا کوم انتقامی کارروائی د اپوزیشن روانې دی نو زما ستاسو نه هم سپیکر صاحب! دا امید دے ان شاء الله چې په دیکبني به تاسو هم خپل کردار ادا کوئ او ما ته پته ده چې ما ته به دا جواب ملا ویری چې ته خود ایجوکیشن منسټر وې او په خپله حلقه کبني د ډیر زیات سکولونه جوړ کړی وو، بالکل مې جوړ کړی دی خو ورسره ورسره په دې 99 حلقو کبني، په دې 99 حلقو کبني د ایجوکیشن منسټر صاحب ناست دے، زما به هغه ته دا ریکویسټ وی چې دا ټول ریکارډ راواخلي، دا ټول ریکارډ، چې دا یو ریکارډ دے ان شاء الله د دې صوبې په تاریخ کبني چې په ایجوکیشن کبني که دا په انفراسټرکچر کبني وی، دا که په Capacity building کبني وی، دا که په بنیادی سهولیاتو کبني وی، ان شاء الله دا زه په دې فورم باندې چیلینج کوم چې په دې پینځه کالو کبني مونږ ایجوکیشن خومره Focus کړے وو، دا نه د هغې نه مخکبني شومے دے او روان منسټر صاحب زما ورور دے ان شاء الله ان شاء الله چې کوم کمک او کومه مرسته زموږ نه غواړئ، مونږه ورسره یو ان شاء الله که خیر وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اورنگزیب صاحب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: سپیکر صاحب، میں آپ کا مشکور ہوں۔ جناب سپیکر صاحب، ایک تو میری آپ سے درخواست ہوگی۔۔۔۔۔

ملک قاسم خان خٹک (مشیر جیلخانہ جات): جناب والا!

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! ایک منٹ۔ قاسم خان صاحب، جی ملک قاسم خان۔

مشیر جیلخانہ جات: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکریه جناب سپیکر۔ زه صرف د ریکارډ درستگۍ د پاره دا خبره کوم چې ډیرې خوږې خبرې وکړې بابک صاحب، محمد علی شاه باچا، زه د هغوی مار چیچلے یم چې کوم دے زه خپله موجود یم، 21 رتونه مې په هائی کورټ کبني کړی دی او جاوید ترکئی وگوره او دا مفتی جانان ناست دے، نن محمد علی شاه باچا خپله او وئیل چې ما ته یو پرائمری سکول ملاؤ دے، ما ته یو پرائمری سکول ملاؤ دے چې زه د گورنمنټ په بنچز باندې، زه دا خبره کوم چې بابک صاحب ته پته ده، دا واحد په اسمبلی

ریکارڈ کبھی دہ چہ زہ بھر دلته کبھی اووہ گھنٹی پہ Hunger strike ناست ووم۔ د تیر حکومت ظلم درتہ بنایم چہ مونر۔ سرہ کوم شوے دے، مفتی جانان بہ، منور خان بہ د دہ تصدیق وکری او دا تہول چہ مونر۔ سرہ خہ شوی دی، زہ وایم چہ دہ حکومت خو سرہ خہ کری نہ دی چہ دا دوی کومہ خبری کوی۔ دا د ریکارڈ د درستگی د پارہ دا خبرہ کوم چہ تیر حکومت، خپلہ ئے اووئیل چہ دومرہ، دا بیا دہ اووئیل چہ کرپشن ئے کرے، د کرپشن ریکارڈ دے، د ظلم زیاتی ریکارڈ دے، قوم سرہ پہ فنڈز کبھی ریکارڈ دے۔ دا اوس زہ خپلہ دا جاوید ترکی د مردان نن نشته، زہ صرف دا خبرہ کوم۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آخر کبھی خیر۔۔۔۔۔

مشیر جیلخانہ جات: جناب سپیکر صاحب! پہ تیر گورنمنٹ کبھی چہ مونر۔ سرہ پہ ضلع کبھی خومرہ خہ زیاتے شوے دے۔ ڈیرہ مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو۔ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، پلیز۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ ایک تو آپ سے یہ درخواست کرونگا کہ چونکہ جس ایجنڈے پر آج یہ بحث جاری ہے، اپوزیشن کے تمام ممبران اس کے اوپر بات کرنا چاہتے ہیں اور چونکہ ہر کوئی متاثر ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ وزراء صاحبان تشریف فرما ہیں لیکن بد قسمتی سے پتہ نہیں کس نے امبریلہ بجٹ کی بنیاد ڈال دی اور یہ خود بھی بیچارے بے بس ہیں، تو چونکہ اس بجٹ کے سارے اختیارات وزیر اعلیٰ صاحب کے پاس ہیں، وہ ادھر موجود نہیں ہیں، وزیر اعلیٰ صاحب کل شاید وہ ہوں اور اگر وہ اپوزیشن کو تسلی دیتے ہیں کہ وہ ہمیں یکساں ہمارے ساتھ سلوک کریں گے تو Well and good، اگر وہ ہمیں تسلی نہیں دیتے ہیں تو کل ہی ان شاء اللہ جوائنٹ اپوزیشن نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہم اعلیٰ عدالتوں میں جائیں گے اور وہاں سے انصاف مانگیں گے اور ہم توقع رکھیں گے کہ ہمیں انصاف ملے گا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ بڑی حیرانگی کی بات ہے کہ صوبے کے وسائل، یہ جو بجٹ ہے، اس کو صوبے کے وسائل سے پکارا جاتا ہے لیکن میں یہ سمجھ رہا ہوں کہ یہ وسائل صرف پاکستان تحریک انصاف یا جماعت اسلامی کے ہیں، ہم نے یہ محسوس کیا ہے۔ تو اس صوبے کے جتنے لوگ بھی یہاں پر آئے ہیں، عوام نے انہیں منتخب کیا ہے اور ہمیں بڑی توقع تھی کہ قائد ایوان جناب پرویز خٹک صاحب بہت پرانے پارلیمنٹیرین ہیں، حکومتوں میں

بھی رہے ہیں، اپوزیشن میں بھی رہے ہیں اور پھر جو انہوں نے تقریر کی تھی، اپنی پہلی تقریر میں انہوں نے کہا تھا کہ جو سابقہ ادوار میں ہوتا رہا ہے، اپوزیشن کے ساتھ جو سلوک ہوتا رہا ہے، میں وہ نہیں کروں گا، میں تبدیلی لاؤں گا اور میں سب ممبران اسمبلی کے ساتھ برابر سلوک کروں گا، یہ فلور کے اوپر انہوں نے تقریر کی تھی اور ہم نے بڑی امید باندھی تھی کہ یقیناً یہاں پہ ہم آئے ہیں تو ہمیں انصاف ملے گا اور جناب سپیکر صاحب، جو کچھ رویہ ترقیاتی سکیموں میں ممبران، خصوصاً اپوزیشن کے ممبران کے ساتھ جو ہو رہا ہے اور میں نہیں سمجھتا کہ شاید یہ قائد تحریک انصاف عمران خان صاحب کے نوٹس میں یہ بات ہوگی، میں سمجھتا ہوں کہ اگر انہوں نے نوٹس نہ لیا تو اس صوبائی حکومت کی کارکردگی کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ تحریک انصاف کی بجائے کہیں لوگ مایوس ہو کر انہیں تحریک بے انصاف کے نام سے نہ پکاریں۔ تو اس سے پہلے میں یہ درخواست کروں گا حکومت سے کہ مہربانی کر کے یہ آپ کے نوٹس میں ہونا چاہیے کہ سب سے پہلے تو اس صوبے کے وسائل کو ڈویژن وائرز تقسیم کیا جائے، ڈسٹرکٹ وائرز تقسیم کیا جائے اور ان کے نوٹس میں یہ ہونا چاہیے۔ ایک طرف سے تو انہوں نے تعلیمی ایمر جنسی نافذ کی ہے اور پھر انہیں یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ اپوزیشن کے حلقوں کے لوگ بھی صاف ستھرا پانی پینے کے خواہشمند ہیں، سڑکوں کے خواہشمند ہیں، سکولوں کے خواہشمند ہیں، ابھی جو بات ہو رہی تھی جناب سپیکر صاحب! پچھلے پانچ سال میں بھی اس اسمبلی کا ممبر رہا ہوں اور میں اپوزیشن میں تھا، قلندر خان لودھی صاحب اور میں، دونوں کالینٹ آباد سے ہمارا تعلق ہے اور سابق وزیر اعلیٰ صاحب نے، جو وقت گزر گیا ہے، اب اگر ہم یہ کہیں کہ اس طرح ہوا ہے، اس طرح ہوا ہے تو میرے خیال کے مطابق ہماری کم ظرفی ہوگی۔ میرے حلقہ PK-47 کے اندر 40 سکولز پانچ سالوں میں بنے ہیں، سپیکر صاحب! 36 واٹر سپلائی سکیمیں مجھے ملی ہیں، میرا اپوزیشن سے تعلق تھا، میرے حلقے میں دوپل بنے ہیں سر، ایک ساڑھے سات کروڑ روپے کا اور ایک نو کروڑ 20 لاکھ روپے کا، جس کے اوپر کام شروع ہے۔ یہ لودھی صاحب بیٹھے ہوئے ہیں، لودھی صاحب کے حلقے میں ڈگری کالج بنا ہے جناب سپیکر صاحب، اس وقت سابق صوبائی حکومت بالکل اپنے وزراء کو اور ایم پی ایز کو بھی وہ سکیمیں دیتی رہی ہے لیکن ہم نے کبھی محسوس نہیں کیا کہ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ (تالیاں) تو ہم یہ سمجھ رہے تھے جناب سپیکر صاحب! کہ یہ حکومت پانچ سال کیلئے آئی ہے اور ہم نے پہلے دن کہا تھا کہ آپ کو

ہم بالکل فری ہینڈ دیں گے، آپ صوبے کے عوام کی خدمت کریں اور جہاں پہ آپ کوئی کوتاہی کریں گے تو ہم اس کی نشاندہی کریں گے، جو اچھا کام کریں گے تو ہم آپ کو Appreciate کریں گے لیکن جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ لگ رہا ہے کہ حکومت خود یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ان کی حکومت میرے خیال کے مطابق صرف ایک ہی سال ہے، اب بھی ہم کہتے ہیں، پانچ سال حکومت کریں، یہ فنڈ آپ کے پاس اگلے بجٹ میں اور بھی آئے گا (تالیاں) اور اگلے سال کے بجٹ میں اور بھی فنڈ آپ کے پاس آئے گا، تو جس طرح آپ اس ساری چیز کو اپنی طرف لے جا رہے ہیں اور اپوزیشن کو نظر انداز کر رہے ہیں، ان کے لوگوں کا کوئی تصور نہیں ہے اور جناب سپیکر صاحب، ایک اور زیادتی جو یہ حکومت ہمارے ساتھ کر رہی ہے، میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں کہ مجھے لوگوں نے ووٹ دیا ہے، مجھے منتخب کیا ہے، میرا تعلق پی ایم ایل این سے ہے لیکن وہاں پہ فنڈ، جوان کا بندہ مجھ سے ہارا ہے، دوسرے نمبر پہ آیا ہے، اس کے ذریعے سیکموس کے اعلانات ہو رہے ہیں جبکہ ہم نے تو یہ فیصلہ کیا ہے اور آپ کو فری ہینڈ دیا ہے اور یہ صوبے کی تاریخ کی پہلی اپوزیشن ہے، پہلی اتنی مضبوط اپوزیشن ہے کہ جس کی تعداد Fifty three ہے، کسی بھی وقت کوئی Incident ہو سکتا ہے جناب، (تالیاں) اور یہ خیال رکھیں، یہ خیال رکھیں کہ آپ کو بھی کسی وقت یہاں پہ بیٹھنا پڑے گا، آپ کو بھی کسی وقت یہاں پہ، (مداخلت) جناب سردار صاحب! حکومتوں کا آنا By chance اور جانا یقینی ہوتا ہے، تکبر نہ کریں (تالیاں) تکبر اللہ کی ذات کو پسند نہیں ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں، میں نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے پانچ سال کیلئے آپ کے ساتھ تعاون کرنے کا اعلان اسمبلی فلور کے اوپر کیا تھا اور ہم اس کے اوپر کاربند ہیں لیکن جو قائد ایوان صاحب نے یہاں پہ اعلان کیا تھا، فیصلہ کیا تھا، کدھر گیا ان کا فیصلہ؟ ان کا انصاف کدھر گیا ہے؟ اور جناب سپیکر صاحب، حیرانگی کی بات دیکھیں، قائد ایوان صوبے کا چیف ایگزیکٹو فیصلہ کرتا ہے، میرے پاس یہ ڈائریکٹوز پڑے ہوئے ہیں، تین تین کروڑ روپیہ انہوں نے تمام ممبران اسمبلی کو سڑکوں کی مد میں دیا، تین تین کروڑ روپے کا ہمیں ڈائریکٹوز قیاتی سیکموس کیلئے ملا اور انتہائی افسوس کی بات ہے اس حکومت کیلئے کہ دو دن کے بعد وہ ڈائریکٹوز واپس ہو گیا اور ہمیں ایک ایک کروڑ روپے کا ڈائریکٹوز ملا۔ جناب سپیکر صاحب، یہ حکومت کس طرف سے، کس کی ڈائریکشن پہ چلائی جا رہی ہے؟ اور میں سمجھتا ہوں کہ قائد ایوان بڑے تجربہ کار آدمی

ہیں، انہیں تو کم از کم چار سال اے این پی والوں کی تقلید کرنی چاہیے تھی، چار سال انہوں نے ہمیں برابر فنڈ دیا ہے، اپنے ممبران اسمبلی کے ساتھ برابر فنڈ دیا ہے، پانچویں سال انہوں نے کچھ کمی کی ہے۔ تو میں نہیں سمجھتا، ان کا اپنا فیصلہ ہے، ہم اپنا حق لینے کیلئے آج یہ جو اجلاس ’ریکوزٹ‘ اپوزیشن نے کیا ہے، اس میں سر، یہ چیز ہم نے شامل کی ہے اور میں سمجھتا ہوں جی کہ سپیکر صاحب، میری آپ سے گزارش ہوگی اسلئے کہ آپ کا ویسے بھی میں شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ اپوزیشن کو جو ان کا جائز حق ہے، آپ دے رہے ہیں اور آپ کی کرسی سب کیلئے، ہم سب کیلئے عزت کی کرسی ہے، آپ کو ہم اگر نہ بھی ووٹ دیتے تب بھی آپ سے ہمیں انصاف کی توقع تھی۔ آپ کو تو اس پورے ہاؤس نے جناب ووٹ دے کے بلا مقابلہ سپیکر صاحب کو اور آپ کو منتخب کیا ہے، میں چاہوں گا سپیکر صاحب! آپ اپنے اختیارات کا استعمال کریں، ایک رولنگ یہ دیں کہ آج کے بعد یہ جو آمبریلا، یہ قاتل بجٹ ہے آمبریلا جو تمام ممبران اسمبلی کو برغمال بناتا ہے، یہ قاتل بجٹ، آمبریلا بجٹ آج کے بعد نہیں ہونا چاہیئے جناب، یہ بڑی زیادتی ہے ممبران اسمبلی کے ساتھ کہ ممبران اسمبلی صبح اٹھتے ہیں، نماز پڑھ کر توسی ایم صاحب کے پاس، کبھی کس کے پاس، کبھی کس کے پاس، ایک یہ ختم کیا جائے اور دوسری جناب سپیکر صاحب، جو ہماری حق تلفی ہوئی ہے، ہم آپ سے توقع رکھیں گے کہ آپ ہمیں انصاف دلوائیں، تحریک انصاف والوں سے سرانصاف دلائیں اور اللہ کرے کہ رویہ اپنا بدلیں ورنہ صوبے کے لوگ انہیں تحریک بے انصاف کہنا شروع کر دیں گے اور اس سے پہلے پہلے اپنا رویہ ٹھیک کر لیں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ جناب۔

سردار اورنگزیب نلوٹھا: جو ضلعوں میں ہمارے ترقیاتی فنڈز ہیں سر، ان کے حوالے سے بھی جو جتنے ممبران اسمبلی ضلعوں کے اندر ہیں، چاہے جس پارٹی کے بھی ہیں، ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہا ہے کہ برابر Divide ہوتے تھے اور اب بھی وہ برابر تقسیم کئے جائیں۔ بڑی مہربانی، شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل صاحبہ۔

جناب شاہ حسین خان: جناب سپیکر صاحب!

جناب ڈپٹی سپیکر: زہ دا پارلیمانی لیڈرز، پارلیمانی لیڈرز تہ موقع ورکری، د ہغوی نہ پس تاسو تہ در کوم کنہ صاحبہ۔ شیرپاؤ گروپ سائڈ نہ دا خبرہ وکری جی۔

محترمہ انیسہ زیب طاہر خیل: شکریہ، مہربانی، مہربانی۔ شکریہ جناب سپیکر۔ بہت ہی اہم ڈیبٹ ہے اور ایک مرتبہ پھر کافی لیٹ ہو گئے ہم اس ڈیبٹ کو Take up کرنے کیلئے اور میرا خیال ہے کہ میری تجویز ہے کہ اس کو اگر کل بھی جاری رکھا جائے، (تالیاں) کیونکہ آج یہ پوری نہیں ہو سکے گی۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ٹریڈری بنچر سے بھی ممبران اس پہ بولیں، یہ نہیں ہے کیونکہ جس طرح ابھی قاسم خٹک صاحب کو آپ نے بیچ میں Interruption کا موقع دیا جو کہ ڈیبٹ کے دوران نہیں ہونا چاہیے، وہ اپنا جو بھی پوائنٹ کہنا چاہتے ہیں، ان کو حق ہے As a Member وہ بیچ میں اپنی سپیچ میں لیں۔ اسی طرح میں چاہوں گی کہ یہ آئیں آپ کے ٹریڈری بنچر سے بالکل، یہ تو وہی والی بات ہے کہ اس میں تو چیلنج نظر نہیں آتی، وہی ہے کہ ٹریڈری بنچر نے نہیں بولنا، اپوزیشن نے بولنا ہے اور آخر میں ایک Conclusion draw کر کے اور بس معاملہ ختم، شاید یہی ہم لوگوں کی تقدیر ہے۔ ہم یہاں پہ صرف Criticism کیلئے اس ڈیبٹ کو Take up نہیں کرنا چاہتے، ہم اس میں بہتری کی اصلاح کیلئے اس کو آگے لانا چاہتے ہیں۔ جس طرح مولانا صاحب نے اور پھر اس کے بعد محمد علی شاہ صاحب نے اور پھر بابک صاحب نے اور پھر اور گلزیب نلوٹھا صاحب نے وہ کیا، وہ تمام ایسے پوائنٹس ہیں Valid جن کو میں بھی چاہوں گی کہ ان کو Own کروں لیکن میں جو چند چیدہ پوائنٹس ہیں جناب سپیکر! سپریم کورٹ آف پاکستان نے ایک Judgment کے، ایک تاریخی Judgment کے ذریعے چیف ایگزیکٹوز کے اوپر ممنوع کیا ہے کہ ان کے پاس Discretionary grant نہیں ہونا چاہیے فنڈز کا، ڈیولپمنٹ فنڈز ملنے کا، اور یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جس پر ہم سب کو سوچنا ہو گا کہ نان اے ڈی پی ہے یا اے ڈی پی ہے For all development purposes لیکن ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ ہم نے اس کی تقلید کرنی ہے اور اگر یہ ایک طریقہ رکھا ہے۔ پھر تحریک انصاف جب آئی، ہم ان کے کولیشن پارٹنرز تھے، ہمیں یہ بتایا گیا کہ ممبران کو ڈیولپمنٹ فنڈز نہیں دیں گے، یہ ان کی پارٹی پالیسی ہے لیکن **بوجوہ** وہ پالیسی بھی Inconsistent رہی، چیلنج آگئی اور ابھی تک یہ کہہ رہے ہیں کہ جب تک لوکل گورنمنٹ سسٹم نہیں ہے، اس وقت تک یہ ڈیولپمنٹ فنڈز جو ہے ممبران

لیں گے لیکن میرا خیال ہے کہ یہ توازن قائم کرنا ضروری ہے اور اس میں میں کوئی Criticize نہیں کر رہی، Appreciate کر رہی ہوں کہ یہ دینا چاہیے لیکن کھل کے دیں، جس طرح انہوں نے بات کی اور نگزیب نلوٹھا صاحب نے کہ ایک اے ڈی پی ہیڈ “Special Initiative for Development” رکھ دیا، اس میں Billions of rupees رکھ دیئے اور اب آپ کی مرضی ہے کہ آپ نے کس کو دینے ہیں اور کس کو نہیں دینے؟ یہ چیز جو ہے، یہ ایک Discrimination ہے۔ یہ پی ٹی آئی کی جو اپنی Policy of merit and upholding of justice جو ہے، یہ اس کے Totally against ہے، Development need basis پر ہونی چاہیے اور مجھے یہ واقعی جناب لیڈر آف دی ہاؤس کی وہ پہلی سپیچ جو انہوں نے اپنے الیکشن کے دن 31 مئی 2013 کو کی اور پھر اس کے بعد کئی اور موقعوں پہ، وہ ریکارڈ کا حصہ ہے، اس میں انہوں نے کہا کہ حکومتیں تو جب آتی ہیں، اس کے بعد Preparation کرتی ہیں، ہم تو پہلے دن سے Well prepared ہر پالیسی لے کر آ رہے ہیں لیکن ہم نے دیکھا کہ Practically ایسا نہیں ہوا، اس کے بعد ورکنگ گروپس Form ہوئے، اس کے بعد وہی طریقہ کار رہا اور وہی روایتی سیاست کو فروغ دینے کی کوشش ہو رہی ہے جس میں سامنے کچھ کلیئر نہیں ہے۔ اب مثال کے طور پر آج ہماری پارلیمانی پارٹی میٹنگ جب اپوزیشن کی ہو رہی تھی تو ایک ممبر نے بتایا کہ میرے علاقے میں تو پرائمری سکول بھی نہیں ہے تو مجھے اپ گریڈیشن کی ایک سکیم مل گئی ہے، اب مجھے تو وہاں پہ پرائمری سکول چاہیے اور اپ گریڈیشن میں کس چیز کی کروں گا جبکہ وہاں پہ ہمیں مسائل جو ہیں وہ ہیں، تو یہ Need basis کے اوپر یہ تمام چیزیں دیکھنی چاہیے تھیں۔ پھر اس کے بعد اس گورنمنٹ نے، پہلے Revision allowed ہوتی تھی کہ آپ ایسی سکیموں کو Revise کر لیتے تھے، اس دفعہ انہوں نے سختی سے پابندی کر دی کہ Revision will not be allowed جو کہ ایک اور زیادتی ہے، اپنے ہاتھ خود باندھے ہیں اور پھر اس کے بعد ان کو سمجھ نہیں آرہی۔ جس طرح آج پوائنٹ آؤٹ ہوا، میرے بھائی ہیں، وہ ہمارے بزرگ ہیں، ہمیں اس سے نہیں، ان کے حلقوں میں ہونی چاہیے ڈیولپمنٹ لیکن جس طرح لو کر دیر ہے یادیر کے علاقے ہیں، وہاں پہ ہمارے جماعت اسلامی کے ممبر ان کے علاقوں میں ڈیولپمنٹ ہو رہی ہے Miles and miles, kilometers of kilometers of roads بن رہے ہیں

لیکن آپ Judicially اور ایک Parity کے ساتھ اس پہ نہیں کر رہے، تقسیم نہیں کر رہے تو یہ جو چیزیں ہیں، ان کا تدارک ہونا چاہیے اور یہ جب ہم نے ریکورڈیشن کی بھی تھی تو اس چیز کو سامنے لانے کیلئے یہ پوائنٹس رکھے تھے۔ میں یہاں پہ اس موقع سے فائدہ اٹھاؤں گی کہ جو سب سے زیادہ زیادتی ہو رہی ہے اور اس پہ مجھے یقین ہے کہ Across the aisle جو میری بہنیں بیٹھی ہیں، وہ بھی ساتھ دیں گی، وہ Women representatives کے ساتھ ہو رہی ہیں جناب سپیکر، ان کو فنڈز اس طریقے سے دیئے جا رہے ہیں جس طرح کہ کوئی بہت بڑا ان کے ساتھ Special favour ہو رہا ہے۔ آج تک کلیئر نہیں ہے کہ ان کے کیا طریقہ کار ہونگے؟ آپ جانتے ہیں جناب سپیکر! کہ آرٹیکل 5 جو ہے، وہ آئین کی Obedience to the Constitution and متعلق Clearly کہتا ہے کہ Obedience law is the inviolable obligation of every citizen wherever he or she may be، آرٹیکل 25 کے تحت All citizens are equal before law اور اسی میں جو Clause (2) ہے کہ There shall be no discrimination on the basis of sex، پھر آپ کے پاس کئی اور ایسے آرٹیکلز میں آپ کو بتاؤں، آرٹیکل (1) 106 آپ کی پراونشل اسمبلی کے ممبرز کے متعلق بتاتا ہے کہ صوبائی اسمبلی میں ممبرز کون کون ہونگے اور پھر اس کا طریقہ کار رکھا ہے کہ جنرل ممبرز کا الیکشن ایسا ہوگا، آپ کی Minorities کا ایسا ہوگا، خواتین کا یہ طریقہ کار ہوگا۔ ممبر جب ہاؤس میں آگیا تو پھر وہ برابر کا ممبر ہے، اس بنیاد کے اوپر آپ کبھی Discrimination نہیں کرتے اور میں کہوں، جتنی بھی ہو نگلیں غلطیاں، جتنی بھی ہماری Criticism ہے قومی وطن پارٹی کی لیکن پچھلی حکومت کا یہ کارنامہ ہے کہ انہوں نے تمام ممبروں کو برابر کے فنڈز عطا کئے تھے Which I must appreciate۔ کیا وجہ ہے کہ موجودہ حکومت نے اپنی ہی خواتین کو یہ Right نہیں دیا؟ اور یہ میں آپ کو بتاؤں، یہاں پہ میں اس موقع پہ بتانا چاہتی ہوں کہ Impression یہی آرہا ہے کہ تحریک انصاف Anti Women Party ہے، انہوں نے کوئی کیبنٹ میں ممبر نہیں رکھا، Full-fledged وزیر نہیں بنا سکے، وہ اپنے ممبروں کو ایک دفعہ ڈیڈ کاس چیئر مین مقرر کر کے انہوں نے ہٹایا، انہوں نے ان کو ڈیپلومینٹ فنڈز جو ہیں، وہ نہیں عطا کئے، This is not fair, Janab Speaker، اور اب یہ کہتے ہیں کہ ایک ایک کروڑ روپے ہم دیں گے اور اس کو لٹکایا ہوا ہے، ابھی تک وہ جان نہیں رہے۔ آج کے اخبار میں تھا کہ اس

Development initiative کا جو ہیڈ ہے، اسے ڈی پی کا، اس میں پھر اربوں روپے کل ریلیز ہوئے، So we are not sure کہ یہ کیا حکومت چاہتی ہے؟ اصولاً تو برابری کی بنیاد پر فنڈز ملنے چاہئیں اور اس میں سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ خواتین کی جو سیٹ ہے، وہ اور بھی مشکل ہے، ایک ہمارا بھائی ممبر بن کے آتا ہے، ایک حلقے کا اور واقعی وہ ہزاروں کی تعداد کے ووٹ لیتا ہے لیکن ایسے کم از کم چار ممبرز کا ووٹ چاہیے اس ہاؤس میں ایک خاتون کو Elect ہونے کیلئے، تو آپ سوچیں کہ یہ چار گنا زیادہ ضروری ہے کہ ان کو آپ یہ دیں تاکہ وہ پورے صوبے میں (تالیاں) اپنے ڈیولپمنٹ کے کام کریں لیکن، آپ لوگ کھل کے پیشک تالی بجائیں، کوئی آپ پر پابندی نہیں ہے اور اگر ہوئی تو کوئی مسئلہ نہیں ہے، جو اگر آپ کے دل کی آواز ہے، بول میں رہی ہوں لیکن مجھے یقین ہے کہ آپ سب سپورٹ کریں گے۔ (شور اور قطع کلامیاں) ایک منٹ ایک منٹ۔ جناب سپیکر، میرا خیال ہے کہ ان کو زیادہ فنڈز ملنے چاہئیں، کم از کم اگر زیادہ نہیں مل سکتے تو جتنے 99 حلقوں کے ہمارے آئریبل ممبرز ہیں، ان کے برابر یہ فنڈز ملنے چاہئیں، یہ انصاف کا تقاضا ہے۔ ایک اور چیز کہ آپ کی Women کو جو فنڈز ملتے ہیں، اس کیلئے بھی اب انہوں نے یہ طریقہ نکالا ہے کہ جس ڈسٹرکٹ سے وہ Belong کرتی ہیں، وہاں پر اس کی ڈیڈ کمیٹی کو فنڈ بھیج دیا، مطلب میرے لئے تو پورا صوبہ Important ہے، میں نے تو پورے صوبے کے حوالے سے لیا ہے، یہ تو میرے ایم پی ایز کے ووٹوں کی وجہ سے ووٹ ملا ہے، میں ہو سکتا ہے اپنا کام ان کے حلقوں میں کرنا چاہوں تو یہ Flexible ہونا چاہیے، اس کی Rigid policy نہیں ہونی چاہیے، چاہے وہ اگر لوکل گورنمنٹ (تالیاں) کو Executing agency بناتے ہیں یا جہاں پر، ان کا وہ طریقہ کار وضع ہونا چاہیے، وہ اپنی سکیمز دیدیں اور صوبے کے کسی بھی علاقے میں وہ دینا چاہیں تو وہ دیدیں ان کو، Restrict نہ کیا جائے کہ وہ صرف اپنے Native district کو وہ دینا ہے۔ پھر آخری، Last but not the least، میں بہت Short کرونگی کہ جو ابھی باک صاحب نے بھی اس پر بڑا Clearly بتایا کہ جو سپیشل فنڈز ہیں، رائلٹی، سیس، نٹ ہائیڈل پرافٹ، اس میں وہاں پر جس Native district کی جو بھی ممبر ہے، اگر وہ Reserve seat پر آئی ہے، Minorities پر آئے ہیں یا کہ جنرل سیٹ، ان سب کے ساتھ ان کا شیئر ہونا چاہیے، یہ بہت

Important ہے اور یہ ایک تاریخی کام ہوگا، یہ ایک تاریخی کام ہوگا، اگر حکومت نے یہ کر دیا کہ اس ڈسٹرکٹ سے Belong کرنے والی جتنی خواتین ہیں، ان کو بھی یا Minority کے ممبرز ہیں، ان کو بھی اس میں شیئر دیا جائے جناب سپیکر، تب یہ ڈیولپمنٹ کا کام ہوگا۔ لوکل گورنمنٹ کا جو نظام ہے، وہ تو جب ابھی آئے گا تو ہم دیکھیں گے اس کے مطابق، لیکن لوکل گورنمنٹ کا جو فنڈ ہے، جس طرح مولانا صاحب نے بڑا تفصیلاً بتایا کہ اس کو بھی Misuse کیا جا رہا ہے، اس سے بھی اپوزیشن کے ارکان کو باہر رکھا جا رہا ہے۔ This is not fair and this should not be like that، میری حکومت کو اس بات پر جناب سپیکر، آپ کے توسط سے، میں تو سمجھتی ہوں کہ Advise ہوگی اور ان کو یہ تلقین ہوگی کہ ان چیزوں سے وہ ہٹے، جہاں Centralized ہو جاتی ہیں چیزیں، جہاں پر آپ اس کو Monopolize کر لیتے ہیں، وہاں پر کبھی بھی آپ کی ڈیوکریسی یا جو آپ کا سسٹم ہے، گورننس، وہ نہ Transparent رہتا ہے، نہ وہ پھل پھول کے آتا ہے۔ ان کا حق ہے، عوام کی ڈیمانڈ کے مطابق ان کو Transparently deal کریں اور انصاف کے تقاضے پورے کریں تاکہ یہ اس قابل ہوں کہ یہ بات کہیں کہ ہم نے عوام کی امیدوں اور منگولوں کی ترجمانی کرتے ہوئے حکومت کا نظام چلایا۔ بہت شکریہ۔

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ مسٹر منور خان ایڈووکیٹ، پلیز۔

جناب منور خان ایڈووکیٹ: تھینک یو سر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یہاں پر سر، کافی لوگوں نے تقریریں کیں لیکن میری تقریر تھوڑی مختلف ہوگی اور شاید اپوزیشن والے بھی مجھ سے ناراض ہونگے۔ میں یہاں پر اپنی بات کرونگا کیونکہ میں نے پچھلا دور بھی دیکھا ہے۔ بعض دوستوں نے یہاں پر تقریریں کیں کہ میرے حلقے میں اتنے کام ہوئے اور اتنی واٹر سپلائی سکیمیں ہوئی ہیں لیکن افسوس ہمیں تو انتظار تھا پی ٹی آئی کے شروع شروع میں جو بیانات آرہے تھے کہ ہم ایم پی ایز کو فنڈ نہیں دیں گے تو جناب سپیکر، Really ہم بہت خوش تھے کہ کم از کم اس عذاب سے تو ہمیں پی ٹی آئی والے بچالیں گے لیکن وہ کام انہوں نے الٹا کیا اور جس طریقے سے یہاں پر تقریریں ہو رہی ہیں، میں ان لوگوں کو بھی، پچھلے دور کی میں بات کرونگا سر کہ یہی فریاد، یہی تقریریں ہم بھی اس وقت کیا کرتے تھے اور اس وقت کے چیف منسٹر صاحب

نے بھی جیسے موجودہ چیف منسٹر نے یہاں پر تقریر کی تھی کہ Equal تقسیم کریں گے فنڈ، کسی کے ساتھ زیادتی نہیں ہوگی لیکن اس دور میں بھی ہمیں وہی ملا جو یہاں پر ہمیں مل رہا ہے لیکن افسوس میرے ساتھ کچھ پچھلے دور میں جو کچھ ہوا ہے، وہ بھی ایک لیڈی ایم پی اے کی وجہ سے، اس وقت کی لیڈی کا نام تھا "یاسمین ضیاء" کیونکہ وہ میرے PF-76 کی بلکہ پورے ڈسٹرکٹ کی وہ یاسمین ضیاء تھیں، سب کچھ ٹرانسفر پوسٹنگ وہی کیا کرتی تھیں اور بد قسمتی سے اس دور میں پی ٹی آئی کی بھی اسی کی بہن زرین ضیاء ہے۔ تو مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ یار میرے ساتھ یہ کس قسم کا مذاق ہو رہا ہے سر لیکن بہر حال اس پی ٹی آئی کی حکومت کو کم از کم تو یہ میں داد دیتا ہوں کہ انہوں نے تو کم از کم خون گرم ہونے سے تو مجھے بچا لیا ہے کیونکہ ایک کام کیا ہے کہ ان کو سمجھ آگئی کہ واقعی ہمارے ساتھ زیادتیاں ہو رہی تھیں کیونکہ اس ڈسٹرکٹ کی مروت میں تین ایم پی ایز ہیں اور ان کو یہ احساس ہو گیا کہ انہوں نے پھر وہاں سے ان کو ڈیڈک چیئر پر سن سے ان کو ہٹایا۔ جناب سپیکر، آج سردار بابک صاحب اور محمد علی باچا صاحب اس وقت کی حکومت کے دونوں ایم پی ایز تھے اور ایک منسٹر بھی تھا لیکن افسوس جیسے نلوٹھا صاحب نے بات کی، میں تو نلوٹھا صاحب کی اس وقت بھی یہی باتیں میں سنا کرتا تھا کہ ہمیں کچھ نہیں مل رہا لیکن آج یہ (تالیاں) جو کہہ رہے کہ ہمیں اس دور میں اتنے فنڈز مل رہے تھے لیکن جناب، یہ مذاق کی بات نہیں ہے سر، اگر پچھلے دور کے لوگوں نے، حکومت نے زیادتیاں کیں تو سر، آپ دیکھ رہے ہیں کہ آج ان کی حکومت کا کیا حال ہوا ہے اور وہاں پر آج ان کے ایم پی ایز کتنے ہیں؟ کروڑوں اربوں روپیہ ایک ایک حلقے میں تقسیم ہوتا تھا لیکن جناب عالی، فنڈ کی وجہ سے لوگ ووٹ نہیں دیتے۔ اگر آپ تقسیم انصاف سے کرو گے تو آج جو اے این پی والوں کی تعداد ہے اور پیپلز پارٹی والوں کی جو تعداد ہے، وہ آپ کے سامنے ہے سر اور پی ٹی آئی والوں کو بھی میں یہی کہتا ہوں کہ اگر آپ اس طرح بے انصافی کرو گے تو شاید آپ لوگوں کا بھی یہی حشر ہو گا اور میں اپنی ذات کی بات کروں، پچھلے دور میں بھی میں اپوزیشن میں تھا اور آج بھی میں اپوزیشن میں ہوں، اگر فنڈ ملا بھی اور نہ ملا بھی، میں تو کم از کم اپنے ضمیر، اپنی جو بات ہے، میں اسمبلی کے فلور پر کہو نگا۔ شاہ فرمان صاحب سے بھی میں یہی ریکوریسٹ کرونگا کہ کم از کم آپ اپنی پارٹی میں یہ آواز اٹھائیں یا یہ بیان دیں یا ان کو سمجھائیں کہ اس طرح بے انصافی نہیں ہونی چاہیے جس طرح یہ کہہ رہے تھے کہ ایک ایک ایم پی اے کو سات سات

کروڑ روپے مل رہے ہیں تو یہ میرے خیال میں آپ لوگوں کی، پی ٹی آئی کی حکومت کے ساتھ یہ باتیں اچھی نہیں لگ رہیں۔ پچھلے سال بھی، اسی طرح پچھلی حکومت میں بھی ہمیں ایک ایک سکول ملتا تھا پرائمری ایک، مڈل اپ گریڈیشن، میرے خیال میں پی ٹی آئی والوں نے بھی اسی طریقے سے یہ شروع کیا ہے لیکن جو فنڈ کی زیادتی ہے، وہاں پچھلی حکومت میں کم از کم اتنی زیادتیاں نہیں ہو کرتی تھیں جیسے آپ لوگ کر رہے ہیں کہ دو کروڑ اور سات کروڑ، اتنی بے انصافی کم از کم پچھلی حکومت میں ہم نے نہیں دیکھی تھی۔ تو میری ریکویسٹ ہوگی کہ اگر آپ لوگوں نے آئندہ بھی ان کرسیوں پر بیٹھنا ہے تو کم از کم یہ انصاف کی تقسیم کرو، یہی میری بعض لوگوں، اپوزیشن والوں سے میں معذرت کرتا ہوں لیکن یہ میری اپنی سوچ اور میری اپنی آواز تھی اور یہ میں نے حقیقت آپ کے سامنے بیان کی ہے اور ایک چیز میں شاہ فرمان سے اور پی ٹی آئی کے سب دوستوں سے، جیسے پچھلے دور میں ایک دن مقرر تھا، جمعرات کا دن جو چیف منسٹر کیلئے ایم پی ایز کا Day ہوتا تھا، اب اس حکومت نے وہ جمعرات کا دن ختم کر دیا ہے تو میری یہ ریکویسٹ ہوگی سر As a Speaker کہ وہ جمعرات ایم پی ایز کے Day کیلئے مختص کیا جائے کیونکہ لگی سے ہم جب آتے ہیں تو کم از کم یہاں پر آنے میں تو ہمیں یہ آسانی ہوگی کہ آج جمعرات ہے اور چیف منسٹر سے ہم نے ملاقات کرنی ہے، اپنے مسائل بیان کرنے ہیں لیکن وہ ملاقات میرے خیال میں پتہ نہیں کہ کن وجوہ کی بناء پر ختم کر دی گئی؟ آخر میں میری یہی ریکویسٹ ہے کہ اس جمعرات کے 'ایم پی ایز ڈے' کو دوبارہ بحال کیا جائے اور میں اپنی باقی جو تقریر میری ہے، وہ میں مولانا عصمت اللہ کو دیتا ہوں، وہ اپنی تقریر جاری رکھیں۔ تھینک یو۔

(اس مرحلہ پر بہت سے اراکین کھڑے ہو گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں توجیران ہوں کہ کس کو ٹائم دوں؟

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹائم چونکہ پورا ہے، ٹائم ختم ہے، میں یہ Sitting adjourn کرتا ہوں Till Thursday afternoon, (dated) 27-02-2014 and the agenda issued for tomorrow will be taken on Thursday

اللہ۔

(شور)

جناب سپیکر: سوری، لوکل گورنمنٹ فنڈ کی تقسیم، Thursday تک Adjourned ہے۔

(اجلاس بروز جمعرات مورخہ 27 فروری 2014ء بعد از دوپہر تک کیلئے ملتوی ہو گیا)

ضمیمہ

1074 _ جناب بخت بیدار: کیا وزیر بلدیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ چکدرہ دیر لوئر میں ٹی ایم اے نے گزشتہ سال ٹرانسپورٹ اڈہ ٹھیکہ پر دیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے چکدرہ دیر لوئر نے اس سال بھی مذکورہ اڈہ ٹھیکہ پر دیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو گزشتہ سال اور اس سال کا ٹھیکہ کس کس ٹھیکیدار

کو کتنی کتنی رقم پر دیا گیا اور رقم کہاں کہاں اور کس کس منصوبے پر خرچ کی گئی، نیز ترقیاتی منصوبوں کیلئے کتنی

رقم باقی ہے، نان ڈیولپمنٹ کیلئے کتنی رقم ہے، ائروائز تفصیل فراہم کی جائے؟